قال الله تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضا
للہ الحمد کہ کتاب لاجواب مقبول خواص وعوام مسمّٰی بہ
زجر الشبان والشیبۃ
عن
ارتکاب الغیبۃ
از تصانیف حضرت استاذ الہند مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی رح
قد طبعت فی المطبع الیوسفی اللکنوی لمحمد یوسف

فہرست مضامین زجر الشبان والشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً کہتا ہے امیدوار رحمت پروردگار غنی محمد عبد الحی لکھنوی ابن مولانا الحاج الحافظ محمد عبد الحلیم مد اللہ ظلہ العمیم کہ اس زمانے مین جب مین نے دیکھا کہ سب گناہون سے زائد غیبت مین لوگ مبتلا رہتے ہین اور عوام خواص سب اسکو خفیف امر سمجھتے ہین اور ارتکاب غیبت کا منجر کبائر و صغائر کی طرف ہوتا ہے دنیا و آخرت مین اس سے نقصان پہونچتا ہے معہذا کوئی رسالہ اس باب مین ایسا نظر سے نہین گذرا کہ باعث ہدایت و رہنمائی ہووے اسوجہ سے میرا قصد ہوا کہ اس بحث مین ایک ایسا رسالہ لکھون کہ نافع عوام و خواص دافع وسواس ہووے بنی آدم کے محفوظ رہنے کا وسواس خناس سے ذریعہ ہووے بنا ءً علیہ اس رسالہ کو مین نے تالیف کیا اور نام اسکا **زجر الشبان والشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ** رکھا اور اسکو دو اصل پر مرتب کیا ایک مین غیبت کرنے کا ذکر ہے اور دوسری مین غیبت سننے کا اور مجلس غیبت مین شریک ہونے کا **اصل اول** اسمین نو فرع ہین **فرع اول** غیبت کی تعریف مین اور ابطال توہمات عوام مین مخفی نہ رہے کہ شرعاً غیبت بکسر غین معجمہ عبارت ہے کسی کے وصف بد ذکر کرنے کو اوسکے غیبت مین اس طور پر کہ اگر وہ سنے تو اوس کو ملال ہوے بشرطیکہ وہ

صفت اوسمین موجود ہووے خواہ زبان سے ذکر ہو یا بذریعہ قلم یا اعضا کے یا کسی اور طرح پر اور عام ازینکہ وہ شخص کافر ہو یا مسلم اور اگر ایسا وصف بیان کیا جو اُسمین نہین ہے تو یہ تہمت وبہتان ہے نہ غیبت اس باب مین چند احادیث وآثار ذکر کیے جاتے ہین جنسے صاف امر ثابت ہوتا ہے **حکایت** ایک عورت پستہ قد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئین جب وہ چلی گئین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اُنکا عیب پستہ قد ہونے کا بیان کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اے عایشہ رض تمنے اُس عورت کی غیبت کی عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یارسول اللہ مین نے اونکا کوئی عیب خلاف واقع بیان نہین کیا البتہ مین نے اونکا پستہ قد ہونا بیان کیا اور یہ عیب اون مین ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ای عایشہ رض اگرچہ تمنے سچ بات کہی لیکن جب تمنے اوسکا عیب یعنی اوسکا پستہ قد ہونا بیان کیا غیبت ہوگئی نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الغیبت مین ارشاد ابراہیم تابعی فرماتے ہین اذا قلت فی الرجل ما فیہ فقد اغتبتہ وان قلت ما لیس فیہ فقد بہتہ یعنی جب تو نے کسی کا عیب جو اوس مین ہے بیان کیا یہ غیبت ہوئی اور اگر کسی کا عیب جو اوسمین نہین ہے بیان کیا پس یہ تہمت ہوئی نقل کیا ہے اسکو امام محمد رح نے کتاب الآثار مین **حکایت** ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا آیا تم لوگ غیبت کو جانتے ہو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ جانتا ہے اور آپ۔ ہم لوگون کو معلوم نہین ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَہُ یعنی غیبت نام ہے اپنے بھائی کے عیب ذکر کرنے کا کہ اگر وہ سنے تو رنجیدہ ہووے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ عیب اوس بھائی مین موجود ہووے کیا یہ بھی غیبت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اگر تم کسی کا عیب سچ بیان کرو یہی غیبت ہے ورنہ اگر تمنے وہ عیب بیان کیا جو اوسمین نہین ہے پس یہ بہتان ہے روایت کیا ہے اسکو بغوی رحمۃ اللہ تعالے نے تفسیر معالم التنزیل مین **لطیفہ** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھائی کے لفظ سے اسطرف

اشارہ فرمایا ہے کہ جسکی تم لوگ غیبت کروگے اگرچہ وہ شخص تمسے قرابت نہ رکھتا ہو لیکن فی الحقیقت وہ تمھارا بھائی ہے تین سبب سے ایک یہ کہ تمھارے اور اُسکے جدِّ اعلیٰ یعنی حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہین دوسرے یہ کہ تمھارے اور اوسکے جدہٗ اعلے یعنی حضرت حوا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہین تیسرے یہ کہ تم اور وہ دونون مسلمان ہو اور سب مسلمان باہم بھائی ہین پس جسطرح آدمی اپنے حقیقی بھائی کی غیبت کرنے سے حتے الوسع بچتا ہے اوسکو ذلیل نہین کرتا ہے اسی طرح لازم ہے کہ کسی کا عیب بیان نہ کرے کیونکہ ہر مومن بھائی ہے **حکایت** ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا الغیبتہ ان تذکر المرء بما فیہ یعنی غیبت یہ ہے کہ ذکر کرے آدمی کسی کے عیب کو جو اوسمین ہووے پس صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہم سمجھتے تھے کہ جو شخص خلاف واقع کسی کا عیب بیان کرے وہ غیبت ہوگی آپ نے فرمایا یہ تو بہتان ہے روایت کیا ہے اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہی اسکو درمنثور مین **تنبیہ** اس زمانے مین کیا عوام کیا خواص تعریف غیبت مین غلطان ہین اور تفسیر غیبت مین تابع شیطان ہین اور ہر شخص اپنے نفس کے موافق اک تعریف بناتا ہی ہر شخص لوگون کو اک تفسیر کہہ سناتا ہے اے مسلمانو ذرا سوچو تو دلمین پھنسے ہو کسطرح تم آب و گل مین بعض فرماتے ہین کہ غیبت کہتے ہین کسی کے ایسے اوصاف بد بیان کرنے کو کہ اوسکے سامنے نہ کہہ سکین پس اگر ایسے عیوب بیان کیے کہ اوسکے سامنے کہہ سکتے ہون یہ غیبت نہوگی **حکایت** راقم الحروف نے ایک شخص سے جو غیبت کر رہا تھا کہا یا حضرت کیون غیبت کرتے ہو اور لوگون کا عیب بیان کرتے ہو اوس شخص کا چونکہ اعتقاد فاسد تھا کہنے لگا ہم اوس شخص سے اس عیب کے بیان کرنے مین پوشیدگی نہین کرتے ہین بلکہ اوسکے سامنے بھی بیان کر سکتے ہین پس یہ غیبت نہین ہے **تفہیم** احادیث جو تعریف غیبت مین وارد ہوے ہین اور سابقاً منقول ہوئے اون مین یہ قید نہین ہے بلکہ عام ہے اس سے کہ وہ عیب اوسکے سامنے بیان کر سکے یا نہ کر سکے جب کسی کا عیب غیبت مین بیان کیا غیبت مین مبتلا ہوا اعلاوہ

یہ ہے کہ اگر بزرگ کسی خرد کے عیب بیان کرے اس فہم پر لازم آتا ہے کہ غیبت نہو کیونکہ
بزرگ خرد سے نہین ڈرتا ہے اور جو اوسکے پیچھے کہتا ہے اوسکے سامنے بھی کہہ سکتا ہے
فہم بعض فرماتے ہین کہ غیبت کہتے ہین کسی کے اوصاف بد بیان کرنے کو وہ
اوصاف جو اوسمین نہو وین پس اگر کسی کی برائیان سچ سچ بیان کہین یہ غیبت
نہوگی **تفہیم** ابھی احادیث سے دریافت ہوا کہ یہ صورت بہتان کی ہے
نہ غیبت کی پس اون لوگون کا یہ قول گویا بہتان ہے شارع پر **فہم** بعض لوگ کہتے ہین
کہ غیبت کہتے ہین کسی کے اوصاف بد ذکر کرنے کو جو کسی کو معلوم نہ ہو وین پس اگر کسی کے
وہ عیوب بد بیان کیے جو مشہور رہین غیبت نہوگی اسی واسطے جب اونسے کہو کہ تم
کسواسطے غیبت کرتے ہو جواب دیتے ہین کہ یہ غیبت نہین ہے کیونکہ جو عیب ہم
بیان کرتے ہین وہ پوشیدہ نہین ہے سب لوگ اوس سے واقف ہین نہ یہ کہ ہمارے
بیان سے جانین گے **تفہیم** یہ محض اونکی غلطی ہے کیونکہ جب کسی کا عیب
بیان کیا خواہ وہ عیب مشتہر ہووے یا مخفی ہووے غیبت ہوجائیگی لیکن اگر وہ عیب مشہور
نہین ہے اوسکو بیان کریگا دو گناہ ہونگے ایک غیبت کا دوسرے افشای عیب کا اور اگر وہ
عیب جو اوسکی غیبت مین بیان کیا ہے مشہور ہے اس صورت مین فقط غیبت ہوگی
افشاے عیب نہ ہوگا کیونکہ وہ عیب سبکو معلوم تھا **دوسری فرع** غیبت کی
تقسیمون مین **پہلی تقسیم** غیبت کی تین قسم ہین **ایک** مسلمان کی غیبت **حکم** غیبت اہل
اسلام کی حرام قطعی ہے چنانچہ قول خداے تعالی کا ولا یغتب بعضکم بعضا اسی باب مین
نص صریح ہے کیونکہ ضمیر کم کی مسلمانونکی طرف راجع ہے پس معنی آیت کے یہ ہین کہ نہ غیبت کرے
کوئی مسلمان کسی مسلمان کی **دوسرے** غیبت ذمی کی یعنی اون کافرون کی جو دار الاسلام
مین تابع ہوکے اقامت پذیر ہین **حکم** یہ بھی غیبت حرام ہے کیونکہ جب کافر مسلمانکا تابع ہوگیا
مال و عزت و جان مین مانند اہل ایمان ہوگیا پس جسطرح عزت ریزی مسلمان
کی حرام ہے اسی طرح تکلیف ذمی کی حرام ہوگی چنانچہ اس مسئلہ کی تصریح درمختار
وغیرہ مین موجود ہے **تیسری** غیبت حربی کی یعنی اوس کافر کی جو تابع اہل اسلام نہین ہے

حکم ظواہر کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیبت درست ہی کیونکہ جب فاسق کی غیبت درست ہے
چنانچہ اسکی تفصیل آویگی پس کافر حربی کی غیبت بطریق اولی جائز ہوگی **دقیقہ**
صاحب تفسیر کبیر ولا یغتب بعضکم بعضا کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ غیبت کافر کی
جائز ہے پس شاید مراد اونکی حربی ہوگا واللہ اعلم **دوسری تقسیم** غیبت
کی دو قسم ہین **ایک** غیبت زندہ کی **دوسرے** غیبت مردیکی جسطرح
غیبت زندون کی حرام ہے اسی طرح مردونکو گالی دینا اور اونکو برا کہنا اور اون کے
عیوب بیان کرنا اور اونکی غیبت کرنا اگرچہ وہ حالت زندگی مین گناہون مین مبتلا رہے ہون
اور اوقات اپنی بربلو کیے ہون بھی حرام ہے بلکہ اس باب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے نہایت تاکید فرمائی ہے **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذا مات احدکم فدعوہ ولا تقعوافیہ یعنی جب کوئی شخص تم لوگون
سے مرجاوے پس چھوڑ دو اسکو اور اوسکی غیبت نہ کرو روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد
نے کتاب البر والصلۃ مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے لا تسبوا الاموات فانہم افضوا الی ما قدموا یعنی جو لوگ مرگئے ہین اونکو
گالی نہ دو کیونکہ جو اعمال اونھون نے کیے ہین اوسکی سزا تک پہونچے ہین روایت کیا ہے
اسکو ابن حبان نے نقل کیا ہے عبدالعظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب
مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذکروا محاسن موتاکم
وکفوا عن مساویہم یعنی بیان کرو تم مردون کے اوصاف نیک کو اور اونکی بدیون
سے زبانون کو روکو روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے **دقیقہ** راقم الحروف
کہتا ہے اگر قطع نظر کرو احادیث سے عقل بھی اسبات کو کہتی ہی کہ غیبت مردونکی ہرگز ہرگز
جائز نہین ہے چار وجہ سے **ایک** وجہ یہ کہ مردے کسی زندے کی غیبت نہین کرسکتے
ہین پس زندون کو بھی چاہیے کہ مردون کی غیبت نہ کرین اور اونکو تکلیف نہ دیوین
حکایت حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ اکثر قبرون کے پاس بیٹھا کرتے
تھے اور مقبرون مین اکثر جایا کرتے تھے لوگون نے اوسکی وجہ پوچھی اونھون نے بیان کیا

مین ایسے لوگون کے پاس بیٹھتا ہون کہ آخرت کو یاد دلاتے ہین اور جب مین چلا جاؤن تو
میری غیبت نہین کرتے ہین - بخلاف زندون کے یہ حکایت احیاء العلوم کی کتاب الاموات
مین ہے دوسری وجہ یہ کہ بسبب مردون کے زندے فائدہ مند ہوتے ہین مردون
کے دیکھنے اور اونکے پاس بیٹھنے سے آخرت یاد آتی ہے اور دنیا فانی معلوم ہوتی ہے
پس زندون کو لائق ہے کہ مردون کو فائدہ دیوین اور اونکی نیکی کا بدلہ کرین یعنی جسطرح
مُردون کی زبان رُکی ہے زندے بھی اپنی زبانون کو روک لین نہ یہ کہ اونکو تکلیف دیوین
حکایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا آپ مقابر مین کس واسطے
اکثر جاتے ہین جواب دیا کہ اہل مقابر آخرت کو یاد دلاتے ہین اور یہ منفعت ہمکو دیتے ہین
اور ہماری شکایت نہین کرتے ہین اسواسطے مین اونسے صحبت زائد رکھتا ہون
اور اکثر مقبرون مین جایا کرتا ہون یہ حکایت بھی احیاء العلوم مین ہے تیسری وجہ
یہ کہ مردون کی غیبت سے زندون کو تکلیف ہوتی ہے اور مردے کے قریبون کو رنج و
کلفت ہوتی ہے **حکایت** جناب والد مدظلہ ایک روز فرماتے تھے کہ ایک شخص اکثر
سورۂ تبت یدا ابی لہب پڑھا کرتا تھا چونکہ ابولہب اگرچہ کافر تھا لیکن جناب شفیع العاصین
صلی اللہ علیہ و علےٰ آلہ وسلم کا چچا تھا اور اس سورۃ مین ابولہب پر خدا لعنت کرتا ہے
اور اوسکے واسطے جزاء بد کا ذکر کرتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ
وسلم کو اوس شخص کا ہمیشہ اس سورۃ کو پڑھنا اور عیب ابولہب کا اپنی زبان پر
لانا برا معلوم ہوا پس آپنے فرمایا ای شخص تجھکو سوائے اس سورۃ کے کیا دوسری
سورۃ یاد نہین ہے **ہدایت** اسی واسطے مذہب یہ ہے کہ اگر وقت مرگ کسی کا رو سیاہ
ہو جاوے یا وقت مرگ زبان سے کلمہ نہ نکلے یا قبر مین کسی طرح کا عذاب کا سامان
ہووے یا قبر مین کسی طرح کے حشرات الارض نمودار ہووین پس لازم ہے ان لوگونپر
جو ان امور سے مطلع ہووین کہ یہ عیوب لوگون کے سامنے مشہور نکرین اور اوس
مردے کے گنہگار ہونے کی خبر نہ پھیلاوین تا زندون کو اذیت نہووے اقارب کو
کلفت نہووے **حکایت** میرے بزرگون مین بعض اولیاء اللہ نے یعنی مولانا محمد

از ہار الحق لکھنوی نے انتقال کیا اور وقت موت اونکی زبان سے کلمہ نہ نکلا لوگون نے
اون پر چادر ڈالدی اور فکر تجہیز وتکفین کی جب سب لوگ باہر نکلے بعضون نے بطور
طعن کے کہا کہ ظاہر مین نہایت متقی تھے اور مرتے وقت کلمہ بھی زبان سے نہ نکلا اس مضمون سے
حضار کو فی الجملہ رنج ہوا تھا کہ مولانا مرحوم نے دونون پانون کو سمیٹا اور باواز بلند
نام اللہ کا زبان پر جاری کیا جب آواز لوگون کے کان مین پڑی طعن کرنے والون کو
سبھون نے مطعون کیا **چوتھی** وجہ یہ کہ جو شخص مرگیا ہی اگر وہ جہنمی ہے یہی مرا وسکو کافی ہے
پس اوسکی غیبت بے فائدہ ہے اور اگر وہ جنتی ہے اوسکی غیبت ممنوع ہے ہر گاہ اوسکا
جہنمی ہونا محتمل ہوا شارع نے اوسکی غیبت سے منع کیا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے لاتذکروا موتاکم الا بخیر فانہم ان یکونوا من اھل
الجنۃ تاثموا وان یکونوا من اھل النار فحسبہم ما فیہ یعنی نہ یاد کرو تم مردون کو
مگر نیکی کے ساتھ کیونکہ اگر وہ لوگ جنتی ہین اونکی غیبت سے تم لوگ گنہگار رہوگے اور
اگر وہ جہنمی ہین پس اونکو اسیقدر برائی کفایت کرتی ہے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین
ہدایت اسیواسطے حجاج اور یزید کی برائیان بیان کرنا بہتر نہین ہے اگرچہ
بعض لوگ حجاج اور یزید کے کفر کے قائل ہوگئے ہین اور علامہ تفتازانی بے باک یزید
اور اوسکے مددگارون پر لعنت کرتے ہین اور اسی مضمون کی نقل امام ابوحنیفہ سے
مطالب المومنین مین بھی لکھی ہے لیکن مذہب معتبر یہ ہے کہ سکوت اولی ہی **تیسری تقسیم**
غیبت کی دو قسم ہین **ایک** غیبت اوس شخص کی جو عاقل بالغ ہووے **دوسرے**
غیبت اوس شخص کی جو لڑکا ہووے یا دیوانہ جاننا چاہیے کہ اکثر کتب فقہ لڑکے
اور دیوانے کی غیبت کے حکم سے خالی ہین اسیواسطے طحطاوی نے اس مسئلے
مین تامل کیا اور صاف حکم غیبت کے جواز یا عدم جواز کا نہین دیا اور بعض فقہا
نے مطلقا حکم حرمت کا دیا ہے چنانچہ ابن عابدین نے ابن حجر سے نقل کیا ہے
کہ غیبت لڑکے اور دیوانے کی حرام ہے جیسے غیبت بالغ کی حرام ہی لیکن راقم الحروف
کے نزدیک تفصیل بہتر ہے وہ یہ کہ ایسے لڑکے کی کہ فی الجملہ عقل رکھتا ہو اور اپنی

تعریف سے خوش اور بدی سے ناخوش ہوتا ہو درست نہین ہے اسی طرح غیبت اوس
شخص کی جو دیوانہ ہو لیکن نیکی اور بدی سے خوش اور ناخوش ہوتا ہو مثلا معتوہ ہو درست نہین ہے
اور غیبت اوس لڑکے اور دیوانیکی کہ اوسکا کوئی وارث ہووے اگرچہ وہ خود بے عقل ہووے
بھی درست نہین ہے کیونکہ اگرچہ اوس لڑکے کو عقل نہین ہے لیکن لڑکے اور دیوانے
کے عیب بیان کرنے سے اوسکے وارث کو رنج ہوگا ہان اگر اوس لڑکے کے عیب سے
لوگون کو ڈرانا منظور ہووے اوسکے عیب بیان کرنا خواہ اوسکے سامنے ہو یا اوسکے
پیچھے درست ہے اور غیبت اوس لڑکے اور دیوانے کی کہ تعریف و غیبت سے
خوش اور ناراض نہوتا ہو اور کوئی والی بھی اوسکا نہو درست ہے لیکن بہتر یہ ہی
کہ زبان کو حتی الوسع روکے اور کسی کی غیبت و شکایت نہ کرے واللہ اعلم و علمہ احکم و اتم
چوتھی تقسیم غیبت کی چھ قسم مین **اول** غیبت کرنا کسیکی باعتبار بدن کے مثلا بہ نیت
ذلت کسی شخص کے کہنا کہ فلانا شخص بہت فربہ ہے یا بہت پستہ قد ہے یا ناک اوسکی بہت
لنبی ہے یا آنکھ اوسکی بہت چھوٹی ہے یا وہ شخص نہایت سیاہ رو ہے یا وہ شخص نہایت
بہرا ہے کسی کی بات کو نہین سنتا ہے یا وہ شخص اندھا ہے کسی چیز کو نہین دیکھتا ہی یا ناک
اوسکی کٹی ہے یا اوسکا قد طویل ہے یا اوسکے اعضا بڑے ہین یا صورت اوسکی بد ہے اور اسیطرح
بدن کے عیوب بیان کرنا اوس شخص کی تحقیر کی نیت سے اور اون اوصاف پر ہنسنا اثر
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین حرم اللہ ان یغتاب المومن بشئ
کما حرم المیتۃ یعنی جسطرح اللہ تعالے نے مردار کے گوشت کو حرام کیا ہی اسی طرح کسی
مسلمان کی غیبت کرنا کسی وصف مین ہو منع کیا ہے روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے
نقل کیا ہے اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین **حکایت** ایک روز ابن سیرین
علیہ الرحمۃ نے کسی شخص کا ذکر کرکے ایک عیب اوسکا بیان کیا اور کہا کہ وہ بہت کالا ہے
پھر فرمایا مین سمجھتا ہون کہ مین نے اوسکی غیبت کی جبکہ مین نے اوسکی سیاہی ذکر کی توبہ کرتا
ہون اس گناہ سے اور مغفرت چاہتا ہون مین جناب باری سے نقل کیا ہے اسکو ملا
علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عین العلم مین **حکایت** ایک عورت جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئی جب وہ چلی گئی حضرت عایشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا یہ عورت اگر پستہ قد نہوتی نہایت عمدہ تھی پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اغتبتہا یعنی ای عایشہ تم نے اونکی غیبت کی
حضرت عایشہ رضؓ نے فرمایا مین نے اونکا سچ سچ عیب بیان کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے عیب واقعی بیان کیا یہ غیبت ہوئی ورنہ اگر تم عیب
جھوٹ بیان کرتین او سپر بہتان کرتین روآیت کیا ہے اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہی اسکو
تفسیر در منثور مین سیوطی نے **حکایت** ایک روز حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو پستہ قد ہونا صفیہ کا کافی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ای عایشہ رضؓ تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر اسکو دریا مین ملا دو بیشک دریا
کے پانی پر یہ کلمہ غالب ہوجائیگا روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے باب الغیبۃ مین
حکایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ازواج طاہرات نے
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا پر ہنسنا شروع کیا پستہ قد ہونے کے سبب سے پس فرمایا
اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم
ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن یعنی نہ استہزا کرے کوئی مرد کسی مرد سے
شاید کہ وہ شخص عاقبت مین اس سے بہتر ہو اور نہ استہزا کرے کوئی عورت کسی عورت سے
کیونکہ عاقبت کا حال معلوم نہین ہے نقل کیا ہے اسکو سلیمان جمل نے حاشیہ جلالین مین
ارشاد معاویہ بن قرہ کہتے ہین لو مر بك اقطع نقلت ھذا اقطع کان ذلك غیبتہ
یعنی اگر تیرے پاس سے ایک دست وپا بریدہ کا گذر ہووے اور تو اوسکے عیب
کا حال بیان کرے یہ بھی غیبت ہوجائیگی روایت کیا ہے اسکو عبد بن حمید نے نقل کیا ہے
اسکو سیوطی نے در منثور مین **حکایت** ایک روز ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالے
کسی شخص کے مکان مین بطریق دعوت گئے جب دسترخوان پر بیٹھے لوگون نے ایک
شخص کا نام لیکے کہا فلان شخص نہین آئے ایک شخص نے کہا وہ شخص بھاری ہے
اس سبب سے اوسکے آنے مین دیر ہوئی جب ابراہیم نے یہ غیبت سنی اوٹھکے چلے گئے

اور اپنے نفس سے کہنے لگے بسبب تیرے مجھکو غیبت سننی پڑی کیونکہ اگر تجھے بھوک نہوتی میرے
جانے کی دعوت مین اور غیبت سننے کی نوبت نہ آتی پھر تین روز تک کھانا نہین
کھایا اور نفس کو خوب ستایا نقل کیا ہے اسکو ابواللیث نے تنبیہ الغافلین کے باب الغیبت مین
دقیقہ حضرت ابراہیم کے دستر خوانِ دعوت سے چلے جانے کی وجہ یہ ہے کہ جس
مجلس مین غیبت ہوتی ہو اور جس دستر خوان پر شکایت ہوتی ہو وہان کھانا
کھانا ممنوع ہے جیسا کہ جس مقام مین ناچ ہوتا ہو وہان جانا حرام ہے چنانچہ
یہ مسئلہ تاتارخانیہ مین مصرح ہے اور ردالمحتار کے باب الاکل والشرب مین اس سے
نقل کیا ہے راقم الحروف کہتا ہے اگر کسی مقام دعوت مین قبل جانے کے معلوم ہو کہ ضرور
وہان غیبت ہوگی لوگون کی شکایت ہوگی ایسے مقام مین جانا درست نہین ہے
مگر ہان اگر معلوم ہو کہ ہمارے جانے سے لوگ غیبت کو چھوڑ دینگے ایسی صورت مین
جانا ضرور ہے اور اگر پہلے سے معلوم نہوا اور بعد جانے کے غیبت شروع ہو پس اگر ہو سکے
تو لوگون کو منع کرے اور غیبت سے لوگون کو روکے اور اگر کچھ فتنہ نہووے تو اوس
دستر خوان سے چلا جاوے اگر یہ بھی نہو سکے خود شریک نہووے واللہ اعلم
دقیقہ ان حکایات سے معلوم ہوا کہ بدن کا کوئی عیب بیان کرنا اور کوئی وصف بد بیان
کرنا غیبت ہے اور حرام ہے اور عقل کہتی ہے کہ کسی کی صورت کی برائی بیان کرنا اور بسبب بدصورت
ہونے کسی کے اوسکو حقیر سمجھنا خلاف عقل ہے مولانا جلال الدین رومی مثنوی مین لکھتے ہین ~~~

ہندی و قبچاق و رومی و حبش	جملہ یک رنگ اند اندر گور خوش
تا بدانی کان ہمہ رنگ ست نگار	جملہ رو پوشست و مکر و مستعار

ہر صورت کو اللہ تعالی نے مخلوق کیا کسی کو نیک کسی کو بد کیا ہر شخص مین ایک ایک
عیب رکھا اگر غیبت کرنے والا خیال کریگا اپنی صورت مین ہزارون عیب پائیگا ہان اگر
کوئی شخص تمام عیوب سے مبرا ہوتا البتہ اوسکو غیبت کرنے کا رتبہ تھا سعدی ~~~

مکن عیب خلق ای خردمند فاش	بعیب خود از خلق مشغول باش

علاوہ یہ ہے کہ جانورون کی بدصورتی پر ہنسنا اچھا نہین ہے پس آدمی تو جانور سے

بہت اچھا ہے حکایت ایک مرتبہ حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اپنے
انصار کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ راہ مین لوگون نے ایک کتا بدبو وار مردار دیکھا
اور اوسکی بدبو سے تعجب کیا حضرت عیسیٰ نے کہا اس کتے کے دانتون کی سفیدی
کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جیسے اندھیرے مین صبح نمودار ہوتی ہے اس کلام سے
آپنے اسطرف اشارہ فرمایا کہ تعجب ہی تم لوگون سے کہ کتے کے عیب کو دیکھتے ہو اور
اوسکی عمدگی سے کنارہ کشی کرتے ہو نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے کتاب الغیبت
مین حکایت حضرت نوح علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک کتے کو دیکھا
اوسکو چار آنکھ والا پایا اوسکی چار آنکھ ہونے سے حضرت نوحؑ نے اوسکو بدصورت سمجھا اور
اوسکو بنظر حقارت دیکھا پس وہ کتا بحکم خدا بولا اے نوحؑ کیا تم مجھکو ذلیل سمجھتے ہو مجکو اللہ تعالے
نے ایسا بنا دیا ہے ورنہ اگر میرے اختیار مین اپنا بنانا ہوتا کتا مین کیون ہوتا اس کلام
کو سنکے حضرت نوحؑ کو خوف آیا اور نہایت نوحہ کیا اوسوقت سے نام اونکا نوحؑ ہوگیا
یہ حکایت صفوری نے عقائق سے نزہتہ المجالس منتخب النفائس کے باب الادب
مین نقل کی ہے دوسرے غیبت کرنا کسی کے لباس مین کہ فلانا شخص نہایت بخیل ہے
لباس بخیلون کا پہنتا ہے فلانا شخص حرام لباس استعمال کرتا ہے مثلا ریشمی کپڑے کا پاجامہ
پہنتا ہے یا انگرکھا بوضع بدمعاش پہنتا ہے یا پائجامہ بہت لانبا پہنتا ہے کہ اوسکا پائجامہ
ٹخنون سے لٹکتا ہے یا فلانی عورت عجب طرح سے دوپٹہ اوڑھتی ہے کہ ستر اپنا کھول دیتی ہے یا
کرتی ایسی پہنتی ہے کہ پیٹ کھلا رہتا ہے یا فلانی عورت اسطرح سے چلتی ہے کہ لوگون کو
اپنا ستر دکھاتی ہے حکایت حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز فرمایا کہ فلانی
عورت کا دامن بہت لنبا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یا عایشہؓ
تم نے اوس عورت کی غیبت کی لازم ہے تمکو کہ تھوکو حضرت عایشہؓ کہتی ہین جب مین نے تھوکا
ایک ٹکڑا گوشت کا میرے منھ سے نکلا یہ حکایت منذری نے کتاب الترغیب والترہیب
مین نقل کی ہے ارشاد بعض متقدمین کہتے ہین لو قلت ان فلانا ثوبہ قصیر او ثوبہ
طویل یکون غیبتہ یعنی اگر توبہ نیت تحقیر کے کہے کہ فلانے شخص کا کپڑا بہت چھوٹا ہے

یا بہت لانبا ہے یہ بھی غیبت ہے نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے کتاب الغیبت مین
تیسرے غیبت کرنا کسی کے نسب مین مثلاً بہ نیت تحقیر کے کہنا کہ نسب فلانے شخص کا
یا فلانے قبیلے کے لوگونکا یا فلانے شہر کے لوگون کا اچھا نہین ہے کیونکہ اوس شخص
کے آبا و اجداد رذیل تھے یا اوسکے نسب کا سلسلہ معلوم نہین ہے **حدیث**
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لیس لاحد فضل علی احد الا بالدین
اوعمل صالح یعنی کسی شخص کو کسی پر بزرگی نہین ہے مگر باعتبار دین اور اعمال نیک کے
اور نسب وغیرہ کی عمدگی کا اعتبار نہین ہے پس فخر کرنا اپنے نسب پر اور عیب رکھنا دوسرون
کے نسب پر نہ چاہیے نقل کیا ہے اس حدیث کو عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمہ عن احوال
الامہ کے باب تحریم احتقار الناس مین اور انشاء اللہ تعالیٰ (نسب مین غیبت کرنے کا بیان)
اسباب غیبت کے بیان مین مفصلاً لکھا جاویگا **چوتھے** غیبت کرنا کسیکی عادات مین مثلاً
کہنا کہ فلان شخص نامرد ہے نہایت ضعیف ہے بہت سونے والا ہے یا بہت کھاتا ہے کوئی کام
نہین کرسکتا ہے یا بیٹھنے مین تمیز نہین کرتا ہے یا انجام کو نہین سوچتا ہے یا سخت بیوقوف ہے
یا عورتون سے مشورہ لیتا ہے ہمیشہ بی بی کی تابعداری کرتا ہے یا لوگون کو تکلیف دیا کرتا ہے
حکایت عرب مین دستور تھا کہ ایک عرب دوسرے کی خدمت کیا کرتا تھا ایک سفر مین حضرت
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص مسکین خادم تھا ہمیشہ اونکی خدمت کیا کرتا تھا
ایک منزل مین دونون سو گئے بعد اونکے سونے کے وہ شخص بھی سو گیا اور کچھ کھانا شیخین رض
کے واسطے تیار نہین کیا جب شیخین رض بیدار ہوے کہنے لگے یہ شخص بہت سوتا ہے پھر
شیخین رض نے اوس شخص کو جگا کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کی خدمت مین بھیجا اوس شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ ص ابوبکر رض اور عمر رض سلام کہتے ہین اور کچھ کھانا مانگتے ہین
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے فرمایا وہ دونو کھا چکے اور سیر ہو چکے
جب یہ خبر شیخین رض کو پہونچی عرض کیا یا رسول اللہ ص ہمنے آج کیا کھایا جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے فرمایا تم نے آج اس خادم کا گوشت کھایا اور مین

تمھارے دانتون مین گوشت کی سرخی دیکھتا ہون جب شیخین رض نے یہ امر سنا عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ ہماری تقصیر کو معاف کیجئے اور جناب باری سے مغفرت طلب کیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صرف اللہ تعالی کی مغفرت مفید نہین ہے چاہیے کہ تم دونون اوس خادم کو خوش کرو اور اوس سے کہو کہ وہ تمھارے تصور کے عفو کی دعا جناب باری سے مانگے نقل کیا ہے اسکو در منثور مین ضیاء مقدسی سے **حکایت** بعض صحابہ نے ایک شخص کو کہا کہ وہ بہت ضعیف ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمنے اوس شخص کی غیبت کی اور اوسکا گوشت کھایا یہ حکایت بتفصیل غیبت کی سزا کے بیان مین انشاء اللہ تعالی مرقوم ہوگی **حکایت** ایک مرتبہ بعض صحابہ نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا وہ شخص عجب انسان ہے کہ اگر کوئی اوسکو کھانا دیتا ہے کھالیتا ہے اور اگر کوئی سوار کر دیتا ہے سوار ہولیتا ہے لیکن خود کوئی کسب نہین کر سکتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمنے اپنے بھائی کی غیبت کی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم سچ عیب عیان کرنا کیا غیبت ہے آپنے جواب دیا غیبت مین اسی قدر کافی ہے کہ کسی شخص کا عیب واقعی بیان کرے نقل کیا ہے اس کو عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین **حکایت** ایک سفر مین حضرت عمر اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہما نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے گوشت طلب کیا آپنے کہلا بھیجا کہ تم نے مسلمان بھائی کا گوشت سیر ہوکے نہین کھایا شیخین رض نے کہا یا رسول اللہ صلعم آج ہم کو گوشت میسر نہین ہوا آپ نے فرمایا تمنے فلان شخص کی غیبت کی اور غیبت کسی کے مثل اوسکے گوشت کھانے کی ہی شیخین رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے اوس شخص کو کچھ نہین کہا البتہ اسقدر کہا کہ وہ شخص ضعیف ہی ہماری خدمت نہین کر سکتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے یہ بھی نہ کہو اور کسی کا ادنے وصف بد بھی بیان نہ کرو روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے نوادر الاصول مین اور نقل کیا ہے اسکو سیوطی نے در منثور مین **حکایت** ایک درویش عالی صفت نے ایک لڑکی سے مزاح کیا لوگون کو جب اسکی خبر پہونچی

اوس درویش پر طعن کرنے لگے جب اوس درویش کو لوگون کے طعن کی خبر پہونچی اوس نے
کہا تعجب ہے کہ لوگون کے نزدیک مزاح کرنا حرام ہوا اور غیبت حلال ہے یہ حکایت فرع ثالث
مین انشاء اللہ تعالیٰ آویگی حکایت ایک روز سلمان فارسی نے کھانا کھایا اور بعد فراغت
کے سو گئے پس دو شخصون نے انکی غیبت کی ور اونکے کھانے اور سونیکا حال بیان کیا
پس فرمایا اللہ تعالے نے ولا یغتب بعضکم بعضا اور اس آیت سے حرمت غیبت
کی ثابت ہوئی یہ حکایت در منثور مین ابن جریح سے منقول ہے پانچوین غیبت عبادات
کے نقصان اور کمی مین مثلاً کہنا کہ فلانا شخص نماز خوب ادا نہین کرتا ہی یا تہجد نہین
پڑھتا ہی یا نوافل ادا نہین کرتا ہی یا رمضان مبارک کے روزون مین نقصان کرتا ہی
یا نمازون کو وقت کراہت مین ادا کرتا ہی حکایت سعدیؒ نے ایک روز تہجد کے وقت
چند لوگون کی جو سو رہے تھے غیبت کی اور کہا کیا اچھا ہوتا اگر یہ لوگ بھی نماز پڑھتے پس
سعدی کے والد نے کہا کیا اچھا ہوتا اگر تو بھی سو رہتا تا غیبت سے اُن لوگون کی بچتا یہ
حکایت بہ تفصیل فرع ثالث مین انشاء اللہ تعالیٰ آویگی حکایت ایک شخص نے کسی شخص کی
غیبت کی اور کہا کہ مین اوس شخص سے خدا کے واسطے بغض رکھتا ہون جب اوس شخص کو اسکی
غیبت کی خبر پہونچی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا
یا رسول اللہ فلان شخص نے میری شکایت کی اور مجھسے بغض رکھنے کی خبر دی آپ اوسکو
بلوائیے اور میرا انصاف کیجیے پس حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
غیبت کرنے والے کو بلوایا اور اوس سے پوچھا کہ تو کیون اس شخص سے بغض رکھتا ہی
اوس نے بیان کرنا شروع کیا کہ مین اس شخص کا ہمسایہ ہون وہ شخص سوا پنجوقتہ
نماز کے نماز نہین پڑھتا ہے اور سوائے رمضان کے کبھی نفل روزہ نہین رکھتا ہی
اور سوائے زکوۃ فرض کے کبھی صدقہ نہین دیتا ہے اس سبب سے مین اوس شخص سے بغض
رکھتا ہون جب اوس شخص نے یہ کلام سنا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس شخص سے پوچھیے
کہ آیا مین امور مفروضہ مین کچھ نقصان کرتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے اوس غیبت کرنے والے سے پوچھا اوسنے کہا یا رسول اللہ وہ شخص فرائض

مین کچھ نقصان نہین کرتا ہے اور فرائض کو حسب حکم ادا کرتا ہی لیکن چونکہ عبادات نوافل
نہین کرتا ہے اس سبب سے میرا دل اوس سے خفا ہوتا ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے یہ قصہ سنا غیبت کرنے والے اور بغض رکھنے والے سے کہا چلا جا تو
شاید کہ وہ شخص تجھ سے عاقبت مین بہتر ہو پس اوسکی غیبت کرنا اور اوس سے
بغض رکھنا تجھکو نچاہیے نقل کیا ہے اسکو امام غزالیؒ نے باب اسباب الغیبۃ مین چھٹے
غیبت کسی کے گناہون مین کرنا کہ فلانے شخص نے زنا کیا یا اوس نے غیبت کی یا اوسکے
دل مین نہایت حسد ہے یا غایت بغض ہے یا اوس کی عادت جھوٹ بولنے کی بہت
ہے یا فلان شخص والدین کو نہایت تکلیف دیتا ہے اپنے اقارب سے قطع رحم کرتا ہی
یا فلان شخص زبان کا بد ہی فحش اوسکی زبان مین از حد ہی یا فلان شخص ہمیشہ شراب پیتا ہی
اکثر چوری کرتا ہی حکایت سعدیؒ نے ایک مرتبہ اپنے اوستاذ سے کہا فلانا معاصر
مجھسے حسد رکھتا ہے استاذ نے کہا ای سعدی تیرے نزدیک حسد حرام ہے اور
کیا غیبت حلال ہے کہ تو اوس شخص کی میرے سامنے غیبت کرتا ہے اور اوسکی حسد کی
شکایت کرتا ہے یہ حکایت انشاء اللہ تعالی فرع ثالث مین لکھی جاویگی دقیقہ
سوائے انبیاؑ کے اہل سنت کے نزدیک کوئی شخص معصوم نہین ہی ہر شخص ایک ایک
عیب سے معیوب ہی اگر ایک مین حسد ہے تو دوسرے مین بغض ہی کوئی اگر غیبت کرتا ہی
تو دوسرا غیبت کو سنتا ہے کوئی اگر چغلخوری کرتا ہے تو دوسرا جھوٹ بولتا ہی کوئی اگر
چوری کرتا ہی تو دوسرا فساد کرتا ہی کسی مین زنا کی عادت ہی کسی کی طبیعت مین شرارت ہی
اسی طرح کوئی شخص جمیع عیوب سے صاف نہین ہے پس غیبت کرنا کسی کی کسی عیب مین
ہو بیجا ہے کیونکہ غیبت کرنے والا جملہ عیوب سے کب مبرا ہے چاہیے کہ جب کسی شخص کو
کسی گناہ مین مبتلا دیکھے خدا سے اوسکی ہدایت کی دعا مانگے اور اپنی توفیق کو چاہے نہ یہ
کہ اوس شخص کو بسبب اوس گناہ کے ذلیل کرے اور اوسپر بسبب اوس فعل کے ہنسے کیونکہ
شاید وہ شخص تائب ہو گیا ہو یا توبہ کا ارادہ رکھتا ہو بلکہ اپنے بچنے پر اوس گناہ سے شکر
کرے کہ خدا تعالے نے بمحض فضل اپنے ہمکو اس گناہ سے بچایا اور شیطان کو ہمپر غالب نہ کیا

اور جب کسی کے عیب کا خیال آوے فی الفور اپنے گناہونکا خیال کرے تاکہ اوسکی بدی سے بچے اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کفی من الغی بالمومن ثلاث یعیب علے الناس بما یاتی بہ و یبصر من عیوب الناس بما لا یبصر من نفسہ و یوذی جلیسہ فی ما لا یعینہ یعنی کافی ہے مسلمان کو گمراہی کی تین صفتین ایک یہ کہ جو فعل خود کرتا ہو اوسی فعل سے لوگون کو معیوب کرتا ہو دوسرے یہ کہ لوگون کے عیبون کو دیکھتا ہو اور اپنے عیوب سے اندھا ہوتا ہو تیسرے یہ کہ اپنے ہمنشین کو بلافائدہ اذیت دیتا ہو نقل کیا ہے اسکو ابو اللیث نے باب المظالم مین اصلاح حضرت عیسے علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسوا قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافی فارحموا اھل البلاء واحمدوا اللہ علی العافیۃ یعنی اے لوگو سوائے ذکر اللہ تعالی کے زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ جو بہت کلام کرتا ہو اور غیر ذکر خدا مین اوقات اپنی صرف کرتا ہے دل اوسکا سخت ہو جاتا ہو اثر نہین قبول کرتا ہو اور قسی القلب اللہ تعالے سے دور ہوتا ہو اور اے لوگو نہ دیکھو تم لوگون کے گناہون کو جیسا کہ مالک اپنے غلامون کی طرف دیکھتے ہین بلکہ سمجھو کہ تم سب اللہ تعالی کے غلام ہو اور آدمی دو قسم کے ہین بعضون کو اللہ تعالی نے گناہون مین مبتلا کیا اور بعضون کو سلامت رکھا پس تم لوگ جب کسی کو گناہ مین مبتلا دیکھو اوسپر رحم کرو اور اوسکے واسطے دعای خیر کرو اور اپنی سلامتی پر شکر کرو نہ یہ کہ اوس گناہ کرنے والے کو ذلیل کرو روایت کیا ہے اسکو مالک نے موطا کے باب ما یکرہ من الکلام مین اور ذلیل کرنا کسی شخص کو اوسکے گناہون پر اور اوسکو جہنمی سمجھنا خلاف مرضی اللہ تعالے کے ہے بلکہ جو شخص کسی شخص کو عار دلاتا ہے خدا تعالے اوسپر غصہ ہوتا ہے اور معاملہ بالعکس کر دیتا ہے کہ اوس گنہگار کو بخشدیتا ہے اور اوس شخص کو ذلیل کرتا ہے حکایت بنی اسرائیل مین دو شخص تھے ایک ہمیشہ عبادت کیا کرتا تھا دوسرا ہمیشہ گناہون مین مبتلا رہتا تھا اور عابد ہمیشہ فاسق کو ذلیل کیا کرتا تھا ایک روز

عابد نے خفا ہو کے کہا قسم ہے خدا کی تو جہنم مین جائیگا یہ کلمہ اللہ تعالے کو برا معلوم ہوا
عابد کو جہنمی اور فاسق کو جنتی کر دیا نقل کیا ہے اس کو ابو داؤد نے کتاب البر والصلہ مین
حکایت جب حضرت آدم علے نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت مین خطا کی یعنی
جس درخت کے پھل سے اللہ نے منع کیا تھا وہ کھا لیا بسبب معصیت کے بدن سیاہ
ہو گیا اور زمین پر پھینکے گئے اللہ تعالے نے حکم کیا کہ تم بیت اللہ کو بناؤ اور اوسکا
طواف کرو تا تمھاری مغفرت کردن اور توبہ تمھاری قبول کردن جب حضرت آدم
نے کعبے کو بنایا جبرئیل علیہ السلام نے جنت سے حجر اسود کو حاضر کیا اور اوس وقت
اس پتھر کا رنگ نہایت سفید تھا اور اسکا نور دور تک پہونچتا تھا جب حضرت آدمؑ
کی نظر اوس پتھر پر پڑی جنت کی راحت یاد آئی اور طبیعت کو بیقراری ہوئی آنکھوں سے
ندی بہی حجر ابیض نے کہا اے آدمؑ تمھین وہ شخص ہو کہ خدا کی تمنے مخالفت کی اپنے نفس کی
خرابی کی یہ قول سنکے حضرت آدمؑ کو رنج ہوا جناب باری مین عرض کیا یا رب مجھکو ہر چیز
نے بسبب گناہ کے برا کہا یہان تک کہ حجر بہشتی نے جو چاہا سو کہا اللہ تعالے کو حضرت
آدمؑ پر رحم آیا اور اوس پتھر کے قول پر جوش آیا پس سیاہی آدم کی حجر مین دی وہ حجر اسود
ہو گیا اور سفیدی پتھر کی حضرت آدم کو عنایت کی اونکا جسم منور ہو گیا یہ حکایت صفوری
نے نزہۃ المجالس منتخب النفائس باب ایام البیض مین نقل کی ہے **پانچوین تقسیم**
غیبت کی چار قسم ہین **ایک** غیبت صراحۃ اس طرح سے کہ کسی شخص کا نام لے کے
اوسکے اوصاف بدبیان کرنا اور اوسکی شکایت کرنا **دوسرے** غیبت کرنا حکایۃ
یعنی اس طرح سے کہ کسی کے افعال بد کو نقل کرنا مثلاً اگر کوئی شخص لنگڑا ہو اوسکی نقل چلنے مین
کرنا اور اگر کوئی شخص اندھا ہو اوسکے پیچھے آنکھ بند کر کے چلنا اور اگر کوئی شخص گونگا ہو
یا بولنے مین لکنت کرتا ہو اوسکی غیبت بولنے مین نقل کرنا اور کوئی شخص اگر متکبر ہو
چلنے مین سینہ اوٹھاتا ہو اوسکی غیبت مین سینہ اوٹھا کے اوسکی چال سے چلنا اور اگر کوئی شخص
بات کرنے کے وقت گردن اور ہاتھ وغیرہ ہلانے کی عادت رکھتا ہو خود بھی کلام
کرنے کے وقت اسی طرح سے کرنا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے

ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا یعنی نہین دوست رکھتا ہون مین کہ کسیکی نقل کرون اگرچہ مجھکو بہت کچھ ملے روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے اور نقل کیا ہے اسکو مشکوٰۃ المصابیح مین **حکایت** ایک مرتبہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کسی عورت کی نقل کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ما یسرنی انی حکیت ولی کذا وکذا یعنی کسی کی نقل کرنا مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہے یہ حکایت احیاء العلوم کے باب ان الغیبۃ لا تقصر علے اللسان مین ہے **تیسرے** غیبت کرنا اشارۃ اسطرح سے کہ ظاہر مین کسی شخص خاص کی غیبت نہ کرے اور کسی کا نام نہ لیوے لیکن چند قراین ہون کہ اوسکے سبب سے لوگ سمجھ جاتے ہون کہ یہ فلان شخص کے عیوب بیان کر رہا ہے اور اس لفظ سے مراد فلان شخص ہے مثلاً کہنا کہ بعض لوگ جو ہمارے پاس آج آئے تھے وہ ایسے ہین اور لوگ سمجھ جاتے ہون کہ آج انکے پاس فلان لوگ آئے تھے پس یہ اونھین کی غیبت ہے یا کہنا کہ بعض اشخاص ایسے کہ فی الواقع جاہل ہین لیکن مشہور بہ محمد فاضل ہین اور حاضرین اس شخص کو جانتے ہون پس سمجھ جاتے ہون کہ یہ شخص فلان شخص کو برا کہتا ہے یا کہنا کہ بعض لوگ مسجد مین اعتکاف کرتے ہین پھر اعتکاف کو توڑ ڈالتے ہین اور حقیقت مین ایسے شخص کا نام سننے والے جانتے ہون یا کہنا کہ ایک شخص ایسا ہے کہ کرتا نہایت خوب پہنتا ہے عمامہ خوب باندھتا ہے لیکن پوشیدہ پوشیدہ زنا کرتا ہے اور لوگ جانتے ہون کہ کرتا پہننے والا اور عمامہ باندھنے والا فلان شخص ہے یا کہنا کہ بعض اشخاص اپنی بی بی کی بہت تابعداری کرتے ہین اور اپنے والدین کی مخالفت کرتے ہین اور لوگ جانتے ہون کہ اس سے مراد فلان شخص ہے جب کوئی شخص سیاہ آوے بعد اوسکے جانے کے کہنا کہ بعض لوگ ایسے سیاہ رو ہوتے ہین جیسے دیو اور مراد اس سے وہی شخص ہووے یا کسی شخص بیمار کی عیادت کو جانا وہان سے آنے کے بعد کہنا بعض لوگون کے بدن سے کیا بدبو آتی ہے اور لوگ سمجھ جاتے ہون کہ مراد اس سے وہی مریض ہے یا کہنا بعض لوگون کے پسینے مین کیا بدبو آتی ہے اور حاضرین سمجھتے ہون کہ یہ عیب فلانے کا بیان کرتا ہے یا جب محفل جمع ہووے بعد برخاست کے کہنا بعض

محفل ایسی ہوتی ہے کہ سب لوگ اوس محفل کے فاسق اور فاجر ہوتے ہین یا جب کسی
شخص کا تذکرہ آوے اوسوقت کہنا بعض لوگ بہت شریر یا بخیل ہوتے ہین تا لوگ سمجھجاوین
کہ وہ شخص شریر یا بخیل ہے الحاصل غیبت کرنا بطور مجہول کے لیکن لوگ قرینوں سے سمجھجاتے
ہون کہ یہ ذکر فلان شخص کا ہے چوتھے غیبت کرنا تعریضاً یعنی ظاہر مین حال ہو کسیکا اور لوگ
سمجھتے ہون کہ یہ بیان ہو فلانے کے حال بد کا مثلاً جب کسی شخص کا ذکر آوے اوس
وقت کہنا - الحمد للہ الذی عصمنی من الذنوب یعنی شکر ہے اوس خدا کا جسنے ہمکو
گناہون سے بچایا اور مطلب یہ ہے کہ لوگ معلوم کرین کہ فلان شخص گنہگار ہے یا کہنا
انا لست بزان یعنی مین زانی نہین ہون اس غرض سے کہ لوگ اوسکو زانی سمجھین
یا کہنا تکبر بہت بد ہے چنانچہ سعدی فرماتے ہین ؎ تکبر عزازیل را خوار کرد ؛ بزندان
لعنت گرفتار کرد ؛ اس مطلب سے کہ لوگ سمجھین کہ وہ شخص متکبر ہے یا کہنا کہ واڑھی کترانا
منع ہے اس مطلب سے کہ وہ شخص واڑھی کتراتا ہو یا کہنا کہ صبح کی نماز جماعت سے
اوا نکرنا گناہ ہے اور غرض اس کلام سے یہ ہووے کہ وہ شخص مسجد مین نہین آتا ہو
صبح کی جماعت کو اڑاتا ہے چھٹی تقسیم غیبت کی پانچ قسم ہین ایک غیبت زبان سے
حکایت چند شخصون سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا خلال
کرو اور گوشت کو اپنے دانتون سے نکالو اون لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آج
ہمنے کھانا نہین کھایا کیون خلال کرین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے مین سرخی گوشت کی تمہارے دانتون مین دیکھتا ہون تم نے کسی کی غیبت کی ہے
اور فی الواقع اون لوگون نے زبان سے ایک شخص کی شکایت کی تھی روایت کیا ہے
اسکو عبد بن حمید نے اور نقل کیا ہے اسکو سیوطی نے تفسیر درمنثور مین **حکایت** ایک
شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت سے گئے اور دوسرے
شخص نے اوسکی غیبت کی اور زبان سے اوسکی شکایت کی پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اے شخص تو خلال کر اوسنے کہا یا رسول اللہ صلعم آج مینے گوشت نہین
کھایا آپنے فرمایا تو نے ابھی ایک مسلم کا گوشت کھایا روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے

نقل کیا ہے اسکو عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین **حکایت**
ایک روز ابن سیرین نے ابراہیم نخعی کا ذکر کیا حاضرین نے اونکو نہ پہچانا ابن سیرین نے
لوگون کے معلوم کرانے کے واسطے ایک ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا تا لوگ سمجھ جاوین کہ یہ
ذکر اون ابراہیم کا ہے جو کانے ہین لیکن زبان سے اونکو کانا نہین کہا نقل کیا ہے اسکو
احیاء العلوم کی کتاب الغیبۃ مین **دوسرے** غیبت کان سے اس طرح سے کہ کسی کی
غیبت کو سننا اور غیبت کو دفع نکرنا کیونکہ سننا اور اوسپر چپ رہنا گویا غیبت کرنا ہی سعدی
فرماتے ہین **شعر** آنکہ چشم و دہن داد و گوش ؛ اگر عاقلی در خلافش مکوش ؛ فرماتے
ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم **حدیث** اذا وقع فی الرجل وانت
فی ملاءٍ فکن للرجل ناصرا وللقوم زاجرا ثم قم عنہم یعنی جب کسی شخص کی
غیبت کی جاوے اور تو مجلس مین بیٹھا ہووے پس ہو تو اوس شخص کا مددگار اسطرح سے
کہ اوسکی تعریف کرنا شروع کر تا لوگ اوسکی غیبت سے باز رہین اور غیبت کرنیوالے کو غیبت سے
منع کر اور اوس محفل سے چلا جا کیونکہ اگر تو چپ بیٹھا رہیگا غیبت کرنیوالون مین تیرا شمار ہوگا روایت
کیا ہے اسکو ابن ابی الدنیا نے اور اوسنے نقل کیا سیوطی نے درمنثور مین **حکایت**
میمون بن سیاہ اپنا حال نقل کرتے ہین کہ ایک روز مین سوتا تھا خواب مین میرے سامنے
ایک مردہ زنگی کالا لایا گیا اور کسی نے مجھسے کہا ای میمون تم اس زنگی میت کو کھاؤ مین نے کہا
کسواسطے مین کھاؤن اوس شخص نے کہا اس سبب سے کہ تو نے فلانے کے
غلام کی غیبت کی مین نے کہا واللہ مین نے اوسکی غیبت نہین کی اور کوئی صفت
اوسکی مین نے ذکر نہین کی اوس شخص نے کہا اگرچہ تو نے غیبت نہین کی لیکن غیبت
اوسکی تو نے سنی پس یہ سننا مانند غیبت کرنے کے ہوا نقل کیا ہے اسکو بغوی نے تفسیر معالم
التنزیل مین انشاء اللہ تعالے غیبت کے سننے کا بیان بالتفصیل اصل ثانی مین آدمی کا
تیسرے غیبت کرنا دل سے اسطرح سے کہ کسی کے ساتھ بدگمانی رکھنا اور کسی مسلم
صالح کے حق مین بدون علامات و اسباب کے گمان بد کرنا انشاء اللہ تعالی بیان
بدگمانی رکھنے کا عنقریب آویگا **چوتھے** غیبت اعضا سے یعنی لوگون کو کسی کا

عیب ہاتھ یا آنکھ وغیرہ کی حرکت اور اشارے سے سمجھا دینا مثلاً جب کوئی شخص مجلس سے اوٹھ جاوے اوسکی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دینا یا آنکھ سے کنایہ کر دینا یا ہونٹھ ہلا دینا تا لوگون کو اوس شخص کا معیوب ہونا دریافت ہو جاوے یا جب کسی کی تعریف درمیان مین آوے اوس وقت گردن ہلا دینا یا کسی طرح حرکت کر دینا **حکایت** ایک عورت خدمت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم مین آئی اور وہ پستہ قد تھی بعد اوسکے جانے کے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے بہ نیت اوسکی ذلت کے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا کہ یہ عورت بہت پستہ قد ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ای عائشہؓ تم نے اوس عورت کی غیبت کی یہ حکایت سیوطی نے درمنثور مین بیہقی سے نقل کی ہے **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یحل لمسلم ان یشیر الے اخیہ بنظرۃ توذیہ یعنی نہین حلال ہی مسلمان کو کسی مومن بھائی کی طرف آنکھ سے اشارہ کرے کہ اوسکو یہ اشارہ اذیت دے نقل کیا ہے اس کو امام غزالی نے باب حقوق المسلم علی المسلم مین **آیت** فرماتا ہی اللہ تعالی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ یعنی لعنت ہے لمزہ اور ہمزہ پر **دقیقہ** ہمزہ اور لمزہ کے معنی مین مفسرین نے اختلاف کیا ہی بیہقی نے ابن جریح سے روایت کی ہے کہ ہمزہ سے مراد وہ شخص ہے جو آنکھ سے اور ہاتھ سے لوگونکو تکلیف دی اور لمزہ وہ شخص ہی جو زبان سے لوگون کی شکایت کرے چنانچہ درمنثور مین سیوطی نے اسی روایت کو نقل کیا ہے اور جواہر التفسیر مین بھی لماز کے معنی سورۂ نون کی تفسیر مین مذکور ہین اور بغوی نے سفیان ثوری سے نقل کیا ہے کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو زبان سے لوگون پر طعن کرے لمزہ وہ ہے جو آنکھ سے اشارہ کرکے اذیت دے اور سلیمان جمل نے حاشیۂ جلالین مین نقل کیا ہے ابن کیسان سے کہ ہمزہ وہ شخص ہے جو اپنے ہمنشین کو زبان سے اذیت دے اور لمزہ وہ شخص ہی جو کسی پر بھون سے اشارہ کرے یا آنکھ اوسکی طرف پھراوے انشاء اللہ تعالی زائد تحقیق اس آیت کی فرع ثالث مین آویگی **حکایت** جو وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے عجائب معلوم ات

دیکھیے منجملہ اوسکے دیکھا چند لوگون کو کہ اونکے منہ مقراض آتشین سے کترے جاتے ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین مین نے پوچھا یا جبرئیل یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین زنا کے واسطے زینت کرتے تھے پھر دیکھا مین نے ایک جماعت سے رونے کی آوازین آرہی ہین اور ہوا بدبودار وہان سے نکل رہی ہی مین نے پوچھا یہ کون لوگ ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ عورتین ہین کہ دنیا مین زنا کے واسطے زینت کرتی تھین پھر میرا گذر ہوا ایک جماعت پر دیکھا کہ چند عورتین اور مرد لٹکے ہوے ہین جب مین نے اونکے حال سے پوچھا جبرئیل نے کہا ھٰؤلاء الھمازون اللمازون یعنی یہ وہ لوگ ہین جو دنیا مین لوگون کو آنکھ سے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور لوگون کو اسطرح پر تکلیف دیتے تھے نقل کیا ہے اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین پانچوین قسم غیبت کرنا بطور کتابت مثلاً کسی کے عیوب کو کسی کے پاس خط مین لکھ بھیجنا یا اخبار مین چھاپنا اور چھپوانا یا تصانیف مین اپنی بغرض تحقیر کے معاصرین کے عیوب کو ظاہر کرنا تنبیہ امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور صفوری نے نزہۃ المجالس مین اور فقیہ ابو اللیث نے تنبیہ الغافلین مین اور افندی نے سیرت احمدیہ مین غیبت کی تقسیمون مین نہایت اختصار اور اقتصار کیا ہے چند اقسام چھوڑ دیے اور جو اقسام ذکر کیے اونکو بھی تفصیل نہین لکھا راقم الحروف نے اس مبحث کو خوب تفصیل سے لکھا اور اس مقام مین صاف صاف بیان کیا تا لوگ فائدہ مند ہووین اور راہ ضلالت سے طریق ہدایت مین آوین کیونکہ بہت لوگ بسبب جہل کے اقسام غیبت مین مبتلا رہتے ہین اور صورت جائز کو غیر جائز سے امتیاز نہین کرتے ہین اور چونکہ بعض علما اس زمانے کے بھی غیبت کی بیماری سے بیمار ہین اون جاہلون کو نصیحت نہین کرتے ہین بلکہ خود بھی امتیاز نہین کرتے ہین اسی سبب سے جب کسی غیبت کرنے والے سے کوئی کہتا ہے کہ غیبت نہ کر کہتا ہے یہ کلام ہمکو کہنا درست ہے کیونکہ یہ غیبت نہین ہی حالانکہ اگر کوئی شخص باوجود علم کی غیبت کے درستی کا قائل ہووے وہ کافر ہے اور اگر بغیر علم کے کہدے وہ شخص قابل تعزیر اور

توبیخ ہے لیکن اس زمانہ مین خود توبیخ کرنے والے قابل توبیخ ہو رہے ہین اور اپنی عمر کو مفت کھو رہے ہین اب لازم ہے کہ اس مقام سے فراغت حاصل کرکے فرع ثالث کی طرف التفات ہو کیونکہ جسقدر تفصیل ہوئی ہے مرد ہشیار کو بھی کفایت کرتی ہے **س** نخواہم درین نوع گفتن بسے ؛ کہ حرفے بس ار کار بند د کسے ؛

تیسری فرع جو صورتین غیبت کی درست ہین بلکہ بعضون مین ثواب ہے اور جن صورتون مین اہل شرع کا حکم جواز کا ہے اونکا بیان ہے **تنبیہ** امام نووی شرح صحیح مسلم مین اور امام غزالی احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت مین اور صفوری نزہۃ المجالس مین اور فقیہ مطالب المومنین مین اور بلخی عین العلم مین غیبت کی چھ صورتین جائز لکھتے ہین اور ابن عابدین شامی رد المحتار حاشیۂ درمختار مین چار اضافہ کرکے دس صورتین تحریر کرتے ہین اور راقم الحروف تین صورتین زیادہ نکال کے تیرہ صورتین لکھتا ہے اور ہر صورت کے جواز کی وجہ بھی ترقیم کرتا ہے **پہلی صورت** اگر قاضی نے یا مفتی نے یا دیوان نے یا کسی امیر نے کسی پر ظلم کیا اوسکی شکایت کرنا حاکم بالا کے سامنے اپنے حق پانے کے واسطے درست ہے کیونکہ اگر غیبت ظالم کی حاکم بالا کے سامنے نکریگا حق اوسکا برباد ہوگا علاوہ یہ ہے کہ شاید بسبب بیان کرنے ظلم کسی حاکم کے حاکم بالا اوسکو معزول کردے تا ہر شخص اس ظلم سے بچے پس بسبب ان فوائد کے یہ صورت درست ہے **ارشاد** شعبہ کہتے ہین الشکایۃ والتحذیر لیسا من الغیبۃ یعنی شکایت کرنا ظالم کی اور غیبت کرنا کسی فاسق کی لوگون کے بچانے کی نیت سے درست ہے بلکہ عیب بیان کرنا ظالم کا یا کسی کا عیب بیان کرنا تا لوگ اوسکی صحبت سے پرہیز کرین غیبت نہین ہے نقل کیا ہے اسکو سیوطی نے درمنثور مین بیہقی سے یہ صورت اون چھ صورتون مین سے ہے جسپر غزالی اور صفوری اور بلخی اور صاحب مطالب المومنین کا اتفاق ہے **آیت** فرماتا ہے خداوند عالم لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ یعنی اللہ تعالے دوست نہین رکھتا ہے کسی کی بدی کے اظہار کرنے کو مگر جو شخص ظلم کیا جاوے اوسکا اظہار کرنا منافقہ

نہین رکھتا ہی دقیقہ اللہ تعالے کا مطلب لایحب سے یہ ہی کہ جو شخص کسی کی بدی کو آشکارا
کریگا اللہ تعالے اوسپر عذاب کریگا اور مراد جہر بالسوء سی یا دعاء بد ہی جیسا کہ امام رازی نے
تفسیر کبیر مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کیا ہے پس مطلب آیت کا یہ ہے کہ اللہ تعالے
دعای بدگو کسیکے حق مین دوست نہین رکھتا ہی مگر ہان جو شخص مظلوم ہو او سکو بددعا کرنا
ظالم کے حق مین درست ہی اور یا عیوب بیان کرتا ہی جیسا کہ بغوی نے مجاہد سے نقل کیا ہے اور
یا دونون مراد ہین جیسا کہ تفسیر جلالین مین پسند کیا ہی پس معنی آیت کے یہ ہوئی کہ جو شخص کسیکے
عیوب کو آشکارا کریگا یا کسیکے حق مین دعای بد کریگا اللہ تعالی اوسکو عذاب کریگا مگر جو شخص
مظلوم ہو او سکو بددعا کرنا واسطے ظالم کے اور غیبت کرنا اوسکی درست ہی مثلا کہنا کہ فلان
شخص نے ہمارے مال مین چوری کی ہمسے سینہ زوری کی یا ہمارا مال چھین لیا یا ہمارے
امانت مین خیانت کی اسیطرح ہر طرح کا ظلم بیان کرنا حاکم بالا کے سامنے اپنے حق کے
لینے کے واسطے درست ہی **حکایت** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین
ایک شخص نے بعض لوگون سے مہمانی طلب کی اون لوگون نے کچھ اوسکی مہمانی نہ کی پس اوس شخص نے
اون لوگون کی شکایت شروع کی اور آشکارا اون لوگونکی بدی بیان کی پس صحابہ اوسپر
خفا ہوئے اور اوس شکایت سے ناراض ہوے فی الفور یہ آیت نازل ہوئی اور خدا نے مظلوم
کو غیبت کرنیکی اجازت دی روایت کیا ہی اسکو عبدالرزاق نے مجاہد سے اور نقل کیا ہی اسکو قاضی ثناءاللہ
پانی پتی نے تفسیر مظہری مین **حکایت** ایک شخص قبیلہ کندہ کا اور ایک شخص شہر حضرموت کا
دونون مین باہم گفتگو ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کے سامنے
حضرمی نے کندی کے باپ کی شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس شخص کے
باپ نے فلان زمین میری چھین لی ہی آپ مجھکو دلا دیجیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے حسب شرع اس مقدمہ کا فیصلہ کر دیا روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے کتاب الدعاوی مین
دوسری صورت اگر کوئی شخص کسی عیب مین یا گناہ مین مبتلا ہی اوسکی خبر ایسے شخص کے پاس پہنچانا کہ
وہ اس عیب سے اوسکو روکیگا اور اوسکو نصیحت کریگا درست ہی کیونکہ بسبب اس غیبت کے ایک فائدہ
ہوتا ہی وہ یہ کہ وہ شخص اوس کام سے بچتا ہے مثلاً اگر کسی شخص مین کچھ عیب ہی اوسکی باپکو

اوس سے خبردار کرنا یا کسی امام کو اوس سے آگاہ کردینا یا اگر قاضی وغیرہ رشوت لیتا ہی اسکی خبر
سلطان کو دینا درست ہی تا باپ یا امام وغیرہ اوس شخص کو فعل بد سے باز رکھے اور سلطان قاضی کو
تنبیہ کرے یا معزول کرے تا جمیع خلائق کو نفع ہووے یہ صورت مطالب المومنین اور عین العلم اور سیرت
احمدیہ اور رد المختار اور تنویر الابصار اور احیاء العلوم اور نزہۃ المجالس و منتخب النفائس اور شرح صحیح مسلم
امام نووی مین ہی **حکایت** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت سعدؓ عامل کوفے پر مقرر
تھے لوگون نے انکی شکایت حضرت عمرؓ کے سامنے بہت امور مین کی منجملہ اوسکے ایک یہ شکایت
کی کہ سعد نماز خوب نہین پڑھتے ہین اور قرارت حالت نماز مین خوب نہین کرتے ہین
حضرت عمرؓ نے بمجرد اس شکایت سننے کے سعدؓ کو معزول کیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو
منصوب کیا اور اُن لوگون کو کچھ منع نہین کیا پھر سعدؓ کو بلوایا اور حضرت عمرؓ نے اون سے
شکایتونکا حال پوچھا اور کہا ای سعدؓ یہ لوگ کہتے ہین کہ تم نماز خوب نہین پڑھتے ہو سعد نے
کہا یا عمرؓ مین جب چار رکعت ظہر کی یا عشا یا عصر کی پڑھتا ہون پہلی دو رکعت کو طویل
کرتا ہون اور اخیرین مین قرارت کم کرتا ہون اور جسطرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نماز پڑھتے تھے مین بھی اوسی طرح پڑھتا ہون پس عمرؓ نے فرمایا سعدؓ ہمکو تسے ایسی ہی امید ہی کہ مثل نماز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پڑھوگے روایت کیا ہے اسکو بخاری نے باب قراۃ الامام
والماموم مین اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شکایت کرنا لوگونکی عیب چھڑانے کے واسطے درست
ہی کیونکہ اگر درست نہوتی اہل کوفہ غیبت سعدؓ کی کیون کرتے اور اگر انھون نے شکایت کی تھی حضرت
عمرؓ اوس غیبت کو کیون سنتے کیونکہ غیبت سننا مثل گناہ غیبت کرنے کے ہی حدیث المستمع
شریك المغتابین یعنی غیبت سننے والا گناہ مین شریک ہی غیبت کرنیوالونکا نقل کیا ہی
اسکو خزانۃ الروایات مین **حکایت** ابو اللحم نے اپنے غلام عمیر سے حکم کیا کہ گوشت بھونو
جب وہ چلے گئے ایک مسکین آیا اور عمیر نے وہ گوشت بلا اجازت مولی کے اوس فقیر کو دیدیا
جب ابو اللحم کو یہ خبر پہونچی اپنے غلام کو مارا اوس غلام نے یہ حال خدمت جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین عرض کیا اور اپنے مولی کی شکایت کی اس نیت سے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مولی کو نصیحت فرماوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے

اوس شخص کو بلوایا اور اوسسے فرمایا تھے عمیر کو کیون مارا ابو اللحم نے کہا اس سبب سے کہ اسنے بغیر مرضی میرے گوشت فقیر کو دیدیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ای ابو اللحم یہ غلام جو صدقہ کریگا آدھا ثواب اوسکا تمکو بھی ہوگا پس اسکے مارنے مین بیباکی نہ کیا کرو اور صدقہ کی باب مین غلام کو نہ مارا کرو روایت کیا ہی اسکو مسلم نے کتاب الصدقہ مین **حکایت** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی ایک زوجہ تھین اور وہ انکو نہایت مرغوب تھین لیکن حضرت عمرؓ اونسے خفا رہتے تھے اور ہمیشہ اپنے فرزند سے کہا کرتے تھے کہ اس زوجہ کو طلاق دیدو اور اسکو چھوڑ دو ہرچند حضرت عمرؓ کہتے تھے لیکن ابن عمرؓ اپنے والد کا کہنا نہین مانتے تھے ایک روز حضرت عمرؓ نے شکایت عبد اللہؓ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین کی اور اپنے فرزند کی غیبت کی کہ وہ میرا کہنا نہین مانتا ہے اور خلاف مرضی میری کرتا ہے اس نیت سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ابن عمرؓ کو نصیحت فرماوین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی حضرت ابن عمرؓ کو بلوایا اور اون پر حکم فرمایا کہ اپنے باپکی تابعداری کرو اور اوس زوجہ کو طلاق دیدو روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے باب بر الوالدین مین **ہدایت** اس حدیث سے کسطرح کی تاکید باپ کی اطاعت کی کھل گئی اسیواسطے جابجا قرآن مین والدین کی اطاعت کی تاکید اکید وارد ہوئی ہی اور جو شخص والدین کی مخالفت کرے اوسکے باب مین بہت تشدید وارد ہوئی ہی پس لازم ہی ہر انسان کو کہ والدین کی خدمت مین قصور نہ کرے اور اونکی تبعیت مین فتور نہ کرے **حکایت** حسن بصری کے عہد مین ایک شخص تھا کہ ہمیشہ گناہون مین مبتلا رہتا تھا اور ماں اوسکی نہایت منع کرتی تھی لیکن وہ شخص ماں کا کہنا نہین مانتا تھا اور ماں اوسکی حسن کی خدمت مین آتی تھی اور اپنے فرزند کی شکایت کرتی تھی تا حسن بصری اوس فرزند کو کچھ نصیحت کرین اور راہ راست کی طرف ہدایت کرین حسن بھی شکایتون کو سُن سنکے چپ رہتے تھے یہانتک کہ جب اوس شخص کی موت آئی وحشت اوسکے دل مین سمائی اپنی ماں سے کہا کہ حسن کو یہان بلا تا وہ مجھکو توبہ سکھاوین اور خدا سے میری مغفرت کراوین اوس شخص کی ماں حسن کی خدمت مین آئی اور غرض اپنے فرزند کی بیان کی حسن چونکہ اوس شخص سے بہت خفا تھے اوسکے پاس نہ گئے جب وہ شخص حسن کے آنے سے مایوس ہوا اپنی ماں سے کہنے لگا جب

میری روح قفس سے نکل جاوے تم میرے گلے مین ایک رسی ڈالنا اور کھینچ کے مجھکو پھرانا اور
میری قبر گھر مین کرنا کیونکہ مین نہایت بد ہون زندگی مین لوگونکو تکلیف دیا کیا اگر مقبرے
مین مین دفن ہونگا اہل مقابر میرے سبب سے اذیت پاوینگے میری نزدیکی سے گھبراوینگے
آخر روح نے پرواز کی مان نے وصیت بجا لانے کا قصد کیا کہ غیب سے آواز آئی ای عورت
یہ شخص ولی اللہ تھا حق اوسکے افعال سے آگاہ تھا ایسی سختی اسکے ساتھ نکر جب اوسکی مان نے یہ آواز سنی
رسی کو گلے سے نکال کے گھر مین حسب وصیت کے اسکو دفن کر دیا جب تجہیز و تکفین سے فراغت
ہوئی حسن بصری فی الفور آئے اور کہنے لگے ای عورت مین نے ابھی جناب باری کو خواب مین دیکھا
خدا نے مجھ سے فرمایا ای حسن تو نے اوس شخص کو میری رحمت سے ناامید کیا اور اوسکے پاس
تو نہ گیا اور مین نے اوس شخص کو بخشدیا اور جنت مین اوسکو لیگیا یہ حکایت صفوری نے نزہۃ المجالس
کے باب التوبہ مین لکھی ہے ہدایت اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب دریائے رحمت اللہ تعالے
کا جوش کرتا ہی ہر گناہ محو ہوتا ہی اگرچہ وہ شخص نہایت مجرم تھا پر اللہ تعالے نے اوسکو بخشدیا
اور سبب اوسکا یہ تھا کہ اوس شخص کو وقت موت کے خوف ہوا بدن اوسکا دہشت سے لرزاں پا
خدای تعالی بھی اوسکے گناہون سے درگذرا اسیواسطے چاہیے انسان کو کہ فقط اللہ تعالے کی
رحمت پر اعتماد نہ کرے اوسکی مغفرت پر تکیہ نکرے بلکہ اوسکی قہاریت کو بھی دیکھے اور
دل مین نہایت خوف کرے **حکایت** ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اونھون نے جواب ندیا پس حضرت عمرؓ نے یہ خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالے عنہ کو کی اور شکایت عثمانؓ کی بسبب اونکے جواب نہ دینے کے ابوبکرؓ سے کی تا ابوبکرؓ عثمانؓ
کو نصیحت کردین جواب سلام کی طرف اونکو ہدایت کردین جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ
شکایت سنی حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی یہ حکایت ملا علی قاری نے عین العلم کی شرح مین نقل کی ہی
ہدایت اس سے معلوم ہوا کہ جواب دینا سلام کا ضرور ہی ورنہ حضرت عمرؓ شکایت
حضرت عثمانؓ کی نکرتے اور اونکے جواب نہ دینے کو برا نہ جانتے اسیواسطے مسئلہ یہ ہے
کہ سلام کرنا سنت موکدہ ہی لیکن جواب دینا سلام کا فرض کفایہ ہے یہانتک کہ اگر محفل مین
ایک شخص نے جواب دیدیا سب کا ذمہ پاک ہوگیا **نصیحت** اس زمانے مین سلام کرنا بالکل

متروک ہوگیا ہی طریقہ ہاتھ اوٹھانیکا جاری ہوگیا ہی خصوصًا امیرون مین اور عورتون مین کہ
یہ امر سلام کا نہایت معیوب ہوگیا ہے اگر امیر کو کوئی شخص سلام کرے وہ امیر نہایت خفا ہوتا ہے
بلکہ سلام کرنے والے کی سزا کا قصد رکھتا ہے اگر کوئی عورت کسی کو سلام علیکم کہے عورتین
اوسپر ہنستی ہین بسبب سلام علیک کہنے کے اوس سے خفا ہوتی ہین اور نہین سمجھتی ہین کہ امر دینی
پر استہزا کرنا اور اوسکو ناچیز سمجھنا کفر ہے **حکایت** ملک شام سے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے عامل نے لکھ بھیجا کہ ابو جندل یہان ایک شخص دائم الخمر ہے اس نیت سے کہ
حضرت عمرؓ اوسکو نصیحت کردین جب عمرؓ نے یہ شکایت سنی ابوجندل کو خط مین نہایت
تہدید کی اور یہ آیت لکھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ جب ابوجندل نے
یہ آیت پڑھی اپنے فعل پر نادم ہوا اور خمر کے استعمال سے توبہ کیا یہ حکایت غزالی نے احیاء
العلوم کے باب الاعذار المرخصۃ للغیبۃ مین لکھی ہے **حکایت** جسوقت خبر مقتول ہونے
حضرت زیدؓ بن حارثہ اور جعفرؓ اور عبد اللہؓ ابن رواحۃ کی حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو پہونچی آپ کو نہایت غم ہوا اور اصحاب اجلہ کی شہادت سے نہایت الم
ہوا آپ مسجد مین غمگین بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکے حضرت جعفرؓ کی عورتونکا عیب بیان
کیا اور یہ مضمون عیان کیا کہ وہ سب واویلا کر رہی ہین اس نیت سے کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منع فرماوین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی اوسی شخص سے آپنے فرمایا جعفرؓ کی عورتونکو نوحے
سے روکو پھر وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ میرا کہنا عورتین نہین مانتی ہین پھر آپنے حکم
فرمایا کہ اونکو پھر منع کرو تیسری مرتبہ وہ شخص آیا اور وہی مضمون ادا کیا پس حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ عورتین کہنے سے نہین رکتی ہین اونکے موہنون
مین مٹی ڈال دو روایت کیا ہے اسکو بخاری نے کتاب الجنائز مین **ہدایت** اس سے
معلوم ہوا کہ میت پر نوحہ کرنا بہت منع ہے کیونکہ جسوقت انسان مرگیا ہلاکت مین پڑ گیا
نہایت ندامت اوسکو حاصل ہوئی عمر کے ضایع کرنے پر اوسکو حسرت ہوئی پس اوسوقت ایسی کلام کرنا

چاہئیے کہ اوس میت کو نفع ہووے اور رونے سے اوسوقت کچھ فائدہ نہین کیونکہ مردہ زندہ ہوتا نہین بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہی کہ لوگونکے رونے سے مردیکو عذاب ہوتا ہے اور نوحہ کرنے مین بے صبری ظاہر ہوتی ہے انسان کی بےعقلی سمجھی جاتی ہے۔ اسی واسطے جب کوئی شخص مرجاتا ہے اور لوگ رونا شروع کرتے ہین حضرت عزرائیل گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکے کہتے ہین ای لوگو تم کیون روتے ہو مینے اسپر کسی طرح کا ظلم نہین کیا بلکہ جب اوسکا وقت معین آیا مینے اوسکی روح کو قبض کیا نصیحت اہل زمانہ رونے مین باک نہین کرتے ہین بعد مرنے کسی شخص کے خوب چیختے ہین خصوصًا عورتین کہ بیان اونکا بیان سے باہر ہے اور تعجب ہے مردون سے کہ عورتون کے نوحے کو منع نہین کرتے ہین بلکہ خود بھی شریک نوحہ ہوتے ہین مثل عورتون کے بیتاب ہوتے ہین مانند بیوقوفون کے ماہی بے آب ہوتے ہین میت کے پلنگ کے پاس بیٹھ کے ایسا روتے ہین کہ گویا عورتونکے کان کاٹتے ہین اور اگر کوئی اونسے کہتا ہے کہ اسقدر نوحہ کیسا ہے خفا ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ تم پر کوئی مصیبت نہین پڑی ہے مشہور ہے قدر مصیبت آن کس داند کہ بمصیبتے گرفتار آید اور نہین سمجھتے ہین کہ رونا آواز سے آیا شرع مین درست ہی یا نہین لازم ہی لوگونکو کہ جب کوئی شخص مرے آنکھ سے رویا کرین نوحہ نکیا کرین بلکہ عورتون کو نوحے سے منع کیا کرین میت کو اوسوقت کچھ ثواب بخشا کرین اپنی اوقات کو مفت ضائع نہ کیا کرین **حکایت** حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب حضرت ابوبکر رضؓ سے ملاقات کرتے پہلے خود السلام علیکم کہتے ایک روز حضرت علی رضؓ نے خلاف دستور کیا یعنی پہلے سلام نہین کیا بلکہ جب حضرت ابوبکر رضؓ نے سلام کیا اونھون نے جواب دیا یہ کیفیت کسی نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ ہمیشہ علی رضؓ ابوبکر رضؓ پر سلام کرتے تھے آج جب ابوبکر رضؓ سے ملاقات ہوئی علی رضؓ نے سلام نہ کیا بلکہ جب ابوبکر رضؓ نے سلام کیا اونھونے جواب دیا یہ شکایت سنکے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو بلایا اور سبب نہ سلام کرنے کا پوچھا حضرت علی رضؓ نے بیان کیا کہ ہمیشہ مین سلام ابوبکر رضؓ پر کرتا تھا رات کو خواب مین ایک باغ مین نے دیکھا لوگ دسے مین نے

پوچھا یہ باغ کسکے واسطے ہے کسی نے کہا یہ باغ اوسکو ملیگا جو مسلمان پر پہلے سلام کریگا پس
اسواسطے مین نے آج سلام حضرت ابو بکرؓ پر نکیا تا خود وہ سلام کرین اور اوس باغ کے
مستحق ہووین یہ حکایت صفوری نے نزہۃ المجالس منتخب النفائس کے باب السلام مین شرح صحیح بخاری
ابن ابی جمرہ سے نقل کی ہے **حکایت** حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ معمول تھا کہ
جب نماز پڑھتے تھے بڑی سورت تلاوت کرتے تھے ایک روز ایک شخص نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین شکایت معاذؓ کی کی اور بیان کیا کہ
یا رسول اللہ حضرت معاذؓ نے ایک روز نماز مین سورۂ بقرہ پڑھی مقتدیون کو اوس سے
نہایت تکلیف ہوئی کیونکہ ہم لوگ کاروباری ہین اپنے ہاتھ سے کسب معیشت کرتے ہین
جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ شکایت سنی حضرت معاذؓ کو نصیحت کی اور
فرمایا ای معاذؓ تم فتان ہو لوگون کو فتنے مین ڈالتے ہو جب نماز پڑھا کرو سورۂ واللیل
اور سبح اسم ربک الاعلی پر کفایت کیا کرو بہت طویل قرارت نہ کیا کرو روایت کیا ہے
اسکو ابو داؤد نے ابواب الامامۃ مین **ہدایت** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو نماز
مین قرارت طویل کرنا نچاہیے کیونکہ بعض مقتدی بیمار ہوتے ہین بعض ضعیف ہوتے ہین
قرارت کی تطویل سے اونکو تکلیف ہوتی ہے اور نماز مین کراہت ہو جاتی ہے لیکن جسقدر
قرارت مسنون ہے اوس سے کمی حتی الوسع نچاہیے ہان اگر ضرورت ہو چنانچہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہی **نصیحت** اس زمانے کے لوگون کی یہ
عادت ہی کہ جب اکیلے نماز پڑھتے ہین چندان اہتمام رکوع اور سجود اور قرآن کا نہین کرتے
ہین صبح اور ظہر کی نماز مین والسماء ذات البروج والسماء والطارق وغیرہ پر اکتفا کرتے
ہین حالانکہ سورۂ حجرات سے والسماء ذات البروج تک صبح اور ظہر کی نماز مین مسنون ہے
اور جب امام ہوتے ہین قرارت کو بہت طول دیتے ہین یہان تک کہ مسنون سے بھی
تجاوز کر جاتے ہین اور مقتدیون کو تکلیف دیتے ہین اگر مقتدی دھوپ مین کھڑے ہون
اونکی طرف التفات نہین کرتے ہین قرارت طویل سے سروکار رکھتی ہین لازم ہے ان
لوگون کو کہ اپنے افعال سے باز آوین اور نماز مین قرارت مسنون کیا کرین یعنی صبح اور

ظہر کی نماز مین سورۂ حجرات سے والسماء ذات البروج تک اور عصر اور عشا کی نماز مین والسماء
سے اذا زلزلت تک اور مغرب کی نماز مین اذا زلزلت سے آخر تک جیسا کہ مسنون ہے
پڑھا کرین لیکن اگر مقتدیون کو اس سے بھی تکلیف ہو اکرے چھوٹی سورتین پڑھ لیا کرین
حکایت اہل شام نے استعمال شراب کا شروع کیا بلکہ خمر کی حلت کا فتویٰ دیا اس دلیل سے
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا
یعنی جو لوگ ایمان لائے ہین اور اعمال نیک کرتے ہین اونپر کچھ گناہ نہین ہے کھاتے ہین
جس چیز کو چاہین استعمال مین لاتے مین اور اون دنون یزید بن ابی سفیان شام مین عامل تھے
اور وہان حاکم تھے پس یزید نے اون لوگونکی شکایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
لکھ بھیجی حضرت عمرؓ نے اون لوگون کو بلوایا اور اپنے اصحاب سے اونکی شان مین مشورہ
کیا اصحاب نے کہا یا عمرؓ ان لوگونپر توبہ کو پیش کیجیے اگر یہ لوگ توبہ کرین اسی کوڑے مارے
اور حد شراب پینے کی جاری کیجیے اور اگر توبہ نکرین انکو قتل کیجیے چنانچہ حضرت عمرؓ نے
اون لوگون پر توبہ کو پیش کیا اور اون لوگون نے اپنے اعتقاد سے توبہ کی نقل کیا ہے
اس حکایت کو ابو اللیث سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے باب الخمر مین **حکایت**
حضرت عمرؓ کا ایک دوست تھا شام مین وہ مقیم تھا ایک شخص شام سے آئے حضرت
عمرؓ نے اونسے اپنے دوست کا حال پوچھا انھون نے بیان کیا تمھارا دوست کبائر مین
مبتلا ہے یہانتک کہ شراب مین مست رہتا ہے حضرت عمرؓ جب اپنے دوست کے حال سے
مطلع ہوئے اوسکو ایک خط لکھا اور اوسمین نہایت ڈرایا اور یہ آیت بھی اوسمین درج
کی حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ الخ جب اوس شخص نے عمرؓ کے خط کو پڑھا بہت رویا اور گناہون
سے توبہ کی یہ حکایت احیاء العلوم مین حقوق صحبت کے پانچوین حق کے بیان مین ہے
دقیقہ کسی کا عیب بیان کرنا اور کسی کی غیبت کرنا اوس شخص کے سامنے جو منع کر نہین سکتا اور
اوس شخص کو اوس عیب سے روک نہین سکتا درست نہین ہے کیونکہ اس غیبت مین
کچھ فائدہ نہین ہے **حکایت** ایک شخص کو حجاج نے ابن سیرین کے روبرو برا کہا
ابن سیرین اوس شخص پر خفا ہوئے اور اوسکی غیبت سے ناراض ہوئے کیونکہ ابن سیرین

اس بات پر قادر نہ تھے کہ حجاج کو نصیحت کرتے پس غیبت کرنا اوس شخص کا حجاج کی بلا فائدہ
ہوئی یہ حکایت انشاء اللہ تعالی تیسری فرع مین مذکور ہوگی **تیسری صورت** راقم الحروف
کہتا ہے اگر کوئی شخص کسی عیب مین مبتلا ہے اوسکا عیب بیان کرنا اور اوسکی غیبت کرنا کسی
شخص کے سامنے اس نیت سے کہ جب وہ شخص سنیگا کہ فلانا شخص میرے عیب پر مطلع ہو گیا ہے
خود بخود شرما کے اوس عیب کو چھوڑ دیگا درست ہے چنانچہ بعض حکایات سے بھی یہ مضمون
نکلتا ہے **حکایت** ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم سے
اپنے ہمسایہ کی شکایت کی حضرت نے حکم صبر کا فرمایا پھر اوس شخص نے شکایت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہی مضمون ارشاد فرمایا جب تیسری مرتبہ اوس شخص نے اپنے ہمسائے
کی غیبت کی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے فرمایا تو اپنا اسباب خانگی راہ مین
ڈالدے جب اس حال کو تیرا ہمسایہ دیکھیگا خود بخود شرما کے تکلیف دینے سے رکیگا اوس
شخص نے اسباب اپنا راہ مین ڈالدیا راہ مین جو شخص چلتا تھا پوچھتا تھا اسباب تمنے یہان
کیون پھینکا یہ شخص کہتا تھا مجھکو میرے ہمسائے نے تکلیف دی اس سبب سے مین اپنا اسباب
گھر سے نکالدیا جب اوسکے ہمسائے کو یہ خبر پہونچی حیا اوسکو آئی خود اوس شخص کے پاس آیا اور
اپنا قصور معاف کرایا اور اوسکے اسباب کو اپنے گھر مین لے گیا تکلیف نہ دینے کا وعدہ کیا نقل
کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب حقوق الجوار مین **چوتھی صورت** اگر کسی عالم یا مفتی کے
سامنے مسئلہ پوچھنے کے واسطے اور مسئلہ کی صورت بنانے کے واسطے کسی شخص کا عیب بیان کیا
مضائقہ نہین ہے مثلاً کسی عالم سے کہے کہ فلان شخص مجھکو خرچ نہین دیتا ہے یا میرا باپ مرگیا
ہے اور فلان شخص وصی ہے تمام مال و اسباب اپنے تصرف مین لاتا ہے۔ مجھکو ایک حبہ نہین دیتا ہے
یا فلان مکان بکا ہے اور مین اوسکا شفیع ہون باوجود میری طلب کے فلان شخص مجھکو مکان
نہین دیتا ہے پس ایسی صورتون مین کیا فتوی ہے یہ صورت احیاء العلوم اور نزہۃ المجالس
منتخب النفائس اور عین العلم اور سیرت احمدیہ اور مطالب المومنین اور شرح صحیح مسلم امام
نووی اور رد المحتار حاشیہ درمختار مین ہے **حکایت** حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ
کی بی بی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین ابوسفیان رضی کی غیبت کی

اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیانؓ مرد بخیل ہی خرچ دینے مین تنگی کرتا ہی پس آپ اسبابمین کیا فرماتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اگر تمکو ابو سفیانؓ خرچ نہین دیتے ہین تم بغیر اونکی اطلاع کے اونکے مال سے بقدر حاجت خرچ لے لیا کرو روایت کیا ہے اسکو بخاری نے کتاب النفقات مین **حکایت** ایک عورت آئی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے عرض کرنے لگی یا رسول اللہ مجھکو میرے خاوند نے ایک طمانچہ مارا ہے پس اس صورت مین کیا مسئلہ ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا تو بھی اپنے خاوند کو ایک طمانچہ مارے اور بدلہ اوس سے لے فی الفور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ آخر یعنی مرد عورتون سے فضیلت رکھتے ہین خاوند عورتون پر حکومت رکھتے ہین کیونکہ اللہ تعالے نے مردون کو نہایت فضیلت عطا کی ہی اور خاوند نے اپنی جائداد بھی نکاح مین خرچ کی ہے پس عورت کو مرد سے بدلا لینا نچاہیے روایت کیا ہے اسکو ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے اسکو سیوطی نے درمنثور مین **حکایت** کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہملوگ حج کی نیت سے اپنے گھرون سے نکلے جب ذات الصفاح مین پہونچے ہمارے ایک رفیق نے انتقال کیا بعد تجہیز وتکفین کے جب ہم لوگون نے ارادہ کیا کہ اسکو دفن کرین قبر مین دیکھا کہ ایک سانپ عظیم الشان بیٹھا ہوا ہے ہم لوگون نے اوس قبر کو چھوڑکے دوسرے مقام پر قبر کھودی اوس قبر مین بھی وہی سانپ نمودار ہوا پھر ہم لوگون نے تیسری قبر کھودی اوسمین بھی وہی سامان عذاب کا ہوا یا حضرت پس اب کیا کرین اور اوس شخص کو کہان دفن کرین حضرت ابن عباسؓ نے خیال کیا کہ یہ سانپ غضب الٰہی ہی بسبب اوسکے گناہون کے اللہ تعالے نے اوسپر مسلط کیا ہے اور فرمایا اون لوگونسے یہ سانپ جناب باری کی طرف سے ہے اگر تم تمام زمین کھودوگے ہر جگہ اس سانپ کو پاؤگے لازم ہے کہ کسی قبر مین اسکو دفن کردو اور اوسکے واسطے دعاے خیر کرو یہ حکایت تنبیہ الغافلین کے باب عذاب القبر مین ہی **دقیقہ** اگرچہ معین کا نام لینا استفتے کی صورت مین درست ہے لیکن بہتر یہ ہی کہ نام کسیکا نہ لیوے اور کسی شخص کو معین نہ کرے بلکہ سوال نام فرضی سے کرے **حکایت** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

اپنی بی بی پر شبہہ زنا کا ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین
فتوی پوچھنے کا ارادہ ہوا لیکن اپنی بی بی کی غیبت نہ کی بلکہ عرض کیا یا حضرت اگر کوئی
اپنی بی بی کو کسی کے ساتھ زنا کرتے ہوے دیکھے اس صورت مین کیا کرے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ قصہ عویمر کی بی بی کا ہی پس آپنے فرمایا عویمر اللہ تعالی نے
لعان کا حکم کیا قرآن مین یہ مضمون سورہ نور مین نازل کیا تم اپنی بی بی کو حاضر کرو اور لعان کرلو
حضرت عویمر اور اونکی بی بی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور بحکم رسول اللہ دونون مین لعان ہوا جیسا کہ تفصیل لعان کی کتب فقہ مین مذکور ہی روایت
کیا ہی اس قصے کو مالک نے مؤطا کی کتاب اللعان مین **پانچوین صورت** راقم الحروف
کہتا ہے لوگون کے اوصاف قبیحہ کو بیان کرنا اور اونکے اعمال شنیعہ کو عیان کرنا کسی عالم
یا زاہد یا نبی یا امام کے سامنے درست ہے اس غرض سے کہ یہ عالم یا نبی اوس شخص کی
شان مین کچھ ارشاد فرماوین جسطرح صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم لوگون کے بدصفات کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور مین بیان کرتے تھے اور کبھی برائیان بھی عیان کرتے تھے
لیکن اون کو غرض اس بیان سے مسلمان کی ذلت نہین ہوتی تھی کسی بھائی کی منقصت
منظور نہین ہوتی تھی بلکہ صحابہ کا اس بیان سے مطلب یہ تھا کہ شائد حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس مضمون کو سنکے اوس شخص کا حال بیان کرین ہم لوگون کو بھی
خبردار کرین **حکایت** ایک روز صحابہ نے ایک عورت کا ذکر کیا کہ وہ عورت بہت بخیل ہے
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اگر اوسمین صفت بخل کی ہی وہ جہنمی ہی ؏
بخیل ار بود زاہد بحر و بر ؛ بہشتی نباشد بحکم خبر ؛ اس حکایت کو امام غزالی نے کتاب الغیبۃ
مین نقل کیا ہے **حکایت** ایک جنازہ گذرا صحابہ نے اوسکی تعریف کی پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وجبت پھر دوسرا جنازہ گذرا صحابہ نے اوسکی بدی
کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وجبت پس حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے دونون مرتبہ کلمہ وجبت کا ارشاد فرمایا
لیکن اوسکا مطلب نہ فرمایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم لوگونے لوگونکی

کی تعریف کی اوسپر جنت واجب ہوگئی اور دوسری میت کی مذمت کی عیان کی وسپر دوزخ
واجب ہوگئی کیونکہ تم لوگ اللہ تعالی کی طرف سے گواہ ہو جسکی تعریف کروگے معلوم ہوگا کہ
وہ جنتی ہی اور جسکی بدی کروگے ظاہر ہوگا کہ وہ جہنمی ہی اسکو روایت کیا ہے ابن ماجہ
قزوینی نے ابواب الجنائز مین دقیقہ اس مقام مین ایک شک ہوتا ہی وہ یہ کہ غیبت
مردے کی حرام ہی چنانچہ اسکی تفصیل سابقا گذر چکی کیونکہ بعد مرون کسیکو معلوم نہین ہی کہ مرحوم ہی یا ملعون
ہی چنانچہ شمہ اسکا تقدیم ہوچکا اور تفصیل اسکی آتی ہی پس صحابہ نے مردونکی غیبت کیسی کی اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ غیبت سنکے خاموشی کیون کی اس
شک کے جواب مین لوگ غلطان پیچان ہوگئے ہین اور فکر کرتے کرتے بیجان ہوگئے ہین
جامع صغیر فی حدیث البشیر النذیر کی شرح مین علامہ عزیزی لکھتے ہین کہ صحیح جواب
یہ ہے کہ جسکی برائی صحابہ نے بیان کی حالت زندگی مین وہ فاسق ہی ہوگا اسواسطے
صحابہ نے بعد مرگ اوسکی غیبت کی کیونکہ غیبت فاسق کی درست ہی راقم الحروف کہتا ہی اس
جواب کی صحت مین کلام ہی دو وجہ سے ایک یہ کہ اوس میت کا جسکی برائی صحابہ نے بیان
کی تھی فاسق ہونا تصریحا ثابت نہین ہے پس اس جواب مین مرتبہ یقین حاصل نہین ہے دوسرے
یہ کہ کل اموات کی غیبت حرام ہے خواہ زندگی کی حالت مین فاسق ہون یا زاہد ہان فاسقون
کی غیبت کرنا اور اونکے عیوب بیان کرنا اور اونکے انواع عذاب کو عیان کرنا بعد مرنے کے
لوگون کے ڈرانے کے واسطے درست ہے چنانچہ اسکی تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالے
اور صحابہ کو اوس میت کی برائی بیان کرنے سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کے حضور مین کسی کو ڈرانا منظور نہ تھا پس غیبت اوسکی کیونکر درست ہوئی راقم الحروف کہتا ہی
صحیح جواب یہ ہے کہ یہ غیبت صحابہ کی بہ نیت ذلت اوس میت کے نہ تھی بلکہ غرض صحابہ
کی اس غیبت سے یہ تھی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس باب مین کچھ ارشاد
فرماوین اسواسطے یہ غیبت درست ہوئی واللہ اعلم بالصواب فعندہ ام الکتاب حکایت
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلان عورت بہت نماز پڑھتی ہی روزہ بہت رکھتی ہی مگر اپنے ہمسایون
کو تکلیف بہت دیتی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہ عورت

دوزخی ہے پھر اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت ہر طرحکی عبادت کرتی ہی اور
ہمسایونکو تکلیف بھی نہین دیتی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہ عورت جنتی ہی
روایت کیا ہی اسکو احمد بن حنبل نے اور نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح کے باب الشفقۃ علی
الخلق مین خطیب تبریزی نے دقیقہ بعضون کا مذہب ہی کہ غیبت کرنا کسی شخص کی امور دینیہ
مین اور کسی کے عیوب بیان کرنا باب دین مین مضایقہ نہین رکھتا ہی کیونکہ صحابہ نے بھی غیبت لوگونکی
اعمال مین کی ہی لوگون کی صفت بد ظاہر کی ہے چنانچہ احادیث مذکور ہوئے ہین لیکن صحیح یہ ہی
کہ غیبت کرنا امور دینیہ مین اگر کسی فائدے سے ہے درست ہے جیسا کہ صحابہ نے غیبت
کی ہے ورنہ درست نہین ہے واللہ اعلم چھٹی صورت جو شخص فاسق معلن ہو یعنی آشکارا
گناہ کرتا ہو مثلاً نماز نہ پڑھتا ہو یا لوگونپر ظلم کرتا ہو یا زنا کرتا ہو یا عادت روزہ چھوڑنے کی
رکھتا ہو اوسکی غیبت بہ نیت اوسکی ذلت کے درست ہے اسیواسطے زہاد اور علما سلاطین جو ظالم
ہوئے تھے اونکی غیبت کیا کرتے تھے چنانچہ حکایتون سے معلوم ہوگا یہ صورت نزہۃ المجالس
منتخب النفائس اور رد المحتار اور شرح صحیح مسلم نووی اور سیرت احمدیہ اور تنبیہ الغافلین
مین ہے ارشاد سفیان بن عیینہ فرماتے ہین ثلثۃ لیست لہم غیبۃ الامام الجائر
والفاسق المعلن بفسقہ والمبتدع الذی یدعوا الناس الی بدعتہ یعنی تین
شخصونکی غیبت درست ہی ایک وہ شخص جو امام ظالم ہو دوسرا وہ شخص جو گناہون مین آشکارا
مبتلا رہتا ہو تیسرا وہ شخص جو بدعت مین مبتلا ہو اور لوگون کو بدعت سکھاتا ہو نقل کیا ہی
اسکو سیوطی نے درمنثور مین بیہقی سے ارشاد حسن بصری فرماتے ہین ثلاثۃ لا غیبۃ
لہم صاحب الہوی والفاسق المعلن بفسقہ والامام الجائر یعنی تین شخصون کی غیبت
جائز ہے ایک جو شخص اپنے نفس کا تبع ہو اور مبتدع ہو دوسرا فاسق معلن تیسرا سلطان ظالم
نقل کیا ہی اسکو غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاعذار المرخصۃ للغیبۃ مین ارشاد فقیہ
ابو اللیث فرماتے ہین الغیبۃ علی اربعۃ اوجہ فی وجہ ہی کفر وھو ان یغتاب المسلم
فیقیل لہ لا تغتب فیقول لیس ھذہ الغیبۃ وانا صادق فی ذلک فقد استحل ما حرم اللہ
ومن استحل ما حرم اللہ فقد کفر واما الوجہ الذی ھو نفاق فھو ان یغتاب

انسانا فلا یسمیه عند من یعرف انه یرید به فلانا فهو یغتابه ویری من نفسه انه متورع وآما الوجه الذی هو عاص فهوان یغتاب انسانا ویسمیه و یعلم انها معصیة فهو عاص وعلیه التوبة والرابع ان یغتاب فاسقا معلنا بفسقه اوصاحب بدعة فهو ماجور لانهم یحذرون منه اذا عرفوا حاله یعنی غیبت چار قسم پر ہے پہلی قسم یہ کہ انسان غیبت کرے اور جب اوسکو کوئی شخص کہے کہ غیبت نہ کر کہے یہ غیبت نہین ہین اوس شخص کے عیوب سچ سچ بیان کرتا ہون پس اس صورت مین غیبت کرنے والا کافر ہو جاتا ہے کیونکہ حرام کو حلال کہنا کفر ہے دوسری قسم یہ کہ انسان غیبت کرے ایک شخص کی اور اوسکا نام نہ لیوے لیکن سامعین سمجھ جاتے ہون کہ یہ فلان شخص کی غیبت کررہا ہے پس اس صورت مین غیبت کرنے والا منافق ہے کیونکہ ظاہر مین غیبت سے بچتا ہے اور اوس شخص کا نام نہین لیتا ہے لیکن حقیقت مین غیبت مین مبتلا ہے تیسری قسم یہ کہ کسیکی غیبت کرے اور نام کی بھی تعیین کرے اور غیبت کی بدی سے بھی واقف ہے پس اس صورت مین وہ شخص گنہگار ہوگا چوتھی قسم یہ کہ کسی فاسق کی غیبت کرے پس اس صورت مین غیبت کرنے والے کو ثواب ہوگا کیونکہ جب لوگ اس غیبت کو سنینگے اوس فاسق سے پرہیز کرینگے **دقیقہ** راقم السطور غفرہ الغفور لکھتا ہے کہ غیبت فاسق معلن کی درست ہونے کی سمرقندی نے یہ وجہ لکھی ہے کہ فاسق کی غیبت سے لوگ ڈرینگے اور اوس کی صحبت سے بچینگے اسواسطے یہ غیبت درست ہے لیکن یہ وجہ تام نہین ہے کیونکہ جو فاسق معلن کہ اوسکے احوال سے سب واقف ہون اور اوس سے لوگ ڈرتے ہون اوسکی غیبت بھی درست ہے حالانکہ اس غیبت سے وہ فائدہ نہین ہے بلکہ فاسق کی غیبت درست ہونیکی دو وجہ ہین پہلی وجہ یہ کہ شاید بسبب غیبت کے فاسق اپنے افعال سے باز آئے اور جب سنے کہ ہم لوگ مجلسون مین برا کہا کرتے ہین شاید اوسکو حیا آئے اسیواسطے جو شخص فاسق ہو اوسپر السلام علیکم کرنا مکروہ ہے چنانچہ یہ مسئلہ کتب فقہ مین موجود ہے تا اوس فاسق کو تنبیہ ہو اپنے افعال سے نفرت ہو دوسری وجہ یہ کہ فاسق معلن کی اللہ تعالی کے نزدیک کچھ عزت نہین ہے اسیواسطے وارد ہوا ہے حدیث اذا مدح الفاسق

غضب الرب تعالی یعنی جب کوئی شخص فاسق کی تعریف کرے اللہ تعالی اس تعریف سے
بہت خفا ہوتا ہے اور دریاے غضب جوش کرتا ہی روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے نقل کیا ہی
اسکو مشکوۃ المصابیح کے باب حفظ اللسان مین پس بندونکو بھی اونکی عزت نکرنا چاہیے
لیکن نہ اس طرح سے کہ شرع سے قدم بڑھجاوے بلکہ اسطرح سے کہ شرع مین قدم ثابت رہے اور ہمیشہ
صحابہ منافقین اور کافرین کے عیوب بیان کیا کرتے تھے اور علماے حق سلاطین کی کچھ
عزت نہین سمجھتے تھے واللہ اعلم بالصواب حکایت ہارون رشید علماء سے نہایت
محبت رکھتے تھے اور صلحا سے بہت صحبت رکھتے تھے جب ہارون خلیفہ ہوئے سب
علما مبارکبادی کے واسطے آئے مگر سفیان بن سعید المنذر الثوری نہ آئے پس ہارون
نے ایک خط ثوری کو لکھا اور اوسمین یہ مضمون درج کیا کہ ای سفیان مین نے تم سے
دوستی کی تھی ابتک مین نے الفت کی رسی نہین توڑی اگر مین سلطان نہوتا تمھارے پاس
آتا اور جب مین سلطان ہوا سب لوگ میرے پاس آئے مگر تم نہ آئے ای سفیان
مین نے بیت المال کو کھولا اور سب کو مال دیا اور مین تمھارا بہت مشتاق ہون فی الفور تم
قصد اسطرف کا کرو اور میرے پاس آؤ فقط ہارون نے یہ خط لکھ کے عباد طالقانی کو دیا اور
سفیان کی طرف بجانب کوفہ روانہ کیا جب عباد کوفہ مین پہونچے اور سفیان کی مسجد کہ
کوفے مین تھی سامنے آئی سفیان نماز پڑھنے لگے عباد نے ہارون کے خط کو سفیان
کے سامنے پھینک دیا جب سفیان نے سلام پھیرا اوس خط کی کچھ عزت نہ کی ہارون کے
سلطنت کی کچھ حقیقت نہ سمجھی لوگون سے کہا یہ خط ہارون ظالم کا آیا ہے مین اسکو ہاتھ
نہ لگاؤنگا اپنے ہاتھ کو اس خط کے چھونے سے خراب نہ کرونگا تم لوگ اس خط کو کھولو
اور مطلب اوسکا مجھکو سناؤ لوگون نے خط کھولا اور سفیان کو مطلب پر مطلع کیا پس سفیان
نے کہا اسکا جواب اسی خط کی پشت پر لکھدو لوگون نے کہا یا سفیان ہارون سلطان ہے
اوسکے واسطے علیحدہ خط لکھنا بہتر ہے سفیان نے کہا اس ظالم کے خط کا جواب اوسی کے خط
پر لکھو پس یہ مضمون اوسمین لکھوایا ای ہارون مین نے رشتۂ الفت کو توڑا اور تیری محبت سے منہ
موڑا تو نے بیت المال کا مال مصرف مین خرچ نہین کیا مال کو ضایع کیا قیامت کے روز

ہم اسکی گواہی جناب باری کے سامنے دینگے اور تیری حقیقت کھولدینگے اے ہارون تونے علما کی صحبت چھوڑی ایمان کی لذت غارت کی سلطنت کو تونے اختیار کیا وبال عظیم کو اپنی گردن پر لیا اے ہارون تو تخت پر بیٹھا ریشمی لباس کا استعمال شروع کیا ظالم ہونے سے راضی ہوا بلکہ ظالمون کا امام ہوا اے ہارون کیا حال ہوگا تیرا جب حق والے قیامت مین تیرے دامنگیر ہونگے تیری نیکیان لینگے اپنی بدیان تجھکو دینگے اے ہارون یہ وصیت یاد رکھ خدا سے خوف رکھ اے ہارون اب تو مجھکو خط نہ لکھنا ہرگز میری ملاقات کا خیال نہ کرنا فقط سفیان نے یہ مطلب ہارون کے خط کی پشت پر لکھوا کے عباد کو دیدیا اور عباد نے اوس خط کو ہارون تک پہونچایا ہارون کو اوس خط کے دیکھنے سے نہایت خوف ہوا اور تا دم واپسین وہ خط اونکے پاس رہا یہ حکایت غزالی نے باب امر الامراء بالمعروف مین لکھی ہے حکایت ابو الدنیا طاؤس سے روایت کی ہے کہ مین ایک روز حجاج کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے لبیک زور سے کہا حجاج نے لوگون کو حکم کیا اس شخص کو حاضر کرو جب وہ شخص آیا حجاج نے کہا اے شخص تیرا وطن کہان ہے اوسنے کہا میرا مسکن یمن معدن ایمان ہے حجاج نے پوچھا اے شخص یمن کے حاکم محمد بن یوسف کو کہ میرا بھائی ہے تونے کس حال پر چھوڑا اوسنے کہا محمد بن یوسف موٹا جسیم تھا ریشمی لباس کا استعمال کرتا تھا جب مین ہے نکلا تھا وہ اپنی عادت ریشمی کپڑون کی رکھتا تھا حجاج نے کہا اے شخص مین محمد بن یوسف کے لباس اور بدن اور صورت کا حال نہین پوچھتا ہون بلکہ اوسکی خصلتون سے استفسار کرتا ہون پس اوس شخص نے کچھ خوف نہ کیا اور صاف صاف کہنے لگا اے حجاج محمد بن یوسف کی خصلت یہ تھی کہ مسلمانون پر نہایت ظلم کرتا تھا اپنے مولی کی مخالفت کرتا تھا ہمنشینون کی اطاعت کرتا تھا یہ سنکے حجاج خفا ہوا اور کہنے لگا اے شخص کیا تو نہین جانتا ہے کہ میرے نزدیک مرتبہ محمد بن یوسف کا کیا ہے کہ وہ میرا بھائی ہے یعنی باوجودیکہ مین موجود ہون میرے سامنے کیسے میرے بھائی کے عیوب تو بیان کرتا ہے پس اوس شخص نے کہا اے حجاج میرا رتبہ اللہ تعالے کے نزدیک زائد تر ہے محمد بن یوسف کے مرتبہ سے تیرے نزدیک کیونکہ مین حجاج سے ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا پیرو ہون جب یہ کلام بیباکی کا حجاج نے سنا چپ ہو رہا طاؤس کہتے ہین

جب وہ شخص حجاج کے گھر سے باہر نکلا مین بھی اوسکے ساتھ ہوا اور مین نے اوس سے کہا اے شخص
مین تجھسے دوستی چاہتا ہون اور مصاحبت کی آرزو رکھتا ہون اوس شخص نے کہا اے
طاؤس تمھاری بزرگی میرے نزدیک کچھ نہین ہی کیونکہ تم ابھی سلطان کے پہلو مین تکیہ
لگائے ہوئے بیٹھے تھے مین نے کہا اے شخص حجاج چونکہ سلطان زبردست تھا اور اوسنے مجھکو طلب کیا
لاچار مجھکو جانا ضرور ہوا اوس شخص نے کہا اے طاؤس کیون نہین تمنے نصیحت حجاج کو کی اور
اونکو تعلیم کیون نہین کی کیا ضرورت تھی اسکی کہ تم بھی اوسکے ساتھ تکیہ لگا کے بیٹھے اور آرام
لینے لگے یہ حکایت دمیری نے حیوۃ الحیوان مین طاؤس کے ذکر مین بیان کی ہے **دقیقہ**
غیبت فاسق کی فقط امور دین مین درست ہی مثلاً اس امر کا تذکرہ کرنا کہ وہ شخص نماز کا تارک ہی
یا روزہ نہین رکھتا ہی یا لوگونکی غیبتین کیا کرتا ہے یا لوگونکو قتل کرتا ہے یا زنا کرتا ہی وغیرہ ذلک
اور عیوب فاسق کے بیان کرنا بدن کج یا لباسکے یا صورت کے درست نہین ہی کیونکہ یہ صفات
اوسکے اختیاری نہین ہین پس اس مین غیبت کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے چنانچہ تصریح اسکی
نزہتہ المجالس اور سیرۃ احمدیہ وغیرہ مین بھی موجود ہے **ساتوین صورت** اگر کسی شخص کے
سبب سے کسی کو ضرر پہونچتا ہو اور وہ شخص اوس ضرر سے واقف نہو پس ایسے شخص کی غیبت
کرنا درست ہے تا اوسکے سبب سے لوگون کو ضرر نہووے مسلمانونکو مضرت نہو یہ صورت احیاء العلوم
اور نزہتہ المجالس اور سیرۃ احمدیہ اور عین العلم اور تنبیہ الغافلین اور مطالب المؤمنین اور در مختار
اور شرح صحیح مسلم مین ہے **دقیقہ** اس صورت کی کئی مثالین ہین **پہلی مثال** اگر کوئی شخص
فاجر ہو پوشیدہ عیوب مین مبتلا ہو اور اوس سے کوئی عالم یا کوئی زاہد صحبت رکھتا ہو
اور خوف اس امر کا ہے کہ اگر یہ عالم اوس شخص کے عیوب سے مطلع نہو گا خود بھی خراب ہو جائیگا
پس اوس شخص کے عیوب پر لوگون کو مطلع کرنا اس نیت سے کہ لوگ اس سے ڈرین اور اوسکی صحبت
سے بچین درست ہی اسیواسطے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بھی لوگونکی شکایت
کی ہی بعضون پر لعنت کی ہی تا لوگ اوسکے عیبونسے واقف ہووین اور اوسکی صحبت سے اجتناب
کرین **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اترغبون عن ذکر الفاجر اہما
فیہ اھتکوہ حتی یعرفہ الناس اذکروہ بمافیہ حتی یحذرہ الناس یعنی کیا تم لوگ

بیچنے ہو فاجر کے ذکر کرنے سے جو فسق کرتا ہو اوسکو لوگون کے سامنے ذلیل کرو اور اوسکے عیوب بیان کرو تا لوگ اوس سے ڈرین نقل کیا ہی اسکو غزالی نے احیاء العلوم کے باب الاعذار المرخصۃ للغیبۃ مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اذکروا الفاسق بما فیہ یحذر الناس یعنی ذکر کرو تم فاسق کے عیبون کو تا لوگ اوس سے ڈرین یہ حدیث جواہر التفسیر مین اور نزہۃ المجالس منتخب النفائس کی کتاب الغیبۃ مین مذہب سے منقول ہی

دوسری مثال اگر کوئی شخص لوگونکو تکلیف دیتا ہو اوسکی تکلیف دینے کو ظاہر کرنا کہ فلان شخص لوگون کو مارا کرتا ہی یا فلان شخص دو آدمیون مین چغلخوری کر کے فساد کرتا ہے درست ہی اسیواسطے بایع کو لازم ہے کہ جب کوئی شخص اوس سے غلام یا لونڈی خرید کے جو عیب ہو اوسکو ظاہر کر دے تا مشتری مطلع ہو جاے اور آخر الامر مین تکلیف نہ اوٹھاوے

حکایت فاطمہ بنت قیس کو جب ابو عمرو بن حفص نے طلاق دیا حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے پیغام نکاح کا بھیجا فاطمہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے عرض کیا حضرت نے فرمایا معاویہ فقیر ہین اونکے ساتھ نکاح نکرو اور ابو جہم عورتونکو بہت مارتا ہے چھڑی کو اپنے کندھے سے نہین اوتارتا ہے بلکہ تم اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کرو یہ حکایت جواہر التفسیر مین مذکور ہے

حکایت ایک شخص نے اپنے غلام کو کسی کے ہاتھ بیچنے لگا اور وقت بیچنے کے خریدار سے کہدیا کہ اس غلام مین کچھ عیب نہین ہی مگر یہ کہ چغلخور ہے خریدار نے کہا کچھ مضائقہ نہین ہے جب خریدار نے اوس غلام کو خرید لیا اُس غلام نے جال فساد کا پھیلایا اور اپنے مولیٰ کی بی بی سے جا کے کہہ سنایا کہ تیرا خاوند تجھ سے محبت نہین رکھتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ دوسری عورت کو لاوے اسکی دوا یہ ہے کہ جب تیرا خاوند سووے تو اُسترا لیکے اوسکی گدّی کے بال مونڈنا اگر ایسا تو کریگی البتہ تیرا خاوند تجھکو دوست رکھیگا اور تجھسے محبت رکھیگا اور اپنے مولی سے جا کے کہا کہ تمھاری بی بی چاہتی ہے کہ تمکو ذبح کر ڈالے استرے سے تیری گردن کاٹ ڈالی ایک روز موے ظاہر مین سویا آنکھون کو بند کر لیا وہ عورت موافق غلام کے کہنے کے استرا لائی خاوند نے آنکھ کھولی دیکھا اور سمجھا کہ واقعی یہ عورت مجھکو ذبح کرنے آتی ہے پس اوس عورت کو فی الفور قتل کر ڈالا جب یہ

خبر عورت کے وارثون کو پہونچی دشمنون نے اوس شخص کو بھی مار ڈالا اور بسبب اوس غلام کی چغلخوری کے یہ فساد عظیم واقع ہو گیا یہ حکایت احیاء العلوم کی کتاب النمیمہ مین ہے **تیسری مثال** جب کوئی مقدمہ قاضی کے سامنے دائر ہووے اور مدعی اپنے دعوے کے اثبات کے واسطے گواہ لاوے اگر مدعی علیہ کو گواہون کے عیوب معلوم ہووین اور اونکا جھوٹا ہونا معلوم ہووے اون گواہون کے کذب کو ظاہر کردے تا مقدمہ خلاف واقع فیصل نہ ہو جاوے واللہ اعلم **دقیقہ** اگر کوئی شخص پوشیدہ پوشیدہ گناہون مین مبتلا ہے ہر طرح کا فسق وفجور کرتا ہے لیکن اوسکے گناہون سے کسی کو ضرر نہین ہوتا ہے پس اوسکی غیبت درست نہین ہے اور اوسکا عیب ظاہر کرنا اور لوگون کو اوسپر مطلع کرنا جائز نہین ہے بلکہ جو شخص کسیکے عیب کو مشتہر کرتا ہے خدا تعالی بھی اوسکے عیوب پر لوگون کو مطلع کر دیتا ہے اسیواسطے جو شخص عادت عیب کھولنے کی رکھتا ہو ہمیشہ لوگون کی غیبت کرتا ہو اوس سے دوستی نہ کرنا چاہیے اور اوس سے مصاحبت نہ کرنا چاہیے **ارشاد** بعض اکابر کا قول ہے لا تصحب من الناس الا من یکتم سرک ویستر عیبک فان لم تجدہ فلا تصحب الا نفسک یعنی نہ صحبت کر کسی کی ساتھ مگر اوس شخص کے ساتھ جو تیرا عیب چھپاوے اور تیرے اسرار کو ظاہر نہ کرے اور اگر ایسا شخص نہ ملے پس کسی سے صحبت نکر بلکہ اپنے نفس سے رفاقت کر نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین باب الصفات المشروطۃ للصحبۃ مین **ارشاد** زید بن اسلم فرماتے ہین انما الغیبۃ لمن لم یعلن بالمعاصی یعنی جو شخص عیوب آشکارا نکرتا ہو بلکہ پوشیدہ گناہون مین مبتلا رہتا ہو اوسکی البتہ غیبت ہوگی اور اگر آشکارا عیوب مین کوئی شخص ڈوبا رہتا ہو اوسکی غیبت غیبت نہوگی نقل کیا ہے اسکو درمنثور مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من ستر عورۃ اخیہ المسلم ستر اللہ عورتہ یوم القیمۃ ومن کشف عورۃ اخیہ المؤمن کشف اللہ عورتہ حتی یفتضح بہا فی بیتہ یعنی جو شخص مسلمان بھائی کے عیوب کو چھپاوے گا خدا ے تعالے قیامت کے روز اوسکے عیبونکو بھی چھپا دیگا اور جو شخص مسلمان بھائی کے پوشیدہ گناہونکو ظاہر کریگا خدا تعالے اوسکے گناہون کو بھی کھولیگا نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس کے باب الاحسان

الی القیمۃ مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ یعنی نہین چھپاویگا کوئی بندہ اللہ کا کسی کے عیب کو مگر اللہ تعالے اوسکے عیب کو بھی چھپاویگا روایت کیا ہے اسکو مسلم نے باب الغیبۃ مین آٹھوین صورت بے حیا کی غیبت درست ہی یعنی جو شخص ظاہر مین ہر طرح کے عیبون مین مبتلا رہتا ہے اور اگر اوسکو کوئی برا کہے کچھ التفات نہین کرتا ہی حیا اوسکے پاس نہین آتی ہی شرم اوس سے کوسون بھاگتی ہے وہ کہتے ہین غیبت ہی اوسکی ہان روا نگر کرے کوئی کبائر برملا اسیواسطے صحابہ قاتلان حسین علیہ السلام کی غیبت کرتے تھے اور اوپر طعن کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حیا تھے اپنے عیب کو ہنر سمجھتے تھے یہ صورت احیاء العلوم اور عین العلم اور سیرۃ احمدیہ اور درمختار اور رد المحتار اور مطالب المومنین مین ہی حدیث من القی جلباب الحیاء فلا غیبۃ لہ یعنی جو شخص حیا کی پردیکو ڈالدے نقاب شرم کو اپنے منہ سے اوٹھادے اوس کی غیبت درست ہی روایت کیا ہی اسکو ابو الشیخ نے اور نقل کیا ہی اسکو ملا علی قاری نے شرح عین العلم مین ارشاد سعدی فرماتے ہین تین شخصون کی غیبت درست ہی ایک بیحیا دوسرے سلطان ظالم تیسرے وہ شخص جو پوشیدہ عیوب مین مبتلا رہتا ہی اور لوگونکو ضرر پہونچاتا ہی

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست	چو زین در گذشتی چہارم خطاست
یکے پادشاہ ملامت پسند	کزو بر دل خلق بینی گزند
حلال ست ازو نقل کردن خبر	مگر خلق باشند ازو پر حذر
دوم پردہ بیحیائے تنن	کہ خود مے درد پردۂ خویشتن
زحوضش مدارای برادر گناہ	کہ او مے در افتد بگردن بچاہ
سوم کثر ترازو ے ناراست خوے	ز فعل بدش ہرچہ دانی بگوے

حکایت بعد شہادت امام حسینؑ کے ایک روز ایک شخص عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھا یعنی اگر کپڑے مین مچھر کا خون لگ جاوے نماز اوس کپڑے سے درست یا نہین پس حضرت ابن عمرؓ نے قاتلان

حسینؓ پر طعن کر کے فرمایا کہ اللہ اکبر یہ عراقی اسقدر متقی ہو گئے کہ خون مچھر سے احتیاط کرتے
ہین اور امام کو انہین عراقیون نے شہید کیا او سوقت احتیاط کو دخل نہ دیا روایت کیا ہی
اسکو ترمذی نے مناقب حسنینؓ مین **نوین صورت** غیبت کرنا نہ بہ نیت ذلت مسلمان کے
بلکہ بطور افسوس کے درست ہے یہ صورت خزانۃ الروایات اور تنویر الابصار اور
رد المحتار اور سیرۃ احمدیہ مین ہی مثلا کہنا کہ فلان شخص نماز نہین پڑھتا ہے یا زنا مین
مبتلا رہتا ہی ہمکو اسپر افسوس آتا ہے کیونکہ افسوس کرنا کسی کے افعال پر امر مستحسن ہے بلکہ مسلمانون
کو لائق ہی کہ جب کسی مسلمان کو کسی گناہ مین مبتلا دیکھین شیطان ہے اوسکی مغلوبیت پر ترحم
کرین ارشاد شقیق فرماتے ہین اذا ذکرت الرجل بسوء ولم تهتم له ترحما فانت
اسوء منه واذا ذکرت الرجل الصالح فلم تجده فی قلبك حلاوة طاعة
ربك فانت رجل اسوء یعنی جب کسی شخص کو تو نے بدی سے یاد کیا اور ترحم نہ کیا پس
اوس سے بھی تو بدتر ہوا اسی طرح جب کسی کی عبادات کا تو نے ذکر کیا اور تیرے نفس نے عبادت
کرنے کو نہ چاہا پس تو بد ہوا نقل کیا ہے اسکو فقیہ سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے
باب الشفقۃ والرحمۃ مین ارشاد بعض متکلمین کا قول ہے ذکر ما یستحی الرجل منه
انما یکون غیبته اذا قصد الاضرار والشماتة واما اذا ذکره تاسفا فلا یکون
غیبة یعنی ذکر کرنا کسی کے اوصاف بد کا اگر بہ نیت اوسکی ذلت کے ہے غیبت ہوگا
اور اگر بہ نیت افسوس کے تذکرہ کیا غیبت مین اسکا شمار نہوگا نقل کیا ہی اسکو خزانۃ الروایات
مین **دسوین صورت** مجہول کی غیبت کرنا اس طرح سے کہ کسی کے اوصاف
بد بیان کرنا اور اوسکا نام نہ لینا درست ہی یہ صورت بزازیہ اور سیرت احمدیہ اور رد مختار
اور خزانۃ الروایات اور تنبیہ الغافلین مین ہی **گیارہوین صورت** اگر کوئی شخص کسی
لقب سے مشہور ہو اور اوس لقب مین ایک عیب اوس شخص کا نکلتا ہو پس اوسکو
اوسی لقب سے یاد کرنا مضائقہ نہین رکھتا ہی کیونکہ اگر اوسکو اوس لقب سے نہ ذکر کرینگے
لوگ اوسکو نہ پہچانینگے جسطرح لفظ اعرج کہ ایک شخص کا لقب ہی اور معنی اوسکے لنگڑا کے
ہین اور محدثین حدیثون کی روایتون مین عن الاعرج وغیرہ لکھتے ہین لیکن بہتر یہ ہے کہ حتی الوسع

لقب معیوب کو نہ بیان کرے یہ صورت احیاء العلوم اور نزہتہ المجالس اور عین العلم اور سیرت احمدیہ اور خزانتہ الروایات اور رد المحتار اور مطالب المومنین اور شرح صحیح مسلم امام نووی مین ہی **بارھوین صورت** رد المحتار مین ہے کہ غیبت کرنا دین کی قوت کے واسطے درست ہی جسطرح محدثین ایک دوسکر کا عیب بیان کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ فلان شخص جھوٹ کی عادت رکھتا ہی حدیثون کی روایت مین جھوٹ بہت بولتا ہی یا فلان راوی حدیثون کو اپنے واسطے بنایا کرتا ہے وضع حدیث کی عادت رکھتا ہی یا فلان راوی کا حافظہ کم ہے حدیثون کے یاد رکھنے مین اوس سے تفاوت ہو جاتا ہے اور جسطرح فقہا لکھتے ہین کہ فلان کتاب غیر معتبر ہی کیونکہ اوسکا مصنف فقیہ نہین ہے یا فلان کتاب کا مولف معتزلی ہے اوسکا قول باطل ہے یا فلان شخص نے اپنی کتاب مین مسائل ضعیفہ کو بھی درج کیا ہے عوام کو ہرج دیا ہی یا فلان فقیہ روایت موضوعہ کو اپنی تصنیف مین لاتا ہی اپنی سند احادیث ضعیفہ کو بناتا ہی وعلی ہذا القیاس **تیرھوین صورت** راقم الحروف کہتا ہی کہ غیبت کرنا کسی زندے کی یا مردے کی مع ذکر سزا لوگون کے ڈرانے کے واسطے درست ہی مثلاً کہنا کہ فلان شخص قابل جہنم ہی کیونکہ وہ بخیل ہی اس نیت سے کہ لوگ صفت بخل سے بچین یا کہنا کہ فلان شخص حالت زندگی مین نہایت گناہ کرتا تھا بعد مرگ عذاب مین مبتلا ہو گا یا کہنا کہ فلان شخص عذاب قبر مین مبتلا ہے اس سبب سے کہ اوسنے فلان گناہ کیا تھا یا کہنا کہ فلان شخص کا بعد مرنے کے رو سیاہ ہو گیا تھا بسبب اسکے کہ اُسنے فلان گناہ کیا تھا یا کہنا کہ فلان شخص کو مین نے خواب مین دیکھا کہ عذاب مین مبتلا ہی اور غرض اس بیان سے اوس شخص کی ذلت مطلوب نہو بلکہ لوگون کی عبرت مد نظر ہو **حکایت** جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا گذر دو قبرون پر ہوا آپنے لوگون کی عبرت کے واسطے فرمایا کہ ان دونون پر عذاب ہوتا ہے ایک میت پر اس سبب سے کہ چغلخوری کرتا تھا دوسری میت پر اس سبب سے کہ جب پیشاب کرتا تھا لوگونسے پردہ نہین کرتا تھا بلکہ لوگون کے سامنے ستر کھولتا تھا روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے باب التشدید فے البول مین **حکایت** جو وقت سلیمان بن عبد الملک سلطان ہوگئے اور عمر بن عبد العزیز

اونکے دیوان ہوے سلیمان نے ارادہ کیا کہ یزید ابن مسلم کو کہ حجاج کا وزیر تھا اپنا منشی بناوین پس عمر بن عبد العزیز نے کہا یا سلیمان حجاج کے نام کو روان نہ کیجیے اور اوسکے وزیر سے سروکار نہ رکھیے سلیمان نے کہا ای عمر میرے نزدیک حجاج سے کچھ برائی نہین ہوئی کسی طرح کی خیانت اوس سے نہین ہوئی پس عمر بن عبد العزیز نے اس نیت سے کہ حجاج کے وزیر کو سلیمان منشی نہ بناوے تا رعایا ظلم سے نجات پاوے کہا یا سلیمان حجاج نے تمام مملکت مین ظلم کیا خلائق کو گمراہ کیا اوسکے وزیر کو منشی بنانا خالی از ضرر نہین ہے جب سلیمان نے یہ کلام سنا یزید کو منشی نہ بنایا نقل کیا ہے اسکو دمیری نے حیوۃ الحیوان مین سلیمان بن عبد الملک کے احوال کے بیان مین **حکایت** ایک روز عمر بن عبد العزیز نے قیامت کی دہشت کو یاد کیا بہت روئے یہانتک کہ غش مین آگئے من بعد یکایک ہنسنے لگے لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا مینے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حساب کے واسطے ندا ہوئی ابو بکر حاضر کئے گئے اور حساب آسان ہو کے جنت مین داخل کیے گئے اسی طرح حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین بھی آسان حساب دیکر جنت کی طرف روانہ کیے گئے پھر مجھکو ایک شخص نے بلایا مین خدا کے سامنے نادم و شرمندہ آیا اللہ تعالیٰ نے بکمال احسان مجھپر بھی حساب سخت نہ کیا اس مابین مین مین نے ایک مردہ دیکھا مینے اوسکا احوال پوچھا وہ مردہ بولا مین حجاج ہون نہایت عذاب مین گرفتار ہون لیکن منتظر عفو جناب باری کا ہون جسکا انتظار مسلمان کرتے ہین مین بھی اوسیکا منتظر ہون نقل کیا ہے اسکو صفوری نے نزہۃ المجالس کے باب العدل مین **دقیقہ** حجاج کے کفر مین علما کا اختلاف ہے اوسکی جواز لعنت مین علما کا خلاف ہے لیکن اس نقل سے معلوم ہوا کہ وہ مومن مرا کیونکہ اوسنے بیان کیا کہ جس امر کے مومن منتظر ہین مین بھی اوسی امر کا منتظر ہون پس اگر کافر ہوتا اظہار انتظار کا نہ کرتا واللہ اعلم **حکایت** ایک انصاری کی بہن مر گئی اوسنے تجہیز و تکفین سے فراغت پائی جب دفن کر کے گھر مین آیا اوسکو یاد آیا کہ مین اسکی قبر مین ایک تھیلی چھوڑ آیا ہون ارادہ اوسکا یہ ہوا کہ قبر کو جاکے کھودے اور اپنی تھیلی لاوے جب

وہان گیا اور تھیلی نکالنے کے واسطے قبر کا گوشہ کھولا دیکھا کہ قبر مین آگ بھری ہوئی ہے
بہن کو نہایت تکلیف ہو رہی ہے فی الفور اوسنے قبر کو بند کیا اور اپنی ماں سے یہ قصہ بیان کیا اور
اپنی بہن کے عمل کو پوچھا اوسکی ماں نے کہا تیری بہن مین کوئی عیب نہ تھا مگر یہ کہ چغلخوری
کی عادت رکھتی تھی اور نماز اخیر وقت پڑھتی تھی اور طہارت مین کمی کرتی تھی شاید اسی سبب
سے اوسپر یہ سختی ہوتی ہے نقل کیا ہے اسکو سمرقندی نے تنبیہ الغافلین کے ابواب عذاب القبر مین حکایت
جسوقت یزید نے اس دار فانی سے سفر کیا معاویہ بن یزید کو لوگون نے خلیفہ کیا معاویہ چونکہ
نہایت متقی تھے سلطنت اونکو پسند نہ آئی مملکت اونکو اچھی نہ معلوم ہوئی اُنھون نے
ایک خطبہ پڑھا اور بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ مضمون ادا کیا کہ ای لوگو میرے جد امجد معاویہ نے
نہایت بری بات کی کہ حضرت حسن رضہ سے خلافت چھینی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
لڑائی کی پھر جب وقت مقرر آیا عزرائیل کا پیغام پہونچا قبر مین چلے گئے مال و متاع چھوڑ گئے
فقط اپنے اعمال کے ساتھ نادم رہے قبر مین اپنے افعال پر متحسر رہے من بعد حکومت میرے
باپ یزید کی طرف منتقل ہوئی میرے باپ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کے طریقے پر نیابت نہ کی نہایت اپنے نفس پر ظلم کیا اپنے نفس کے تابع ہو گیا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اولاد کی خدمت مین بے ادبیان کین نہایت سختیان
کین آخرکار مدت حیوۃ میرے باپکی کم ہوئی دنیا سے اونکی رحلت ہوئی پھر قبر مین بدی
ساتھ ہوئی ندامت و حسرت اونکو حاصل ہوئی اب مجھکو حال معلوم نہین ہے کہ اونپر عذاب
ہوا یا اللہ تعالے نے رحم فرمایا لیکن ظن کامل میرا یہ ہے کہ اوسکو قبر مین عذاب ہوا ہوگا بدن
اوسکا خراب ہوا ہوگا معاویہ اس مضمون کو کہکے بہت روئے پھر کہنے لگے اب مین تیسرا
ہوا لیکن میرا دل اس ملک سے برخاستہ ہوا کیونکہ مجھکو گناہون مین پڑنا منظور نہین ہے اے لوگو
تم کسیکو خلیفہ بنالو مجھکو چھوڑ دو فقط یہ خطبہ پڑھکے حضرت معاویہ نے مملکت کو چھوڑ دیا
اور زمانہ حیات اپنا عبادت مین گذارا نقل کیا ہے اسکو دمیری نے حیوۃ الحیوان مین حکایت
عبد الواحد بن زید کہتے ہین کہ ایک سال مین حج کو چلا راہ مین ایک شخص کا میرا
ساتھ ہوا اور وہ شخص ہر وقت درود شریف پڑھا کرتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ تم اسقدر درود کا التزام

کیون رکھتے ہو تب اونے اپنا قصہ بیان کیا اور کہا کہ اول مرتبہ اپنے باپ کے ساتھ حج کے واسطے چلا تھا جب حج سے فارغ ہو کے معاودت کی ایک منزل مین سو رہا تھا کہ خواب مین کسی نے مجھ سے کہا ای شخص اوٹھ تیرا باپ مرگیا ہے جب مین اوٹھا دیکھا کہ میرا باپ مرا پڑا ہے اور منھ اوسکا قہر آلہی سے بسبب اوسکی نافرمانی کے سیاہ ہوگیا ہے یہ حال دیکھ کے مین غمگین ہو کے بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی اور خواب مین دیکھتا ہون کہ چار شخص کالی صورت کے چار گرز لوہے کے لیے ہوے عذاب کے واسطے میرے باپ کے سرہانے کھڑے ہین کہ ناگاہ ایک شخص نہایت جمیل وشکیل آئے اور میرے باپ کے منھ پر ہاتھ پھیرا بعدہ مجھسے کہا کہ ای شخص تیرے باپکا منھ حسین ہوگیا اور سیاہی دور ہوگئی چلی گئی مین نے خواب مین اونسے پوچھا آپ کون ہین فرمایا مین محمدؐ ہون جب مین اوٹھا دیکھا کہ میرے باپکے منھ کی سیاہی نیست و نابود ہوگئی اور سفیدی چھاگئی اوسدن سے مین نے درود شریف کا التزام کیا اور ہر وقت درود پڑھنا لازم کیا نقل کیا اسکو احیاء العلوم کے باب منامات الموتے مین اس نقل سے معلوم ہوا کہ اوصاف بد بیان کرنا کسی میت کے لوگون کے ڈرانے کے واسطے درست ہے ورنہ عبدالواحد اوس شخص پر جب اوسنے اپنے باپکی روسیاہی کا حال بیان کیا خفا ہوتے اور غیبت سے منع کرتے نصیحت ای بھائیون ذرا اس نقل کو غور کرو درود شریف پر التزام کرو تا خوف آخرت سے نجات پاؤ اور محبت شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دل مین پیدا کرو تا ہلاکت قیامت سے بچو اگر ہر وقت درود شریف نہ پڑھ سکو وقت فرصت کو ضائع نہ کرو اور مفت اوقات کو خراب نہ کرو اگر یہ بھی نہو سکے جو وقت نام پاک کسی مجلس مین لیا جاوے اوسوقت درود پڑھ لیا کرو اور اپنی زبان کو شیرین کر لیا کرو بلاشک جو شخص ہمیشہ درود شریف پڑھیگا وقت مرنے کے روسیاہی سے بچیگا اور دن قیامت کے ہنسیگا ورنہ جہنم کی آگ مین جلے گا اور اس زمانہ مین لوگ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے خالی ہین بس محبت اللہ تعالی سے بھی عاری ہین کیونکہ بغیر محبت حبیب کے محبت محب کی نہین ہوتی ہے اسیواسطے جب نام پاک محفل مین لیا جاتا ہے اکثر لوگ درود زبان پر نہین لاتے ہین بلکہ چارپایون اور گدھون کے مانند منھ بناتے ہین مگر وہ شخص کہ لوگون کو دکھلاتا ہے

علیہ وسلم

ف

نصیحت

کرنا درود شریف

اور سی کی

وقت درود

کا بیان

البتہ درود کے ساتھ جہر کرتا ہی اور بعض لوگ درود پڑھنے والون پر قہقہہ مارتے ہین اور اوسکو چڑھاتے ہین کہ اللہ اکبر فلان شخص اسقدر عابد ہے کہ ہر وقت درود پڑھتا ہی اور اسقدر زاہد ہے کہ ہر وقت زبان کو ہلاتا ہے اسی ہنسی کے سبب سے بعضون پر شیطان غالب ہوتا ہی راہ جہنم کا طالب ہوتا ہی پس وہ بسبب لوگون کو چڑھانے کے درود شریف نہین پڑھتے ہین اور صراط مستقیم کو بسبب لوگون کی ہنسی کے چھوڑ دیتے ہین اللھم امتنی علے حب حبیبک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بجوار نبیک مع الایمان یا ذاالامتنان **حکایت**

ایک صحابی جوان نام اون کا علقمہ قریب الانتقال ہوئے اونکی زوجہ نے یہ حال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین کہلا بھیجا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ او حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جاؤ اور علقمہ کا حال دیکھو اصحاب اربعہ گئے اور دیکھا کہ علقمہ قریب مرگ ہین لیکن اونکی زبان سے کلمہ نہین نکلتا ہی یہ حال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین کہلا بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اونکی مان کو کہ وہ بوڑھی زندہ تھین بلوایا اور حال علقمہ کا پوچھا اون کی مان نے بیان کیا کہ وہ نماز بہت پڑھتے تھے اور روزے بہت رکھتے تھے اور صدقہ بہت دیتے تھے لیکن اپنی بی بی کی تابعداری کر کے میری نافرمانی کرتے تھے یہ سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے انکی زبان سے کلمہ نہین نکلتا ہے سو خدا کی رضا باپ مانکی رضا ہے خفگی سے اونکی خدا بھی خفا ہے پھر فرمایا اونکی مان سے کہ تم اونکے قصور کو عفو کر دیتا اونکی عاقبت بخیر ہو مان نے کہا میرے دل مین نہایت رنج ہی معاف نہین کر سکتی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے لکڑیون کو جمع کر کے علقمہ کو اوسمین جلا دو یہ سنکے اونکی مان کو جوش محبت ہوا اور عفو تقصیر کیا پھر بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کہ اب دیکھو کیا حال ہے علقمہ کا اونھون نے جا کے دیکھا کہ علقمہ کلمہ شہادت ادا کر رہے ہین بعدہ علقمہ نے اوسی دن انتقال کیا اور ارادہ بجانب ایزد متعال کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ

ف حکایت ہم رت ماں کی نافرمانی اور بی بی کی تابعداری کرنے میں ۱۲

علیہ وعلی آلہ وسلم نے تجہیز وتکفین اونکی کی بعد دفن کے اونکی قبر کے کنارے پر کھڑے ہوکے
فرمایا ای انصار اور مہاجرین جو شخص اپنی بی بی کو مان پر فضیلت دے اوسپر خدا کی اور
فرشتونکی لعنت ہی اور اوسکی عبادت فرض اور نفل اسکی درجۂ قبولیت مین نہ پہونچیگی نقل کیا ہے
اسکو تنبیہ الغافلین مین اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے قبر پر کھڑے
ہوکے کنایۃً ایک وصف بد علقمہ کا بیان کیا لوگون کے ڈرانے کے واسطے کیونکہ مطلب حضرت کا
یہ تھا کہ جو شخص اپنی بی بی کو بزرگی دے اپنی مان پر جسطرح علقمہ نے کیا اور توبہ نہ کرے
یا مان اوسکی راضی نہووے پس اوسپر لعنت ہے پس معلوم ہوا کہ یہ صورت
درست ہے **ہدایت** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت مان کے قدم کے نیچے ہی ۹

کہہ گیا ہے مولوی اے نوجوان		زیر پاے مادران باشد جنان	

اگر مانکی اطاعت سے ذرا بھی قدم ہلایا سیدھا جہنم کا راستہ لیا اور جسنے خدمت والدہ مین خوب
کوشش کی وسنے جنت خداے تعالے سے خرید لی قطعہ سعدی پسرے را پدر
نصیحت کرد ؛ کاے جوانمرد یاد گیر این پند ؛ ہر کہ با اصل خود وفا نہ کند ؛ نشود
دوست روے دانشمند ؛ اور اس زمانے مین لوگ اپنی زوجات کو مان سے بہتر
سمجھتے ہین بعض شقی بدبخت بی بی کی طرف سے مان سے لڑتے ہین اور مان کو گالیان
دیتے ہین اور اپنی بہنون کو برا کہتے ہین اور اگر بی بی کہے کہ فلان شخص یا تمھاری بہن یا تمھاری
مان تم کو برا کہتی تھی اوسکو سچ سمجھ لیتے ہین اور اگر کوئی اونکی بی بی کو برا کہے خواہ مان ہو
یا بہن ہو یا باپ ہو اوسکے دشمن جانی ہوجاتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمھاری بی بی بدصورت
ہی برسون اوس سے ملاقات چھوڑ دیتے ہین اگر بی بی کہے کہ اس گھر مین ہمارا نباہ نہین
ہوتا ہی دوسرے گھر مین ہمکو رکھو اپنی مان بہن خالہ وغیرہ کو چھوڑ کے رشتۂ اطاعت
کو توڑ کے دوسرا گھر لے کے بی بی کے غلام ہوکے رہتے ہین اور دین ودنیا مین ملعون
ہوتے ہین نعوذ باللہ من ذلک **ہدایت** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون
کے کہنے پر خواہ بی بی ہو یا غیر بی بی ہو عمل نہ کرنا چاہیے کیونکہ عورتونکی عقل کم ہوتی ہے
اونکے مشورے سے خرابی ہوتی ہے اسی واسطے جو لوگ اپنی بیبیو نسے مشورہ لیا کرتے ہین

ف بیان اس امر کا کہ جنت مان کے قدم کے نیچے ہے اور اس زمانے والون کی نافرمانی والدہ اور تابعداری زوجہ کا بیان

ف بیان اس امر کا عورتون کے مشورے سے دین ودنیا کی خرابی ہے

اپنی خرابی کیا کرتے ہین اور سوا نقصان کے اونکو کچھ نہین ملتا ہے اثر امام حسن بصری رحمۃ اللہ
تعالے فرماتے ہین من اطاع زوجتہ فیما تھوی اکبہ علی النار یعنی جس شخص نے
موافق خواہش اپنی بی بی کے کیا یہ اطاعت اسکو دوزخ مین ڈالے گی ورجنت سے نکالیگی
نقل کیا ہے عبد الرحمن صفوری شافعی نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس و منتخب النفائس
کی کتاب القناعت مین اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین خالفوا النساء فان فیھا
البرکۃ یعنی عورتون کی مخالفت کرو اور اونکے کہے کی موافقت نکرو کیونکہ اونکی مخالفت
مین برکت ہوگی اور اونکی موافقت مین غربت ہوگی نقل کیا ہے نزہۃ المجالس مین
باب سابق مین **اصلاح** حضرت آدم علے نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام نے حضرت
شیث علے نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کو چند نصایح کئے اونمین سے ایک یہ ہے کہ اے
شیث ؑ تم اپنی اولاد سے کہدینا کہ اپنی بی بیون کے کہنے پر عمل نکرنا اور اونکے کہنے کو بغیر
سوچے ہوئے نہ کرنا کسواسطے کہ مجھ سے حضرت حوا ؑ نے بسبب ورغلانے شیطان کے گیہون
کھانے کو کہا اور مین نے اونکے کہنے کے موافق کیا پس مین قہر الٰہی مین گرفتار ہوا نقل کیا ہے
اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الحرص مین **تنبیہ** اگرچہ ان سب نقول سے بے عقل ہونا
عورتونکا ثابت ہوا لیکن مردون کو چاہیے کہ عورتون پر نظر مہربانی رکھین اور
اونکی خبرگیری ہر طرح سے کیا کرین اور کبھی کبھی اگر کسی بات کو عورت کہے اور اوسمین
کچھ خرابی نہووے کر لیا کرین اور عورتون کو عار و ننگ نہ دلایا کرین کہ تم سب شیطان کے
تابع ہو بیعقل ہو اس زمانے مین جو لوگ اپنے کو متقی سمجھتے ہین عورتونکو برا کہا کرتے ہین
اور اونکو رنج دیا کرتے ہین لازم ہے اونپر کہ توبہ کرین اور اپنے کام سے باز آئین کیونکہ عاقبت
کا حال معلوم نہین شاید وہ عورت جسکو برا کہتے ہین جنت مین جاوے اور یہ خود
جہنم کو جاوین اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات وتجاوز عن السیئات **تتمہ** ہر گاہ
معلوم ہوا کہ تیرہ صورتین غیبت کی جائز ہین چنانچہ بالتفصیل مذکور ہوئین پس معلوم ہوا
کہ غیبت جو شرع مین حرام ہے وہ یہ ہے کہ غیبت کرے کسی شخص معین کی کہ فسق فجور مین آشکارا
مبتلا نہ رہتا ہو اور اوسکے گناہون سے لوگون کو ضرر بھی نہین ہوتا ہو اور

ف بیان قول حسن بصری اور عمر رضؓ کا اسی مطلب کے واسطے

ف بیان نصیحت آدم ؑ کا شیث ؑ کو واسطے نہ مشورہ لینے عورتون کے

ف بیان اس امر کا کہ عورتون پر طعن بے عقلی ہونے کا نکرنا چاہیے

ف بیان تعریف غیبت نادرست کی

بیحیا بھی ہو بہ نیت ذلت اوس شخص کے نہ واسطے کسی فائدۂ دینیہ کے پس اگر
غیبت مجہول کی درست ہی اور اسی طرح جو گناہون مین آشکارا مبتلا رہتا ہی اوسکی
غیبت درست ہی اور جو شخص بیحیا ہو اوسکی بھی غیبت درست ہی اور جو شخص پوشیدہ
گناہون مین مبتلا رہتا ہو اور اوسکے گناہون سے لوگون کو ضرر پہونچنے کا احتمال
ہووے اوسکی بھی غیبت درست ہی اور اسی طرح کسی کی غیبت نہ بہ نیت اوسکی ذلت دینے
کے بلکہ بہ نیت افسوس کے درست ہی اور اسی طرح کسیکی غیبت کسی فائدہ کے سبب سے
مثلاً اپنا حق پانے کے واسطے یا کوئی مسئلہ معلوم ہونے کے واسطے یا صورت فتوے کے
بنانے کے واسطے یا لوگون کے ڈرانے کے واسطے بھی درست ہے چنانچہ تفصیل ہر ایک
کی اپنے مقام مین مذکور ہو چکی چوتھی فرع غیبت کے حکم مین اور احادیث و آیات
و نقول و حکایات جو مناسب مقام کے ہون اونکے بیان مین جاننا چاہیے کہ
غیبت حرام قطعی ہی صاف نص قطعی سے ثابت ہی اور منکر اسکا کافر ہے یعنی جو شخص کہے
کہ غیبت حلال ہے وہ کافر ہو جائیگا اور صراط مستقیم سے نکل جائیگا کیونکہ غیبت کی حرمت
قرآن سے ثابت ہی چند آیات اس باب مین وارد ہوئے ہین اور احادیث سے بھی
ثابت ہے اور اجماع بھی اسکی حرمت پر ہے سعدی فرماتے ہین ؎

رفیقے کہ غائب شد ای نیکنام	دو چیزست ازو بر رفیقان حرام
یکے آنکہ مالش بباطل خورند	دوم آنکہ نامش بزشتی برند

اور شمار اسکا صاحب روضہ نے صغائر مین کیا ہے چنانچہ صفوری نے نقل کیا ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ غیبت صغائر مین سے ہے مگر علماء اور حفاظ کے واسطے کبائر سے ہی
لیکن قرطبی نے اجماع اس امر پر نقل کیا ہی کہ غیبت کبیرہ ہی چنانچہ شرح جامع صغیر فی حدیث
البشیر النذیر مین علی بن احمد العزیزی نے تحریر کیا ہے اسیواسطے سلیمان جمل حاشیہ تفسیر جلالین
مین رقم کرتے ہین کہ اسکے کبیرہ ہونے مین کسی کا خلاف نہین ہے وہو الحق
واللہ اعلم اسیواسطے کیا سلف اور کیا خلف سب لوگ اسسے پرہیز کرتے تھے اور از حد اس
سے اجتناب کرتے تھے لیکن جو لوگ اس زمانہ مین ہین دن رات لوگونکی غیبتین کیا کرتے ہین

بیان حرمت غیبت کے ۱۲

اور ہر امیر و فقیر کو ستایا کرتے ہین اور ہر کس و ناکس کا گوشت کھایا کرتے ہین اور ہر شخص کے عیوب بیان کیا کرتے ہین ظاہر مین یہ لوگ بہت عبادت کرتے ہین اور باطن مین ہمیشہ لوگون کی شکایت کرتے ہین ظاہر مین علما کی صورت ہوتی ہی باطن مین جہلا کی سیرت ہوتی ہی صورتون مین ظاہر اسعادت معلوم ہوتی ہی سیر تون مین باطنا شقاوت ہوتی ہی زبان سے کلمات ناشایستہ نکالتے ہین ہاتھ پیر سے حرکات ناشایستہ کرتے ہین لوگون کے سامنے شیطان کو اپنا عدو بناتے ہین پوشیدہ پوشیدہ اوسکی اطاعت کرتے ہین اپنے عیوب کو چھوڑ دیتے ہین دوسرون کے عیوب کو غور سے دیکھتے ہین لوگون کے سامنے خاصان خدا کو ذلیل کرتے ہین بندگان خدا کو حقیر کرتے ہین اللہ تعالی کو غصہ دلاتے ہین اللہ تعالے کے غصہ کو خیال نہین کرتے ہین کسی سے بدگمانی رکھتے ہین کسی سے بدزبانی کرتے ہین کسی کی صورت کو مطعون کرتے ہین کسی کی سیرت کو زبون کہتے ہین کسیکے نسب کی برائی بیان کرتے ہین کسیکو بندۂ شیطان بناتے ہین کسی پر غیبت مین دو چار گالیان سناتے ہین اور ہر طرح کے کبائر و صغائر مین مبتلا رہتے ہین اسی سبب سے اس زمانے مین انواع و اقسام کے غضب نازل ہوئے ہین کسی شہر مین زمین دہستی ہی کوئی شہر خسف ہوتا ہی کوئی شہر غارت ہوتا ہی کہین پانی بند ہوتا ہے کہین پانی از حد بہتا ہی کہین سردی زیادہ ہے کہین گرمی زیادہ ہی روز بروز کسی شہر مین شدت گرمی کی ہوتی ہے آدمیون کے مرنے کی کثرت ہوتی ہے کہین آندھی چلتی ہے کہین آگ لگتی ہے کہین باد تند لوگونکو مارتی ہی پھلونکو درختونسے جھاڑتی ہی کہین سلطان ظالم ہوتا ہی مالک شہر انگریز ہوتا ہے کہین ہیضہ برسون رہتا ہے کہین سمندر جوش کرتا ہی کہین بخار کی بلا ہوتی ہے کہین درد سر کی وبا ہوتی ہے کہین کوئی اور عذاب ہوتا ہے کسی اور طرح کا عقاب ہوتا ہے سبب اسکے ہم لوگون کے گناہ ہین بسبب غیبت وغیرہ کے یہ سب امور عیان ہین پس لازم ہی ہم لوگون کو کہ سب امور سے توبہ کرین اور تعجب ہے لوگون سے کہ جب پانی نہین برستا ہے یا اور کوئی سامان شدت کا ہوتا ہے بہت گھبراتے ہین دعاؤن کے واسطے ہاتھون کو اٹھاتے ہین اور سب عذاب مین ہمیشہ مبتلا

ف بیان اس امر کا کہ اس زمانے مین ہر طرح کی بلائین بسبب غیبت ہوا کرتی ہین

رہتے ہین یعنی غیبت ہمیشہ کیا کرتے ہین اسیواسطے ان لوگون کی دعا قبول نہین ہوتی ہے طبیعت انکی ملول ہوتی ہی پھر بھی گناہ ہونکا خیال نہین کرتے ہین غیبت کرنے کا ملال نہین کرتے ہین اسی سببسے ان لوگون کا دل سخت ہوگیا ہے ہرگز نصیحت قبول نہین کرتا ہی جب کبھی ذکر جنت کا ہو جنت کی دعا مانگتے ہین جب کبھی کسی کی شہادت کا بیان ہو بہت سا رو دیتے ہین لیکن نصیحت وعظ کہنے والے کی نہین خیال کرتے ہین ایک کان مین لاکے دوسرے کان سے نکال دیتے ہین پھر وہی طور وہی حال رکھتے ہین اپنے قدیم چال پر چلتے ہین اللھم یا اللہ یا حنان ارحمنی وارحم والدی واقاربی واساتذتی فانا عبادک المجرمون امرتنا فترکنا ونہیتنا فارتکبنا فان ناقشتنا فی الحساب فمن یرحمنا فلا تخیبنا بحرمۃ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم **آیت** اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ یعنی نہ غیبت کرے کوئی کسی کی کیا کوئی شخص اسبات کو دوست رکھتا ہی کہ اپنے بھائی مردیکا گوشت کھاوے اور گوشت مردار کا اپنے حلق مین اوتارے بس جسطرح ہر شخص اپنے بھائی مردے کے گوشت کھانے کو مکروہ جانتا ہی اسی طرح لازم ہی کہ غیبت کو بھی مکروہ جانے کیونکہ وہ بھی مانند آدمی مردار کے گوشت کھانے کے ہے اور مثل گوشت مردار کے حلق مین اوتارنے کے ہی **حکایت** تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی شان نزول مین یون لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا معمول تھا کہ جس وقت کسی طرف کو سفر کرتے ایک ایک محتاج کو دو دو امیر کے ساتھ کرتے تا وہ محتاج اون دونون کی خدمت کرے اور ہر امیر اوس فقیر کی خبر گیری کرے چنانچہ ایک سفر مین حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو کہ محتاج تھے ہمراہ دو امیر کے کیا اور دو غنی کے اونکو سپرد کیا راہ مین ایک روز جب منزل پر اوترے وہ دونون غنی کسی کام کو چلے گئے اور سلمان سو رہے جب دونون شخص آئے پوچھا ای سلمان کیا سامان طعام کا مہیا کیا سلمان نے جواب دیا مجھکو نیند آگئی اس سببسے کچھ تیار نہین ہوا اون دونون نے کہا جاؤ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس کچھ مانگ لاؤ سلمان نے حضرت سے جب سر گذشت بیان کی حضرت نے فرمایا میرے خازن اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ حاضر ہو تو لے آؤ

جب سلمان اسامہ کے پاس گئے اور کچھ طلب کیا اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے پھر سلمان نے یہ جواب دونون کے پاس پہونچایا سارا قصہ کہہ سنایا دونون غنیون نے اسامہ کی غیبت کی اونکی شکایت کی اور کہا کہ اسامہ کے پاس کھانا تھا لیکن اوسنے بخل کیا پھر سلمان سے کہا کہ صحابہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہو تو لے آؤ سلمان موافق انکے کہنے کے جب اودھر روانہ ہوے ان دونون نے سلمان کی کچھ شکایت کی بعدہ سلمان وہان سے بھی جواب لائے اور ہاتھ خالی آئے تب دونون شخص خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا مجھے رنگ گوشت کا تمھارے دانتون پر معلوم ہوتا ہی ان دونون نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہم دونون نے آج بالکل گوشت نہین کھایا جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم دونون نے ابھی اسامہ اور سلمان کا گوشت کھایا کیونکہ ان دونون کی غیبت کی اوسیوقت اللہ تعالے نے جبریل کو بھیجا اور یہ آیت نازل کی وقیقۃ آیۃ اور احادیث مین غیبت کی تشبیہ گوشت کھانے کے ساتھ واقع ہوئی ہی دو وجہ سے ایک یہ ہی کہ جسطرح کسیکے گوشت کھانے مین اوسکی نہایت ذلت ہوتی ہی اسی طرح اوسکی غیبت مین بھی اوسکی عزت ریزی ہوتی ہی پس جب کسیکی غیبت کی اوسکو اتنا ذلیل کیا کہ گویا اوسکا گوشت کھایا اسی سببے غیبت کو مثل گوشت کھانے کے بتایا اور اس تشبیہ کو خود اللہ تعالی نے فرمایا دوسری وجہ یہ ہی کہ جسطرح آدمی کا یا مردار کا گوشت کھانا نہایت طبیعت کے خلاف ہوتا ہے اور ہر شخص اسسے پرہیز کرتا ہی اسی طرح غیبت بھی بلکہ بری چیز ہے پس لازم ہے ہر شخص کو کہ اس سے اپنی زبان کو بند کرے اور اپنے نفس کو روکے حکایت ایک روز حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی مین بیٹھے وعظ فرمارہے تھے اور حضار کو نصیحت کر رہے تھے کہ کسی جگہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین گوشت ہدیہ آیا صحابہ نے حضرت زید سے کہا تم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس جاؤ اور ہمارے واسطے گوشت لے آؤ حضرت زید موافق انکے کہنے کے گئے بعد انکے جانے کے صحابہ نے زید کی غیبت کی اور کچھ انکی شکایت کی دراونکا غیبت کرنا اور شکایت کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو

ف غیبت کی تشبیہ گوشت کھانے کے ساتھ

ف حکایت غیبت کرنا بعضون کا زید بن ثابت کی مسجد مین اور سننا اونکا موافق حکم حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

بطور وحی یا الہام کے معلوم ہو گیا اور آپ پر پوشیدہ ظاہر ہو گیا پس جب زید نے حضرت سے
صحابہ کے واسطے گوشت مانگا آپنے جواب دیا وہ لوگ ابھی گوشت کھا چکے اور منھ مین مزہ
گوشت کا رہ چکے زید نے یہ جواب صحابہ کو سنایا صحابہ نے کہا ہمنے چند روز سے گوشت نہین کھایا
اور گوشت کو منھ مین نہین لگایا پھر حضرت زید حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض صحابہ کی کہہ سنائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے وہی جواب دیا اور وہی ارشاد فرمایا بعد دو تین مرتبہ کے صحابہ جنھون نے
گوشت منگوایا تھا خود حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئے
اور اپنا مطلب بیان کیا اپنی مراد کو عیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
فرمایا تم نے ابھی گوشت زید کا کھایا کیونکہ اونکی تمنے غیبت کی تم تھوکو دیکھو تمھارے منھ سے
گوشت کا اثر معلوم ہوگا صحابہ نے جب تھوکا فی الحقیقۃ اپنے تھوک کو خون کی سرخی کے
ساتھ ملا ہوا پایا نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین مین دقیقہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان صحابہ کو بہت زجر فرمایا پہلے یہ کہا کہ تم نے گوشت زید کا کھایا
دوسرے یہ کہ اونسے تھکوایا تاکہ اونکو زیادہ آگہی ہو جاوے اور سزا غیبت کی معلوم ہو جاوے
بسبب اسکے کہ اونسے دو گناہ صادر ہوے ایک غیبت کرنا دوسرے غیبت کرنا
مسجد مین پس معلوم ہوا کہ غیبت کرنا مسجد مین نہایت گناہ ہے بلکہ مسجد مین دنیا کی باتین
کرنا یا ہنسنا بھی حرام ہے پس غیبت کیون نہ حرام ہو گی **نصیحت** اس زمانے کے
لوگون کے دلون مین تعظیم مسجد کی نہین رہی ہے اسی واسطے جب کسی مسجد مین جاؤ
کوئی قہقہہ مارتا ہے کوئی لوگون کو چڑھاتا ہے کوئی دنیا کی باتین کرتا ہے کوئی قصہ
کہانی پڑھتا ہے بلکہ جب کوئی ملاقات کو آتا ہے اس زمانے کے لوگ اوسکو مسجد مین بٹھاتے ہین
اور اونسے لغویات شروع کرتے ہین اور جب پانچ وقت مین لوگ سب مجتمع ہوتے ہین
باہم باتین کرتے ہین اور قہقہہ لگاتے ہین کسی کو ذکر خدا سے کچھ سروکار نہین ذکر رسول
اونکا یار نہین اور تعجب ہے اونسے کہ جب کسی بادشاہ کے مکان مین کہ اوسکے قریب بادشاہ
بیٹھا ہو اور اونکے افعال کو دیکھتا ہو جاتے ہین نہایت مودب ہوکے اپنی زبان کو

ف / بیان غیبت کا مسجد مین کرنیکا اور اسکا زیادہ گناہ ہونا

ف / بیان اس زمانے کے لوگون کا حال مسجد کی تعظیم نہ کرنے

سکی نظر کو نیچے کر کے دوزانو ہو کے بیٹھتے ہین اور جب اللہ تعالی کی کہ سلطان السلاطین
ہے مکان مین آتے ہین خلاف مرضی خدا تعالی کے کرتے ہین اور جو باتین کہ اللہ تعالی نے
حرام کی ہین جیسے قہقہہ مارنا یا غیبت کرنا وہ مسجد مین کرتے ہین بلکہ مسجد مین کھڑے ہوکے
عورتون کا نظارہ کرتے ہین اجنبیات سے اشارہ کرتے ہین باوجودیکہ احادیث آیات
مین نہایت تاکید تعظیم مسجد کی آئی ہے اور ممنوعیت دنیا کے امور کی مسجد مین جیسے کہ خرید و فروخت
کی وارد ہوئی ہے اور سلف مسجد کی نہایت تعظیم کرتے تھے اور جب مسجد مین جاتے تھے
نہایت ادب کرتے تھے یہ کس طرح کی مخالفتین جناب باری کی کرتے ہین اور
کچھ تعظیم خدا تعالی کی نہین کرتے ہین اللھم یا من قلوب الخلائق بیدیہ ارحمنا
واعف عنا یوم المحشر ووفقنا للعمل الاکبر امین ثم امین **حکایت** ایک روز چند صحابہ
خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حاضر تھے کہ ایک شخص مجلس سے اوٹھ کے
اپنے مکان کو گیا بعد اوسکے جانے کے حاضرین نے اوسکی غیبت کی اور کہا کہ اس شخص مین ضعف
ہے بالکل طاقت سے خالی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
تم نے اوسکی غیبت کی اور اوسکا گوشت کھایا روایت کیا ہے اسکو ابو یعلی نے چنانچہ سیرت احمدیہ
مین مذکور ہے **حکایت** حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک عورت کے ساتھ
زنا کیا من بعد اس فعل سے حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آکے خبر دی
چنانچہ اسکی تفصیل کتب صحاح مین مشرح اور تشریح اسکی اخبار مین مصرح ہے پس حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حکم دیا کہ ماعز کو سنگسار کرو یعنی کنکریان مار کے مار ڈالو ہر گاہ
ماعز مرجوم ہوے اور روانہ دار النعیم ہوے دو شخصون نے اونکی غیبت کی اور کہا کہ دیکھو اس شخص
کے عیب کو اللہ تعالی نے چھپایا تھا لیکن خود اس شخص نے اپنے زنا کو ظاہر کیا اور جس طرح
کتا کنکریان مارا جاتا ہے اوسی طرح سنگسار ہوا یہ غیبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے سنی بعد ایک گھڑی کے راہ مین گدھا مردار ملا اور وہ ایسا پھولا تھا
کہ اوسکی ٹانگ اوٹھ گئی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ دو
شخص کہان ہین دونون نے کہا یا رسول اللہ ہم موجود ہین پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

ف حکایت غیبت صحابیؓ کی اور خفگی حضرتؐ کی

ف حکایت غیبت کرنا لوگون کا ماعز کی اور تعریف کرنا حضرتؐ کا ماعز کی

علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس گدھے کو کھاؤ اور منھ مین اس مردار کے گوشت کو لیجاؤ اون دونون نے کہا یا رسول اللہ اسکو کون کھائیگا اور کون منھ مین لیجائیگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تم نے جو ابھی غیبت ماعز کی کی وہ اس مردار کے گوشت کھانے سے بڑھکے ہے اور اوسمین نہایت گناہ ہے قسم ہے خدا کی ماعز جنت کی نہرونمین غوطہ مارتا ہے اور باغات مین سیر کرتا ہے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد رح نے ابواب الرجم مین **دقیقہ** علما نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ حد مارنے سے گناہ مٹجاتا ہے یا نہین مثلاً جسوقت کوئی زنا کرے اور پھر حد مارا جاوے پس اوسکا گناہ اس حد مارنے سے معاف ہوتا ہے یا نہین حنفیہ کے نزدیک اصح یہ ہے کہ فقط حد مارنے سے گناہ معاف نہین ہوتا ہے ہان اگر توبہ کرے البتہ گناہ معاف ہوجائیگا اور نامہ اعمال سے وہ گناہ مٹجائیگا اور بعض لوگون کے نزدیک حد مارنے سے گناہ معاف ہوجاتا ہے اونکی دلیل حدیث سابق ہی کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ماعز کو جنتی فرمایا اسی سے معلوم ہوا کہ بسبب حد مارنے کے گناہ معاف ہوجاتا ہے لیکن حنفیہ اوسکا جواب دیتے ہین کہ ماعز کا گناہ فقط حد مارنے سے نہین مٹا بلکہ وقت رجم کے انھون نے توبہ کرلی تھی اور اونکو زنا پر نہایت ندامت ہوئی تھی اس سببسے وہ مغفور ہوے اور جنت مین داخل ہوئے چنانچہ بعض احادیث مین اسکی تصریح بھی واقع ہوگئی ہے **حدیث** ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خطبہ مین بلند آواز سے فرمایا یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان بقلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ یعنی اے وہ لوگ جو زبان سے اسلام لائے ہین اور دل ایمان سے خالی ہین یعنی منافقین نہ اذیت دو مسلمانون کو اور نہ اونکو عیب وار کہو اور اونکی غیبت نہ کرو اونکے عیوب کو تلاش نکرو پس تحقیق کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیوب کھولیگا اللہ تعالی اوسکو فضیحت اور رسوا کریگا اگرچہ وہ شخص اپنے مکان مین چھپا ہو روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے باب تعظیم المومن مین **دقیقہ** چونکہ

ف بیان اس امر کا کہ آیا گناہ حد مارنے سے مٹجاتا ہے یا نہین

ف منع کرنا عیب مسلمانون کو اور غیبت مسلمانونکی

ف وعید تفحص عیوب مسلمانونکی

اوس زمانہمین منافقین مسلمانون کو بہت ستاتے تھے اور ہمیشہ اونکے عیوب بیان کیا کرتے تھے اسواسطے آپنے خطاب فقط منافقین کی طرف فرمایا اور اس حدیث سے کسطرح کی برائی لوگون کے عیب بیان کرنے کی معلوم ہوگئی اور کسی طرح کی سزا عیب کے کھولنے مین ہویدا ہوگئی اور اس زمانے مین جب لوگ ایک مجلس مین جمع ہوتے ہین لوگون کے عیبون کو کھولتے ہین اور اس عیب کے بیان کرنے سے بہت خوش ہوتے ہین کیا حال ہوگا انکا ٥ ناگہان جب آئیگا دن حشر کا : نیزے بھر پہ آفتاب آجائیگا ٭ جسوقت قیامت کے روز خدا تعالی کی خدمت مین حاضر ہونگے اور اوس روز ہر شخص شدت گرمی سے پسینے مین تر ہوگا اور اپنے گناہون کو خیال کریگا اور کوئی شخص پریشان حال نہوگا بلکہ بیٹی مان سے اور بیٹا باپ سے اور جورو خاوند سے ایک سے ایک بھاگیگا اور آواز نفسی نفسی کی ہر زن و مرد سے بلند ہوگی اور ہر طرف سے آواز واویلا کی کان مین پڑیگی اور دوزخ سامنے اوبال کھاتی ہوگی اور ہر حق والا تقاضا کریگا اور جناب باری کی خدمت مین نالش کریگا کوئی کہتا ہے کہ اسنے ہماری غیبت کی کوئی کہتا ہے اسنے ہماری شکایت کی کوئی کہتا ہے اسنے ہمپر ظلم کیا کوئی کہتا ہے اسنے ہمکو قتل کیا کوئی کہتا ہے اسنے ہم کو ذلیل جانا کوئی کہتا ہے اس نے ہمکو حقیر جانا کوئی کہتا ہے اسنے ہمکو احمق سمجھا کوئی کہتا ہے اسنے ہمکو بیوقوف سمجھا اور ان لوگون کو فرشتے سامنے پروردگار کے حاضر کرینگے اور یہ لوگ سر جھکائے ہوئے نادم شرمندہ ہونگے اور جن جن کا اونھون نے عیب کھولا ہے وہ ان کے دامنگیر ہونگے اور جناب باری بساط عدل و انصاف پر بیٹھیگا ہر حق والے کو خوش کریگا پس ان لوگونکی نیکیان اون کو دیگا اور اونکی بدیان انکے نامے مین لکھیگا پھر اگر فضل خدا شامل ہوا البتہ صورت نجات ہو ورنہ جہنم مین پڑینگے ایک مدت دراز تک جلینگے ٥

یہ دنیا کا قصہ ہو چند روزہ	قیامت کا ہے سوچ ولیمین ہنوز

اللہم اجرنی واجرو الدی واقاربی من النیران یاذالامتنان وادخلنا بغیر حساب فی الجنان **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الغیبۃ اشد من الزنا۔ یعنی غیبت گناہ مین زنا سے بڑھ کے ہے جسطرح زنا کو

بیان حالات اہل زمانے کا غیبت کے باب مین اور شمہ احوال حساب محشر کے بیان مین

حدیث اس مضمون کی غیبت زنا سے بڑھکے ہے

لوگ معیوب جانتے ہین اسیطرح چاہیے کہ غیبت کو بد سمجھین روایت کیا اسکو ابن ابی الدنیا نے
چنانچہ سیرۃ احمدیہ مین ہے **دقیقہ** وجہ اسکی یہ ہے کہ زنا مین فقط مخالفت رحمن کی ہوتی ہے اور متابعت
شیطان کی ہوتی ہے اور غیبت مین دو امر ہین ایک مخالفت اللہ تعالی کی دوسرے تکلیف دینا اوس
شخص کو جسکی غیبت کی ہے اور حق اللہ تعالی کا توبہ سے معاف ہو جاتا ہے بخلاف بندون کے
حق کے یعنی جب کوئی گناہ کرے کہ اسمین بندے کا حق متعلق ہووے جیسے کسی کی غیبت کرے
یا کسی کو گالی دیوے یا کسی پر تہمت لگاوے اور پھر توبہ کرے پس اللہ تعالی اپنی مخالفت کو
اپنی عنایت سے معاف کرتا ہے لیکن بندے کا حق معاف نہوگا جب تک بندہ معاف نہ کرے
اسیواسطے بعضونکا مذہب یہ ہے کہ حج کرنے سے جتنے گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہین معاف ہو جاتے ہین
مگر حق بندون کے کہ وہ بغیر بندون کے معاف کرنے کے عفو نہونگے اور قیامت مین وہ لوگ
دامنگیر ہونگے پس اس سے معلوم ہوا کہ غیبت مین گناہ زنا سے زائد ہے کیونکہ اگر زنا
کرنے والا اپنے گناہ سے ساتھ شرائط کے توبہ کرے خدائتعالے اوسکو مقبول کرتا ہے اور
اوس شخص کو مغفور کرتا ہے اور غیبت کرنے والا اگر نادم ہووے اور غیبت سے توبہ کرے
اگرچہ خدائتعالے گناہ کو معاف کریگا لیکن اوس شخص کا ذمہ پاک نہوگا جب تک کہ وہ شخص
جسکی غیبت کی ہے معاف نکریگا وگرنہ قیامت کے روز وہ شخص غیبت کرنے ولے کا پیچھا کریگا
اوسکا دامن پکڑیگا اور اس غیبت کرنے والیکا کوئی حامی مددگار نہوگا پس باخشوع وخضوع
اپنے مولے کی طرف رجوع کریگا اللہ تعالی سے طلب مغفرت کریگا تب اللہ تعالی فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی
کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ یعنی اس دن مین ہر شخص کو اپنے اعمال کے موافق جزا ملیگی
اور ہر شخص کو اپنے گناہ کی سزا ملیگی یہ ندا سنکے وہ شخص ناامید ہوگا نہایت نادم ہوگا
کہ کاش ہم دنیا مین ان لوگون کی غیبت نکرتے اور اونکے عیوب کو نہ کھولتے اللھم
نجنا من حسرۃ یوم القیمۃ یوم الحسرۃ والندامۃ **حکایت** میمون رحمہ اللہ تعالی
کی یہ شان تھی کہ غیبت نہین کرتے تھے اور کبھی کسی کی غیبت نہین سنتے تھے نقل کیا ہے
اسکو تفسیر معالم التنزیل مین **حکایت** ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے چند لوگونکی دعوت
کی جب لوگ دسترخوان پر کھانا کھانے کے واسطے بیٹھے ایک شخص کی غیبت کرنے لگے

ابراہیم نے کہا زمان سابق مین لوگ پہلے روٹی کہاتے تھے بعدہ منہ مین گوشت رکھتے تھے
اور تم لوگ روٹی کہانے سے پہلے لوگون کا گوشت کہانے لگے اور لوگون کی غیبت
کرنے لگے نقل کیا ہے اسکو تذکرۃ الاولیا مین **حکایت** ایک جوان عبداللہ بن مبارکؒ
کی خدمت مین آکے کہنے لگا کہ مین نے ایک بڑا گناہ کیا کہ اوسکو بیان نہین کر سکتا عبداللہ نے
کہا بیان کرو اوسنے کہا مین نے زنا کیا عبداللہؒ نے فرمایا خیر الحمد للہ کہ تونے غیبت نہ کی کیونکہ
غیبت زنا سے بڑہکے گناہ ہے نقل کیا ہے اسکو تذکرۃ الاولیا مین **حکایت** گلستان
کے باب دوم مین سعدی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ مین ایام طفولیت مین شبانہ روز عبادت مین
مشغول رہتا تھا اور قرآن کو ہر وقت بغل مین رکھتا تھا ایک شب کو اپنے باپ کی خدمت مین
حاضر تھا اور ایک گروہ لوگونکا سو رہا تھا مین نے باپ سے کہا ان لوگون کو کیا ہوا ہی کہ
ایسے سوئے ہین کہ گویا مر گئے ہین کاش یہ لوگ بہی جاگتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے
باپ نے کہا ای جان پدر اگر تم بہی اسوقت سوتے اور عبادت نہ کرتے بہتر تھا کہ
اس غیبت سے بچتے اور عیب بیان کرنے سے نجات پاتے **حکایت** مصنف روضہ
کہتے ہین کہ مین نے امام محمدؒ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ابو اللیث بخاری ایک سال
حج کے واسطے نکلے اور اپنی جیب مین دو درہم ڈال لئے پھر قسم کہائی اور کہا کہ اگر مین راہ
مین آتے وقت یا جاتے وقت کسی کی غیبت کرون یہ دو روپیہ للہ دیدون ابو محمد
کہتے ہین کہ پھر جب ابو اللیث حج سے پھرے اور اپنے گھر کو آئے لوگون نے دیکھا کہ
وہی دو درہم کہ اپنے جیب مین ڈالے تھے موجود ہین پس لوگون نے اونسے اسکی
وجہ پوچھی اونھون نے کہا مین نے راہ مین غیبت نہین کی کیونکہ میرے نزدیک سو مرتبہ
زنا کرنا بہتر ہے ایک غیبت کرنے سے نقل کیا ہے اسکو خزانۃ الروایات مین و قصہ ابو اللیث
کے قسم کہانے کی وجہ یہ ہی کہ غیبت کرنا راہ حج مین نہایت عذاب رکھتا ہے اور انسان کو جہنم
تک پہونچاتا ہے اسیواسطے بعض احادیث مین وارد ہوا ہے کہ حج اوس شخص کا مقبول ہوگا
جو احرام مین کچھ گناہ نکرے نہ کسی کو گالی دیوے اور نہ کسی کی غیبت کرے اور اس
زمانے مین جو لوگ حج کے واسطے جاتے ہین راہ مین جسقدر گناہ گھر مین کرتے تھے کرتے ہین

ف نقل آنا ایک جوانکی ابن المبارکؒ کے پاس اور کہنا کہ مین نے بڑا گناہ کیا یعنی زنا کیا اور اونکا جواب دینا

ف نقل نصیحت والد سعدی کی سعدی کو

ف حکایت تکمیل قسم ابو اللیث کی غیبت کو اختیار نکرنا راہ حج مین

ف بیان اسبات کا کہ راہ حج مین غیبت نہایت گناہ ہے اور اس زمانے والونکا بیان

اور زمانۂ احرام مین لوگون کی غیبت کرتے ہین اور جب حرمین شریفین مین جاتے ہین اہل مکہ
اور اہل مدینہ کی غیبتین کرتے ہین اور سب کے عیبون کو ڈھونڈھا کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور
انفسنا و من سیئات اعمالنا **حکایت** ایک مدرسہ مین ایک عورت آئی اور شیخ مدرسہ
سے کہا کہ مین ایک مسئلہ پوچھنے کا ارادہ رکھتی ہون لیکن بسبب حیا کے کہہ نہین سکتی
ہون شیخ نے کہا بیان کرو اور حیا نہ کرو عورت نے کہا مجھسے یہ گناہ صادر ہوا کہ مین نے زنا کیا
اور اوس سے مین حاملہ ہوگئی پھر جو میرے لڑکا پیدا ہوا اوسکو مین نے مار ڈالا اس بیان کو سنکے
حاضرین نے تعجب کیا شیخ نے کہا اے لوگو کیا تم اس گناہ سے تعجب کرتے ہو سمجھو غیبت
اس گناہ سے زائد ہے کیونکہ زنا کرنے والا جب اللہ تعالے سے توبہ کرے اللہ تعالی
اوسکو قبول کریگا اور غیبت کرنیوالا جب توبہ کرے اللہ تعالے اوسکا ذمہ پاک نہین
کرتا ہے جب تک وہ شخص جسکی غیبت کی ہے معاف نکرے نقل کیا ہے اسکو خزانۃ الروایات
مین روضہ سے **ارشاد** یحیی بن معاذ الرازی فرماتے ہین لیکن حظ المومن منک ثلاث خصال
لتکون من المحسنین احدھا انک ان لم تنفعہ فلا تضرہ والثانی ان لم تسرہ
فلا تغمہ والثالث ان لم تمدحہ فلا تذمہ یعنی ای انسان چاہیے کہ تجھسے ہر مسلمان
تین بات پاوے تا تو احسان کرنے والون مین سے گنا جاوے ایک یہ کہ اگر تو کسیکو
نفع ندے پس ضرر بھی نہ دے یعنی بہتر تو یہ ہے کہ ہر شخص کو تو نفع دیا کر اور اوسکی ہر کام مین
حاجت روائی کیا کر اگر وہ فقیر ہے اوسپر احسان کیا کر اگر وہ امیر ہے اوسکی خدمت کیا کر اگر تجھسے
یہ نہین ہو سکتا ہے پس کسیکو ضرر بھی نہ دیا کر اور کسی پر ظلم بھی نہ کیا کر دوسری یہ کہ اگر کسی کو خوش
نہ کر پس غمگین بھی نہ کر یعنی بہتر تو یہ ہے کہ ہر شخص کو خوش رکھا کر اوسکی خدمت کیا کر اوسکے
حکم کے موافق کیا کر کہ اگر وہ قریب ہے اوسکے ساتھ احسان کیا کر اور رحم کو جوڑا کر اگر وہ اجنبی ہے
اوسکے ساتھ نرمی کیا کر درشتی اور سختی سے باز رہا کر اگر یہ نہو سکے پس کسی کو غم بھی نہ دیا کر
کسی کو ستایا نہ کر کسی طرح سے تکلیف نہ پہونچایا کر تیسرے یہ کہ اگر کسی کی تعریف نہ کر پس مذمت بھی
نہ کر یعنی اولی تو یہ ہے کہ سب کی تعریف کیا کر سب کے اچھے اچھے اوصاف بیان کر اور جو اوسکے
اوصاف بد ہین اون کو چھپایا کر صفت ستاریت کی اپنے مین لایا کر لوگون کی عیب پوشیدہ کو

کھوی انکر اگر یہ نہ کریں کسی کو ستایا بھی نہ گر کسیکی برائی نہ کیا گر کسیکی غیبت نہ کیا گر کسی تہمت نہ لگایا گر
لوگون کے سامنے اوسکی عیوب کو آشکارا نہ کیا گر کسی کے ساتھ استہزا نہ کیا گر اگر یہ تین باتین
تجھ مین پائی جاوین گی البتہ تو احسان کرنے والون مین سے ہوگا تیرا شمار محسنین مین کیا جاویگا
جو ثواب اللہ تعالے نے محسنین کے واسطے مقرر کیا ہے تجھکو عنایت کریگا اور اگر تو ان تین
باتون کو نہ کریگا بلکہ لوگونپر ظلم کریگا لوگون کو ستاویگا لوگون کی حق تلفی کریگا اون کی کسی
کاروبار مین کچھ سعی نہ کریگا لوگون کی غیبت کریگا اونکے بھید کو کھولیگا اونکے عیبون کو
لوگونسے کہدیگا اون کو ذلیل کریگا اونپر تہمت لگادیگا اونکو غمگین کریگا ہر طرح سے اونکو تکلیف
دیگا پس تیری گنتی ظلم کرنے والون سے ہوگی اور جو جزا اللہ تعالے نے ظالمین کے واسطے
ٹھیرائی ہے وہ تجھکو نصیب ہوگی جہنم تیری مشتاق ہوگی جنت تجھ سے کوسون بھاگے گی
وہ لوگ حشر مین تیرا دامن پکڑینگے تیری فریاد منصف حقیقی کے سامنے کرینگے تجھکو ذلیل
کراوینگے لوگونکو تجھپر ہنسواوینگے پس اگر تجھکو اپنا ذلیل ہونا ایک مجمع خلائق مین قیامت کے
روز پسند ہے دنیا مین لوگونکی غیبتین کیا کر اونکو حقیر کیا کر ورنہ اپنے افعال سے باز آ لوگونکو
نہ ستا کسی کے پوشیدہ عیب پر غل نہ مچا نقل کیا ہے اس کو تنبیہ الغافلین مین حدیث فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ یعنی
مسلمان کامل وہ شخص ہے کہ اوسکے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ بچین یعنی زبانسے کسی کو
گالی ندیوے کسیکو برا نہ کہے کسیکی غیبت نہ کرے کسیکو زبون نہ کہے کسیکو مجنون نہ کہے
کسی کے عیب کو نہ کھولے کسیکا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسیکو تکلیف نہ دیوے کسی کو نہ مارے
کسی کو نشانہ نہ بناوے کسی پر ہاتھ نہ اوٹھاوے اور جو شخص ایسا نہو الوگون کو اوس نے
ہر طرح سے تکلیف دی ہاتھ سے مارنے کا ارادہ کیا آنکھ سے کسی کی طرف اشارا کیا
ہر شخص اوس سے تنگ رہا پس وہ شخص مسلمان کامل نہین ہے ایمان اوسکے دل مین مضبوط نہین ہے
انتقال کے وقت احتمال قوی ہے کہ شیطان غالب ہو جاوے ہر طرح سے اپنے وسوسے دکھاوے
وہ شخص ایمان سے نکل جاوے قدم اوسکا صراط مستقیم سے پھسل جاوے جہنم کی راہ کو
اختیار کرے جنت سے فرار کرے بخلاف اسکے کہ جب ایمان کامل ہو اسلام کا مزہ دل مین حاصل

ہوگا افعال ایمان کے پائے جاتے ہون بندون کے حقوق گردن پر نہون اوسوقت شیطان
کا وسوسہ وقت مرگ اثر نہ کریگا ور یاے ایمان جوش کریگا فرشتہ نیک ابلیس کو ہکا دیگا
وسواس کو دور کریگا پس خاتمہ بخیر ہوگا شیطان اپنا سر پیٹیگا اپنے سر پر خاک اڑا دیگا
بہت چیخیگا چلا ویگا روایت کیا ہے اسکو بخاری نے کتاب الایمان مین اثر حضرت
کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ بیچ انبیاے سابقین کی کتابو نمین پڑھا ہی
غیبت کا حال ونمین لکھا ہوا ہی من مات تائبا من الغیبۃ کان اٰخر من یدخل الجنۃ
ومن مات مصرا علیھا کان اول من یدخل النار یعنی غیبت ایسی بدچیز ہے کہ جو
شخص اصرار کرکے مرے غیبت پر یعنی ہمیشہ غیبت کیا کرتا ہوا ور توبہ اوس سے نہ کرتا ہو
اور بغیر توبہ کے مرجاوے پہلے دوزخ مین وہی جائیگا اور جو شخص توبہ کرکے مرے غیبت
سے یعنی غیبت اونے کی اور پیر توبہ کرے مرا وہ شخص اگرچہ جنت مین جائیگا لیکن سب کے بعد
نقل کیا ہے اسکو کیمیاے سعادت مین الحاصل جو شخص غیبت کرتا ہی سوا اسکے نقصان
کے اور کچھ نہین پاتا ہے کیونکہ اگر توبہ کرکے مرا ہے دن قیامت کو اگرچہ اس غیبت پر معذب
نہ ہوگا لیکن فی الجملہ معاتب ہوگا کہ جنت مین لوگون کے بعد جاویگا اور تاوقتیکہ سب لوگ جنت
مین نہ جالین جنت مین جانے نہ پائیگا پھر نہایت پچتائیگا ندامت اوٹھائیگا حسرت کرے گا
ایک ہتیلی دوسری ہتیلی پر ماریگا ضیغم ؎ دیکھیے کیا حشر کو ہو میرا حال ؛ مجھکو رہتا ہے
یہی ہر دم ملال ؛ اور اگر بغیر توبہ کے غیبت سے جہان جاودانی کو گیا ہے دنیای فانی کو چھوڑا
ہے قیامت مین جہنم مین پہلے سب کے جائیگا اگرچہ بہت غل مچائیگا چیخیگا چلائیگا لیکن کوئی وہان
کام نہ آئیگا جب خود خدا تعالی غصے مین آجائیگا اثر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین
علیك بذکر اللہ فانہ شفاء وایاك والغیبۃ واذکر الناس فانہ داء یعنی ای انسان
لازم کرے تو اپنے اوپر خدا تعالی کے ذکر کو اور ہر وقت اللہ تعالی کو یاد کیا کرو کیونکہ
ذکر شفا ہے ہر بیماری سے اور بچ تو غیبت سے اور ڈر تو لوگون کے عیب بیان کرنے سے
کیونکہ غیبت بیماری ہے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین آیت اللہ تعالی فرماتا ہی لا تلمزوا
انفسکم یعنی نہ غیبت کرے کوئی شخص کسیکو اور طعن نہ کرے کسی پر اثر حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا من اکل لحم اخیہ فی الدنیا قرب الیہ لحمہ فی الآخرۃ وقیل لہ کلہ میتا کما اکلتہ حیا فیاکلہ فیضج ویکلح یعنی جو شخص اپنے بھائی کا دنیا مین گوشت کھاوے اور اوسکی غیبت کرے آخرت مین غیبت کرنے والے کے سامنے اوس شخص کا گوشت پیش کیا جاویگا اور حکم ہوگا کہ جسطرح تو نے دنیا مین اسکے گوشت کو کھایا اور اوسکی غیبت کی پس اب بھی گوشت اسکا کھا غیبت کرنے والا جب منھ مین اوس گوشت کو رکھیگا نہایت منھ بنا دیگا نقل کیا ہے اسکو کتاب الترغیب والترہیب مین بروایت دیلمی ارشاد حضرت قتادہ فرماتے ہین کما یمتنع احدکم من ان یاکل لحم اخیہ میتا کذلک یجب ان یمتنع من غیبتہ حیا یعنی جسطرح انسان آدمی کا گوشت بعد مرنے کے کھانے سے کراہت کرتا ہے اسی طرح واجب ہے کہ غیبت سے اپنے نفس کو روکے اور جہنم مین اپنے کو نہ جھوکے نقل کیا ہے اسکو شیخ سلیمان جمل نے حاشیۂ جلالین مین ارشاد حضرت قتادہ فرماتے ہین عذاب القبر ثلث من الغیبۃ وثلث من النمیمۃ وثلث من البول یعنی عذاب قبر تین سبب سے ہوتا ہی تہائی عذاب قبر کی بسبب چغلخوری کے اور تہائی عذاب قبر کی بسبب پیشاب سے پرہیز نکرنے کے اور تہائی اوسکی بسبب غیبت کے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حرم من المسلم دمہ وعرضہ وان یظن بہ ظن السوء یعنی حرام ہے کسی مسلم کے خون کو لینا یعنی اوسکو قتل کرنا بغیر حق کے اور حرام ہی ہر مسلمان کی عزت پس کسی کی عزت ریزی نہ کرنا چاہیے اور کسیکی غیبت نہ کرنا چاہیے اور حرام ہے کسی سے بدگمانی رکھنا نقل کیا ہی اسکو سلیمان جمل نے حاشیۂ جلالین مین ہدایت اس حدیث سے حرام ہونا بدگمانی کا آشکارا ہو گیا اور اوسکا بد ہونا ہویدا ہو گیا بلکہ بعض آیات صاف صاف اس باب مین نازل ہو گئی ہین اور احادیث اسکی حرمت پر شاہد ہو گئی ہین اس زمانے مین یہ امر نہایت پراگندہ ہو گیا ہے ہر شخص دوسرے سے بدگمانی رکھتا ہے کوئی سمجھتا ہے کہ فلان شخص میری غیبت کیا کرتا ہے کوئی سمجھتا ہے کہ فلان شخص زنا کرتا ہے کوئی اپنے دل مین جماتا ہی کہ فلان شخص شراب پیتا ہی کوئی پوچھتا ہی کہ فلان شخص مجھکو گالیان دیتا ہی اور مجھسے بغض رکھتا ہی کوئی ظن

ف نصیحت قتادہ کی

ف بیان اس امر کا کہ تہائی عذاب قبر کی بسبب غیبت کے ہوتی ہے

ف حدیث حرمت غیبت اور بدگمانی کی

ف بیان اس زمانے والونکا جو بدگمانی رکھتے ہین

کرتا ہے کہ فلان آدمی نماز نہین پڑھتا ہے کوئی گمان کرتا ہو کو فلان شخص روزہ چھوڑتا ہے
بغیر اسکے کہ کسی معتمد سے اوسکا حال معلوم ہووے یا کسی علامت سے اوسکی چال مفہوم ہووے
اور اسی بدگمانے کے سبب سے فساد پیدا ہوتا ہے سامان جنگ باہم ہویدا ہوتا ہے شیطان
جب دیکھتا ہے کہ اسکے دلمین بدگمانی فلان شخص کی طرف سے آئی ہے اپنا مطلب
پاتا ہے ہرطرح کے وسوسے دلاتا ہے ہر طور کے خطرات پیدا کراتا ہے آخر نوبت شر کی پہونچاتا
ہے اثر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین اذا اردت ان تذکر عیوب
صاحبك فاذکر عیوبك یعنی جب تیرے ارادے مین آوے کہ کسیکی غیبت کرین اور کسیکا
عیب بیان کرین اوسوقت اپنے عیبون کو یاد کرے اپنے گناہون کو سوچے تا غیبت سے
نجات پائے جنت مین جاوے گر نہ اپنے عیبون کو نہ دیکھیگا لوگون کے عیبون کو پکڑیگا اللہ تعالیٰ بھی
دن قیامت مین تیرے عیوب کو کھولیگا لوگون کے سامنے ذلیل کریگا نقل کیا اسکو احیاء العلوم مین
حکایت سفیان بن الحسین ایک روز ایاس بن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اونھون نے
کسیکی غیبت کی اور کسی کی شکایت کی ایاس نے کہا چپ رہو من بعد پوچھا ای سفیان تم
نے ترک سے کبھی لڑائی کی ہے یا نہین اونھون نے کہا نہین پھر پوچھا تمنے کبھی روم سے مقابلہ
کیا ہے یا نہین سفیان نے جواب دیا نہین پس کہا ایاس نے افسوس کہ تمھارے ہاتھ سے
روم نے اور ترک نے کسی طرح کی تکلیف نہین پائی اور تمھاری ذات سے کسی نوع کی اذیت نہین
اوٹھائی اور اس مسلم نے کہ جسکی تم نے غیبت کی اذیت پائی اور محنت اوٹھائی نقل کیا ہے اسکو
تنبیہ الغافلین مین **حکایت** حضرت زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما نے سُنا
ایک شخص کو کہ وہ کسی کی غیبت کر رہا ہے اور پیچھے اوسکے اوسکی برائی بیان کر رہا ہے
پس فرمایا ایاك والغیبۃ فانھا ادام کلاب الناس یعنی ای شخص بچ تو غیبت سے
پس تحقیق کہ غیبت ادام ہے اون لوگونکا جو کتے ہین ادام کہتے ہین اوس چیز کو جو روٹی
کے ساتھ کھائی جاوے جیسے نمک یا شوربہ وغیرہ نقل کیا ہے اسکو کیمیای سعادت مین دقیقہ
امام زین العابدین نے غیبت کرنے والون کو تشبیہ کتون کے ساتھ دی اسوجہ سے کہ قرآن مجید
مین اور احادیث مین غیبت مثل مردار کے گوشت کھانے کے بتائی گئی ہے

ف / نصیحت ابن عباس کی غیبت نکرنیکے

ف / نقل غیبت کرنا سفیان ابن الحسین کا اور منع کرنا ایاس ابن معاویہ کا ایک طور عجیب سے

ف / نصیحت کرنا زین العابدین کا ایک غیبت کرنے والے کو

ف / وجہ تشبیہ دینے زین العابدین کی غیبت کرنیوالونکو کتونکے ساتھ

اور تشبیہ اسکی مردار کے گوشت کھانے کے ساتھ واقع ہوئی اور مردار کا گوشت کھانا اور
اوسکو چبانا کتونکا کام ہے پس غیبت کرنے والے مثل کتون کے ہوئے اور اقسام آدمیون سے
خارج ہوئے کیونکہ اگر آدمی ہوتے صفت آدمی کی اونمین ہوتی خصلت انسان کی اونمین پائی جاتی
کسیکی غیبت نہ کرتے کسیکا گوشت کتون کے مانند نہ چباتے کسی پر طعن نہ کرتے اور طعن کو
شوربۂ نان نہ بناتے **ارشاد** ابو عمران کا قول ہے الغیبة ضیافة الفساق
ومراتع النساء وادام کلاب الناس ومزابل الاتقیاء یعنی غیبت ضیافت
ہے فاسقون کی اور جگہ چرنے عورتونکی ہے اور سالن آدمیونکا ہے جو مانند کتون کے
ہین اور مقام کوڑے پھینکنے کا ہے اتقیا کے یعنی غیبت مہمانی ہے فاسقونکی اسلیے جب فساق جمع
ہوتے ہین غیبت بہت ہوتی ہے اور عوام کیا خواص اس زمانے مین جب دستر خوان پر کھانا کھانے
کے واسطے بیٹھتے ہین قصص وحکایات دنیاوی بیان کرتے ہین اور پہلے بسم اللہ کرکے لوگونکا
گوشت کھاتے ہین باوجودیکہ بہتر ہے کہ وقت کھانیکے قصص ونبیہ کا ذکر ہووے حکایات
صالحین کا بیان ہووے اور جب دو شخص ملاقات کرتے ہین ایک دوسرے کی مہمانی یہ
کرتے ہین کہ لوگون کی غیبت دوسرے کے سامنے کرتے ہین مسلمانون کے عیبون کو کھول کھولکے
ذلیل کرتے ہین ذکر ورد سے اونکا دل خوش نہین ہوتا ہے نفس ملول ہوتا ہے غیبت سے
طبیعت اونکی خوش ہوتی ہے طبیعت کو نہایت فرحت ہوتی ہے پس غیبت مہمانی فاسقونکی ہوئی
اور ضیافت فاجرونکی ہوئی اور بھی غیبت جگہ چرنے عورتون کی ہے یعنی جس طرح جانور
جہان گھانس دیکھتے ہین نہایت خوش ہوکے اوس طرف دوڑتے ہین اور ہر وقت اس
خیال مین رہتے ہین کہ گھانس کہان ملتی ہے خوراک کہان نصیب ہوتی ہے اور ہر وقت
ادھر اودھر دیکھا کرتے ہین کہ چراگاہ کہان ہے ہمارا مقام کہان ہے اسیطرح عورتین بھی جب
دیکھتے ہین کہ فلان محفل مین کسی کی غیبت ہوتی ہے اوسکی شکایت ہوتی ہے جھٹ پٹ
وہان جاتے ہین خود بھی شریک محفل ہوتے ہین قہقہے مارتے ہین دو چار باتین اوسپر
کہہ سناتی ہین اور جب عورتین جمع ہوتی ہین ایک جا سب بیٹھتے ہین ذکر لوگون کا پھیلتا ہے
چرچا لوگونکا ہوتا ہے آواز بلند ہوتی ہے غوغا ہوتا ہے ندا اوٹھتی ہے غل اور شور مچتا ہے ہر طرف

ف نصیحت بعض لوگونکی

ف بیان اسکا کہ غیبت مہمانی ہے فاسقونکی

ف بیان اسی مضمونکا کہ غیبت چراگاہ ہے عورتونکی

ایک کہانی بیان کرتی ہی ہر عورت کسیکا عیب عیان کرتی ہی اور سابق کے زنانہ بعض عورتین اس قسم کی تھین کہ نماز اشراق اور تہجد پر التزام رکھتی تھین اور پنجوقتہ نماز کے بعد تسبیح پڑھتی تھین لوگون کے عیبون سے حتی الامکان زبان کو روکتی تھین صراط مستقیم پر چلتی تھین اگر کوئی کسی کی غیبت کرتا کسی کا عیب بیان کرتا اوسکو نصیحت کرتی تھین اور مردون اور عورتون کو لوگون کے ذلیل کرنے سے روکتی تھین حیف ہی مردون پر کہ باوجودیکہ عورتون پر بزرگی رکھتے ہین ہمیشہ غیبتین کیا کرتے ہین اور جو عورتین پرہیزگار ہین اونکو نصیحت کرتے ہین سعدی نے کیا اچھا مضمون کہا ہی کیا خوب مطلب لکھا ہی

زنانی کہ طاعت برغبت برند	ز مردان ناپارسا بگذرند
ترا شرم ناید ز مردی خویش	کہ باشد زنان را قبول از تو بیش
زنان را بعذری معین کہ ہست	ز طاعت بدارند گہ گاہ دست
تو بی عذر یکسو نشینی چو زن	شو ای کم ز زن لاف مردی مزن

اور بھی غیبت سالن ہی آدمیونکا مثل کتونکے ہین چنانچہ اسکی تفصیل گذر چکی اور بھی غیبت ہی مقام پھینکنے کوڑے کا متقین کے نزدیک یعنی جس طرح مقام خس و خاشاک نہایت بد ہے اور ہر شخص اوس سے اجتناب کرتا ہی حتی الوسع اوس سے دور رہتا ہی اسی طرح اتقیاء اور پرہیزگارون کے نزدیک غیبت بھی نہایت بد ہی ہر وقت اوس سے بچتے ہین اپنی زبانکو روکتے ہین نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس مین حکایت محمد بن المحمود العربی الخوارزمی مسند امام اعظم مین لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رض کی عجب شان تھی کہ اونھون نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اور کبھی کسیکی برائی بیان نہین کی حکایت جہنم مین دوزخیون کو خارش از حد ہوگی اور بسبب خارش کے سب گوشت پوست اونکا فنا ہو جائیگا ہڈی نکل آئیگی اوسوقت ندا ہوگی اور خدا کی طرف سے صدا ہوگی ہی لوگو کیا تم کو اس سے تکلیف ہوتی ہی نارہی جواب دینگے ہمکو نہایت سختی ہوتی ہی پس جواب ہوگا کہ یہ تکلیف تم کو اس سبب سے ہوئی کہ دنیا مین تم لوگون کو ذلیل کرتے تھے مسلمانون کو اذیت دیتے تھے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کہ باب حقوق المسلم علی المسلم مین مجاہد رحمہ اللہ تعالے سے آیت

ف بیان مانع زبان
ف نصیحت
سعدی
ف بیان اس امرکا کہ غیبت سالن ہے

اللہ تعالی فرماتا ہے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ن الذی جمع مالا وعددہ یعنی پھٹکار ہے اوس شخص
جو ہمزہ ہو اور جو لمزہ ہو اور مال جمع کرے **دقیقہ** مفسرین نے پہلے اختلاف کیا ہے
اس امر مین کہ یہ آیت عام ہے یا خاص بعض مفسرین اسطرف گئے ہین کہ یہ آیت ایک
شخص خاص کی شان مین نازل ہوئی اور مراد اس آیت سے وہی شخص ہے تفسیر جلالین
مین تحریر ہے کہ یہ آیت اون لوگون کی شان مین نازل ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم اور مومنین کی غیبتین کیا کرتے تھے جیسے ولید بن المغیرہ وغیرہ اور کلبی نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اخنس بن شریق کی شان مین اوتری
ہے کہ وہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غیبت کیا کرتا تھا
اور مومنین کی شکایت مین اپنی اوقات کو صرف کرتا تھا اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے
کہ مراد ہمزہ اور لمزہ سے کوئی شخص خاص نہین ہے بلکہ جو شخص غیبت کرے اور یہ آیت
کسی شخص خاص کی شان مین نازل نہین ہوئی بلکہ ہر غیبت کرنے والے کی شان مین
اوترے چنانچہ کرخی نے مجاہد علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے اور محققین کا مذہب یہ ہے کہ یہ آیت
اگرچہ خاص لوگون کی شان مین جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی غیبتین
کیا کرتے تھے نازل ہوئی لیکن مطلب اس آیت سے ہر غیبت کرنے والا ہے اور مطلب یہ ہے
کہ جو شخص غیبت کرے خواہ اخنس بن شریق ہو یا ولید بن المغیرہ ہو یا اور کوئی شخص ہو
اوسپر پھٹکار ہے چنانچہ امام رازی کا تفسیر کبیر مین اسی طرف میل ہے پھر مفسرین ہمزہ
اور لمزہ کے معنی مین اختلاف کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ دونون سے مراد غیبت
کرنے والا ہے چنانچہ جواہر التفسیر مین نقل کیا ہے اور کلبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہین کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگون کی غیبت اونکے پیچھے کیا کرے
اور مراد لمزہ سے وہ شخص ہے جو سامنے لوگون کو لعنت کیا کرے اور گالیان دیا کرے
اور سلیمان جمل نے حاشیہ جلالین مین حضرت حسن بصری سے اسکا عکس نقل کیا ہے
یعنی مراد ہمزہ سے وہ شخص ہے جو لوگون کو اونکے سامنے برا کہا کرے اور لمزہ سے
وہ شخص مراد ہے جو غیبت کیا کرے اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین امام ابو زید سے

تفسیر سورہ ویل لکل ہمزۃ لمزۃ

غیبت کی حرمت

نقل کیا ہی کہ مراد ہمزہ سے وہ شخص ہی جو لوگون کو ہاتھ سے تکلیف دیا کری اور اونکو مارا کرے اور لمزہ سے مراد وہ شخص ہی جو لوگونکو زبان سے تکلیف دیا کرے الحاصل اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے غیبت کرنے والے پر ویل فرمایا اور از حد زجر فرمایا پس تعجب ہے لوگون سے کہ غیبتین کرتے ہین اور خدا کے غضب و قہر کے سزاوار رہتے ہین اور بلا شک اگر اللہ تعالیٰ ہم لوگون کو نظر انصاف سے دیکھیگا ایک شخص بھی ہم لوگون مین سے نجات نہ پاویگا ہان اگر عنایت سے نظر فرماوے تفضل اپنا پھیلاوی البتہ صورت نجات کی ہو اللہم انا عبادک المجرمون ان لنا ذنوبا فیما بیننا و بینک و ذنوبا فیما بیننا و بین خلقک فما کان منہا لک فاغفر لنا بتفضلک واما ما کان منہا لخلقک فارض عنا خصمائنا بجود احسانک **حکایت** چند درویش باہم بیٹھے تھے اور باہم مذاکرے ہو رہے تھے کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت شروع کی ایک درویش نے اوس سے پوچھا ای شخص تو نے فرنگ سی کبھی جہاد کیا یا نہین اونے جواب دیا مین کبھی اپنے گھر کی چار دیواری سے نہین نکلا پس درویش نے کہا ایسا بدبخت کوئی نہوگا کہ اوسکے ہاتھ سے کافرون نے اذیت نہ پائی اور ایک مسلمان نے جسکی تم نے غیبت کی تکلیف اوٹھائی نقل کیا ہے اسکو سعدی نے اور اسکو منظوم کرکے کہا ہے نظم

طریقت شناسان ثابت قدم	بخلوت نشستند چندے بہم
یکے زان میان غیبت آغاز کرد	در ذکر بیچارۂ باز کرد
کسے گفتش ای یار شوریدہ رنگ	تو ہرگز غزا کردۂ در فرنگ
بگفت از پس چار دیوار خویش	ہمہ عمر ننہادہ ام پای پیش
چنین گفت درویش صادق نفس	ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ کافر زپیکارش ایمن نشست	مسلمان ز جور زبانش نرست

حکایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سنا کہ وہ حجاج کی غیبت کر رہا ہے پوچھا ای شخص اگر حجاج یہان موجود ہوتے یہ عیب اونکے سامنے بیان کرتے یا نہین اونے کہا نہین پس فرمایا صحابہ اس امر کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ایک شخص کا غیبت شروع کرنا اور درویش کا ایک لطیفہ کہنا

حضرت ابن عمر کا غیبت کو نفاق کہنا

وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین نفاق سمجھتے تھے کہ لوگون کے سامنے اونکی تعریف کرین اور پیچھے
اونکی شکایت کرین نقل کیاہی اسکو احیاء العلوم کے باب الخوف مین **نصیحت**
اس زمانے مین عجب لوگون کی چال ہے اور عجب ہر شخص کا حال ہی کہ جب لوگون سے
ملاقات کرتے ہین نہایت تعظیم کے ساتھ پیش آتے ہین اور خیر وعافیت پوچھتے ہین
ہر طرح کی خاطر داری کرتے ہین ہر طور کی مہانداری کرتے ہین کبھی پان الائچی سے منہ
لال کرتے ہین کبھی اور طرح سے خوشحال کرتے ہین یہ سب امور ظاہر مین کرتے
ہین اور باطن مین بغض وعداوت رکھتے ہین اسی واسطے جب مجلس برخاست ہوجاتی ہے
لوگون کی غیبتین کرنا شروع کرتے ہین اونکے عیوب بیان کرکے ہنستے ہین کہ فلان
شخص کیسا فاجر ہے کہ ڈاڑھی مونڈاتا ہے اور فلان شخص ڈاڑھی کترا تا ہے اور فلان
شخص کو کیا ہوا کہ ہمیشہ گلبدن کا پائجامہ پہنتا ہے خلاف شرع باتین کرتا ہی اور فلان
شخص کی عجب چال ہی کہ ہمکو ہنسی آتی ہی اور فلان شخص کیا بیجیا ہی کہ اوسکی باتونسے ہمکو شرم آتی ہی
اور فلان شخص متکبر معلوم ہوتا ہے لوگون سے باتین کم کرتا ہے اور فلان شخص بیوقوف ہی
لوگونسے بات کرنیکا شعور نہین ہی اور فلان شخص عجب مسخرا ہے گویا کہ ہیجڑا ہے اور جب انسے
کوئی کہتا ہے کہ کسواسطے اونکی برائیان بیان کرتے ہو اونکے عیوب کو عیان کرتے ہو
جواب دیتے ہین کہ کیا مضائقہ ہے بادشاہ کو بھی ہر شخص غیبت مین برا کہتا ہی اور ایک روز
راقم الحروف غفرہ اللہ تعالی الرؤف نے ایسے لوگون سے کہا کہ عجب آپ لوگ بیمروت ہین
کہ سامنے لوگونکی تعریف کرتے ہین اونکی چاپلوسی کرتے ہین اور اونکی غیبت مین اونکی
برائیان بیان کرتے ہین اونھون نے جواب دیا کہ اسی کا نام حسن خلق ہی یعنی
عادت کا اچھا ہونا اور اللہ تعالی نے اپنے نبی کی تعریف مین فرمایا وانک لعلے
خلق عظیم یعنی ای نبی تم ہر آئنہ نہایت خلق پر ہو بسبب اسکی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم لوگون کے سامنے اونکو برا نہین کہتے تھے اسیطرح ہم لوگ بھی کسی کو منہ پر
بد نہین کہتے ہین تا اوسکو رنج نہو راقم نے جواب دیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم جسطرح روبرو لوگون کو برا نہین کہتے تھے اسی طرح کسی کی غیبت بھی نہین کرتے تھے مگر ان

بیان اہل زمانہ کے نفاق کا

تقریر مؤلف کی بعض لوگونسی

جب کوئی فائدہ ہو چنانچہ تفصیل فوائد کی گذر چکی بخلاف آپ لوگون کے ظاہر مین تعریف
کرتے ہین اور باطن مین بغض رکھتے ہین اسکو حسن خلق نہین کہتے ہین بلکہ یہ نفاق ہے
حکایت سعدیؒ کہتے ہین کہ ایک شخص پرہیزگار نے ایک مرتبہ ایک لڑکے سے
کچھ دلگی کی واسطے تفریح طبیعت کی نہ نیت بد کی اور پرہیزگارون نے جب سنا کہ فلان
شخص نے ایک لڑکے سے دلگی کی باہم ہنسنے لگے اور اوسکی غیبت کرنے لگے رفتہ رفتہ
جب یہ خبر اوس پارسا کو پہونچی کہ اور پارسا میرے فعل پر ہنستے ہین اوسنے کہا اے
لوگو خدا تعالیٰ نے طبیعت کی خوشی کے واسطے مزاح کرنا لڑکے کے ساتھ حرام نہین کیا ہے
البتہ غیبت حرام کی ہے پس تم لوگون کو کسنے غیبت کرنے کی اجازت دی ہے

شنیدم کہ از پارسایان یکے — بطیبت بخندید از کودکے
دگر پارسایان خلوت نشین — بعیبش فتادند در پوستین
باخر نماند این حکایت نہفت — بصاحب نظر باز گفتند وگفت
مدر پردۂ یار شوریدہ حال — نہ طیبت حرام است و غیبت حلال

حکایت ایک روز حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر چند لوگ بیٹھے
اور انتظار حذیفہ کا کرنے لگے اس مابین مین باہم کچھ حال حذیفہ کا بیان کرنے لگے
جب حذیفہ برآمد ہوئے وہ لوگ حیا سے چپ ہو گئے پس فرمایا حذیفہ نے جو کہتے تھے
وہ کہو کیونکہ اسکو ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین نفاق
سمجھتے تھے کہ سامنے لوگون کے چپ رہنا اور پیچھے اوسکے اوسکے اوصاف بیان کرنا نقل کیا ہے
اسکو احیاء العلوم کی کتاب الخوف مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے کل المسلم علی المسلم حرام ماله وعرضه ودمه حسب امرءٍ من الشر ان
یحقر اخاه المسلم یعنی تمام مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہین مال بھی حرام ہے پس کسیکے
مال کو چوری سے لینا یا چھین لینا یا خراب کر دینا یا کھو ڈالنا جائز نہین ہے اور عزت بھی حرام
ہے پس کسیکی عزت لینا کسی کی غیبت کرنا کسیکو ذلیل کرنا منع ہے اور خون بھی حرام ہے پس کسی کو
بلا وجہ مار ڈالنا درست نہین ہے اور کافی ہے بدی سے یہ امر کہ کوئی شخص کسی کو ذلیل کرے

یعنی اگر ایک کو دوسرے کچھ تکلیف نہین ہوپنچتی ہی مگر یہ کہ وہ شخص اسکو ذلیل کرتا ہی پس یہی تکلیف کافی ہی روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے **نصیحت** لوگونکو لازم ہی کہ لوگون کے تکلیف اپنے سے باز آئین اور توبہ کے واسطے ہاتھ اوٹھائین کیونکہ اس زمانے والون کا حال یہ ہی کہ جب کسی شخص پر اونے احسان کرتے ہین یا اوسکے کسی معاملہ کی کارروائی کرتے ہین اپنا احسان بتلاتے ہین اور لوگون کے سامنے کہا کرتے ہین کہ دیکھو فلان شخص پر ہم نے یہ احسان کیا یہ امتنان کیا ہم نے اوسکو تکلیف نہین دی اور شام وصبح اوسکی غیبت مین مصروف رہتے ہین اور اوسکے ذلیل کرنے مین اسطرح اوقات کرتے ہین اور اسکو تکلیف نہین سمجھتے ہین حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین کہ ذلیل کرنا ہی تکلیف کافی ہے اللھم اجعلنا ممن تبع الصراط المستقیم وسلك علی طریق الدین القویم **حکایت** ایک روز مدرسۂ نظامیہ مین سعدی نے اپنے استاذ شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی سے کہا کہ جب لوگون کو مین حدیث کا درس دیتا ہون فلان شخص حسد کرتا ہی اور دل اوسکا طیش مین آتا ہی اوستاد نے فرمایا ای سعدی تعجب ہی تمسے کہ تم حسد کو ایسی بری چیز جانتے ہو کہ میرے سامنے اوسکا ذکر کرتے ہو اور اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتے ہو تم سے کسنے کہا کہ حسد حرام ہے اور غیبت حلال ہے اگر وہ شخص جہنم مین بسبب حسد کے جائیگا تم بھی جہنم مین بسبب غیبت کے جاؤگے چنانچہ بوستان مین ہی ؎

مرا در نظامیہ ادرار بود	شب و روز تلقین و تکرار بود
مر اوستاد را گفتم ای پرخرد	فلان یار بر من حسد می برد
چو من داد معنی دہم در حدیث	برآید ہم اندرون خبیث
شنید این سخن پیشوای ادب	بہ تندی برآشفت و گفت ای عجب
حسودی پسندت نیاید ز دوست	ندانم کہ گفتہ کہ غیبت نکوست
گراو راہ دوزخ گرفت از حسی	ازین راہ دیگر تو در وی رسی

آیت فرمایا اللہ تعالی نے ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم - یعنی ای محمد نہ اطاعت کرو اوسکی جو خلاف ہو یعنی قسم بہت کھایا کرتا ہو

ف بیان اس امر کا کہ اہل زمانہ اونسے احسان اپنا جتلاتے ہین باوجود بلکہ ہمیشہ غیبت کیا کرتے ہین

ف سعدی کا ایک عالم کی غیبت کرنا اور اوستاذ سعدی کا عجیب طرح سے جواب دینا

ف آیت حرمت غیبت کی

اور سچ جھوٹ مین خدا کو گواہ بنایا کرتا ہوا اور نہین ہو یعنی عقل اوسکی اچھی نہو اور ہمارے یعنی غیبت کرتا ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر بات مین قسم کھانا منع ہے اس زمانے کے لوگ قسم کو اپنا تکیہ کلام کرتے ہین اور ہر بات مین جھٹ پٹ قسم کھا جاتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ نام کس عظیم الشان کا ہے بلکہ جو بات جھوٹ ہو اور اوسکو سچ بنانا منظور ہووے او سپر خدا کو گواہ بناتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا گواہ ہے اور خدا جانتا ہے اس بات کو حالانکہ بعض کتب فقہ مین مصرح ہے کہ ایسی صورت مین آدمی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اوسنے خدا کو جھوٹ بات پر گواہ بنایا پس گویا خدا تعالی جھوٹا ہوا نعوذ باللہ تعالی منہ **حکایت** جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام مین ملاقات ہوئی حضرت یعقوب کے پاس وہ بھیڑیا جسپر حضرت یوسف کے بھائیون نے اونکے کھا جانے کی تہمت کی تھی واسطے مبارکبادی کے آیا اونھون نے بھیڑیے سے پوچھا اتنی مدت حضرت یوسف کا تجھکو حال معلوم تھا یا نہین اوسنے کہا مجھکو حال یوسفؑ کا جو اونکے بھائیون نے اونکے ساتھ کیا تھا اگرچہ سب معلوم تھا لیکن آپ کے سامنے مین نے بیان نہین کیا ہے تا غیبت اور چغلخوری نہو جاوے نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس مین **نصیحت** اس زمانے کے لوگونکا عجب حال ہے کہ ہر وقت لوگون کی غیبتین کیا کرتے ہین اور اپنے بھائیون کا گوشت کھایا کرتے ہین اور جانور جو بیعقل ہوتے ہین غیبت سے اور شکایت سے پرہیز کرتے ہین پس یہ لوگ بھیڑیے سے بھی بدتر ہوے مقام افسوس ہے کہ اللہ تعالی نے مردونکو سب پر حتے کہ عورتون پر بھی بزرگی دی اور یہ لوگ خود اپنا نقصان کرتے ہین اپنے کو عورتون سے اور جانورون سے بدتر بناتے ہین **حدیث** حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم فرماتے ہین لما عرج بی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم یعنی جب مین شب معراج مین جبرئیل کے ساتھ گیا راہ مین عجائب و غرائب معاملات دیکھے اونمین سے ایک یہ ہے کہ چند لوگونکو مین نے دیکھا کہ اونکے ناخن تانبے کے ہین اور وہ اپنے ناخونون سے اپنے بدن کو چھیل

فـ بیان اس امر کہ ہر امر مین قسم کھانا منع ہے

فـ بیان اسکا کہ حضرت یعقوب سے ملاقات بھیڑیے کی

فـ بیان اس امر کا کہ انسان بھیڑیے سے بھی بدتر ہین

رہے ہین مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہ اس عذاب مین گرفتار ہین
جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین لوگون کی عزت ریزی کرتے تھے روایت
کیا ہی ابو داؤد رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو ارشاد حاتم اصم فرماتے ہین
المغتاب والنمام قردۃ اھل النار والکذاب کلب اھل النار والحاسد خنزیر اھل
النار یعنی غیبت کرنے والے اور چغلی کھانے والے دوزخیون مین بندر ہونگے اور
جو لوگ بہت جھوٹ بولتے ہین وہ لوگ دوزخیون مین کتے ہونگے اور حسد کرنے
والے سور جہنمیون کے ہونگے نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس مین ف بندرون
کی شکل بعضے الحیوان ؛ وہ اوٹھینگے عیب مین جو ہین یہان **نصیحت** اس زمانے
مین یہ سب امور یعنی چغلخوری اور حسد اور جھوٹ منتشر ہو گئے ہین خصوصاً جھوٹ
کہ ہر شخص کیا جاہل کیا عالم کیا شریف کیا رذیل جھوٹ بولا کرتا ہے اور سمجھتے ہین
کہ جھوٹ گناہ صغیرہ ہے اسکے کرنے مین کچھ مضایقہ نہین ہے اور جب لوگ ایک
محفل مین جمع ہوتے ہین جھوٹ جھوٹ باتین بول کے لوگون کو ہنساتے ہین اور
اپنی جان پر کئی طرح کا وبال لیتے ہین اور روزے کے دنون مین بھی زبانون کو
جھوٹ سے نہین روکتے ہین بلکہ زیادتی کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ جو گناہ
آدمی کے نزدیک حقیر معلوم ہو اللہ تعالے کے نزدیک وہ بڑا گناہ ہوتا ہے پس شاید
اللہ تعالی اسی جھوٹ پر پکڑ کرے اور عتاب سخت فرماوے اور جہنم مین روانہ کرے
نعوذ باللہ منہ اور متقدمین جھوٹ سے نہایت پرہیز کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ سچ
مین نجات ہو اور جھوٹ مین نقصان ہی احادیث مین پھٹکار جھوٹ بولنے والون پر
وارد ہوئی ہو اور انکی شان مین نہایت سختی نازل ہوئی ہی **حکایت** ایک شخص نے
داؤد طائی کے سامنے ایک شخص کا عیب بیان کیا اور کہا کہ فلان صوفی مست پڑا ہوا تھا
اور تمام بدن مین اوسکے قے بھری ہوئی تھی اور گرد اگرد اوسکے کتے بیٹھے ہوئے ہین
طائی اس مضمون کو سنکے ذرا غور کرکے کہنے لگے اے شخص اسی روز کی واسطے یار مہربان چاہیے
تا اپنے دوست کی غیبت نہ کرے نقل کیا ہی اسکو سعدی نے بوستان مین اور فرمایا ہے

یکے پیش داؤد طائی نشست
کہ دیدم فلان صوفی افتادہ مست
قے آلودہ دستار پیراہنش
گروہے سگان حلقہ پیرامنش
چو فرخندہ خو این حکایت شنید
زگویندہ ابرو بہم بر کشید
زمانے بر آشفت و گفت اے رفیق
بکار آرد امروز یار شفیق

حکایت زمانہ سابق مین ایک نبی کو خواب مین اللہ تعالی کی طرف سے ایسا ارشاد ہوا کہ صبح کو جو چیز پہلے تمہاری نظر مین آوے اوسکو کھاجانا اور پھر جو چیز آوے اوسکو چھپا ڈالنا اور ظاہر نکرنا اور پھر جو چیز آوے اوسکو پناہ دینا اور پھر جو چیز آوے اوسکو ناامید نہ کرنا اوسکے کہنے کے موافق کرنا اور پھر جو چیز آوے اوس سے بھاگنا جب صبح ہوئی اول نظر نبی کی ایک پہاڑ عظیم الشان پر پڑی متحیر ہوے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا ہے کہ اول چیز کو کھاجانا اس پہاڑ کو کسطرح کھاجاؤن پھر خیال کیا کہ موافق حکم کے کرنا چاہیئے جب قصد کیا پہاڑ کے کھانے کا وہ پہاڑ کم ہونے لگا یہان تک کہ ایک لقمہ نہایت شیرین ہوگیا اور انھون نے اوسکو کھالیا اور اللہ تعالے کا شکر کیا بعدہ اونکی نظر مین ایک طشت سونے کا آیا چونکہ اللہ جل شانہ نے فرمایا تھا کہ دوسری چیز کو چھپا ڈالنا اونھون نے اوس طشت کو زمین کھود کے دفن کردیا اور وہان سے روانہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد جب پیچھے دیکھا دیکھا کہ وہی طشت زمین کے اوپر پڑا ہے پھر اوسکو دفن کیا پھر اوسکو نکلا پایا دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا جب ہمیشہ طشت باہر آنے لگا اوسکو چھوڑ کے آگے بڑھے کہ ایک چڑیا نہایت مضطرب آئی اور ایک باز اوسکے شکار کے واسطے دوڑا ہوا آیا چونکہ خدا تعالے کا حکم تھا کہ تیسری چیز کو پناہ دینا اونھون نے اوس چڑیا کو پناہ دی اور اوسکو باز سے بچایا اس بات کو باز دیکھ کے کہنے لگا یا نبی اللہ تم نے میرے شکار کو پناہ دی اب میری بھوک کی کچھ تدبیر کیجئے نبی نے خیال کیا کہ اللہ تعالے نے حکم کیا کہ چوتھی چیز کو ناامید نکرنا اسواسطے مین اپنی ران کا ایک ٹکڑا کاٹ کے دیدیتا ہون چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا بعدہ اونکی نظر مین مردار آیا موافق حکم خدا تعالے کے نبی اوس سے بھاگے جب شام ہوئی نبی نے کہا یا اللہ

مین نے تیرے حکم کے موافق کیا اب اسکی حکمت بیان کر جب بنی سوئے اللہ تعالی کیطرف سے
ارشاد ہوا ای بنی پہلی چیز جو تمنے کھائی وہ مثال غصے کی ہے جسطرح وہ پہاڑ پہلے
بہت بڑا تھا جب تم نے کھانے کا ارادہ کیا تھا نہایت چھوٹا ہو گیا اور شیرینیت اوسمین
آگئی اسی طرح غصہ ہے کہ شروع مین جب آدمی کو غصہ آتا ہے نہایت جوش ہوتا ہے
پھر اگر آدمی نے حلم کو دخل دیا اور غصے کو کھایا وہ کھانا نہایت مفید ہوتا ہے کہ دنیا
مین وہ شخص بردبار کہلاتا ہے اور آخرت مین اوسکا بدلا پاتا ہے پس غصہ کو پی جانا اور
اپنے نفس مین صفت بردباری کی پیدا کرنا اولاً نہایت شاق معلوم ہوتا ہے جیسے پہاڑ کا
کھانا پھر آدمی جب ارادہ مصمم حلم کا کرتا ہے غصے کو مثل شہد کے پاتا ہے کہ جسطرح شہد کے
کھانے مین نفس کو ایک فرحت حاصل ہوتی ہے اسی طرح غصے کے کھانے مین بھی آدمی کو
دارین مین خیریت ہوتی ہے چنانچہ اسی مضمون کی طرف بعض شعرا نے اشارہ کیا اور
کہا ؎ الحلم اوله مر مراقية ؛ لكن اخره احلى من العسل ؛ یعنی حلم کا مزہ ابتدا
مین اگرچہ کڑوا ہوتا ہے اور نفس کو نہایت گران معلوم ہوتا ہے لیکن آخرالامر اوسکا مزہ شہد
سے بھی اچھا ہو جاتا ہے اور حلیم اپنے حلم سے درجات دینیہ و دنیاویہ پاتا ہے اور ای بنی دوسری
چیز جو تمنے چھپا دی اور پھر وہ باہر نکل آئی وہ مانند اوس کام نیک کی ہے جو خلاص سے ہووے
یعنی جسطرح وہ طشت باوجود دفن کرنے اور چھپانے کے ہر وقت باہر نکل آتا تھا اسیطرح
جب آدمی نیت خالص سے کوئی عبادت کرے اور منظور اوسمین ریا نہ ہووے یہانتک
کہ اوس کام کو چھپاوے تا لوگ مطلع نہووین وہ عبادت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے اور
اللہ تعالیٰ چونکہ اوسکو مقبول کرتا ہے خود لوگون کو اوسپر مطلع کر دیتا ہے اور ای بنی تیسری چیز
کی مثال امانت کی ہے یعنی جب کوئی امانت رکھاوے اوسمین خیانت نہ کرنا چاہیے بلکہ اوسکی
امانت کو پناہ مین رکھنا چاہیئے اور ای بنی چوتھی چیز سے اشارہ اسطرف ہے کہ جسطرح تمنے اپنی ران کا
گوشت اوس باز کو دیدیا اور اوسکی حاجت کو روا کیا اسی طرح جب کوئی شخص اپنے کسی
کام کے واسطے تم سے کہے ضرور ہے کہ تم اوسکی حاجت روائی کرو اور اوسکو ناامید نکرو
کیونکہ انسان باز سے بدرجہا بہتر ہے اور ای بنی پانچوین چیز جو مردار تھی اور ہم نے اوس سے

بھاگنے کا حکم دیا تھا وہ مثل غیبت کے ہے پس جسطرح مردار سے بھاگتے ہو اسی طرح
غیبت سے بھی نفرت کرو اور اوس سے بھاگو نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے اپنے والد سے
حدیث ایک مرتبہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خطبے مین ارشاد فرمایا ان
الدرھم یصیبه من الربوا اعظم عند اللہ فی الخطیئة من ست وثلاثین زنیة یزنیھا
الرجل وادبی الربا عرض الرجل للمسلم یعنی اگر کوئی ایک روپیہ سود کا لیوے
اوسکا گناہ زائد تر ہے اس سے کہ چھتیس مرتبہ زنا کرے اور عزت مسلمان کی سود سے
زائد ہے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین **نصیحت** اے غیبت کرنے والون ذرا
غور کرو حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ غیبت زنا سے زائد ہے اور اس حدیث سے
مفہوم ہوا کہ غیبت سود سے زائد تر گناہ ہے اور سود لینا چھتیس زنا سے زائد ہے پس غیبت
کا گناہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زائد ہے پس تعجب لوگون سے کہ زنا سے اسقدر اجتناب
کرتے ہین کہ مرنے کو بعض اشراف زنا سے بہتر جانتے ہین اور پہرون اور شام و سحر
لوگونکی غیبتین کیا کرتے ہین اور اوسکو اچھی چیز سمجھتے ہین **حدیث** جسوقت اللہ تعالی
نے دین اسلام کو مکمل کیا اور حجۃ الوداع مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
سے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ الآیۃ صحابہ سمجھ گئے
کہ اب انتقال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا قریب ہوا کیونکہ
بعد مرتبۂ کمال کے پھر مرتبہ نقصان کا ہے جب اللہ تعالے نے دین کو کامل کیا لا بد اب
اسکا نقصان ہوگا اور باوجود زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے نقصان
کسطرح ہوگا پس اس سے معلوم ہوا کہ زمان انتقال قریب ہوپہنچا چنانچہ یہی امر وقوع مین آیا جسوقت
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مرض الموت کی شدت ہوگئی اور مدت
حیات کم رہ گئی جمعرات کے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حجرے سے
مسجد مین تشریف لائے اور کہا اے بلال رض مدینے مین ندا کردو کہ آج رسول اللہ برآمد ہوا ہے
اور کچھ نصائح کرتے ہین جسکو سننا منظور ہووے وہ آوے کیونکہ یہ آخر وصیت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اب زمانۂ انتقال عنقریب ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے

موافق حکم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے نہایت غمگین ہوکے ندا کی یہ
ندا سنکے عشاق رسول اللہ اور مشتاقان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مسجد نبوی
مین جمع ہوگئے اوسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منبر پر چڑھے اور
امت مرحومہ کی جدائی پر روئے اور از حد حمد وثنا کی اور انبیاے سابقین پر صلوۃ بھیجی
بعدہ نصیحتین کرنا شروع کین کہ ای لوگو یہ میری آخری وصیت ہے تم لوگون کو مین نصیحت
کرتا ہون ان امور کی کہ نماز مین قصور نکرنا اور لونڈی غلام کو تکلیف نہ دینا اسیطرح
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بہت وصیتین کین منجملہ اون کے فرمایا آپنے
ان اللہ جامعکم یوم القیمۃ فی صعید واحد فی مقام عظیم وھول شدید
فی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم احفظوا السنتکم
وابکوا عینکم ایھا الناس لا تظلموا فان اللہ ھو الطالب لمن جاز وعلیہ
حسابھم والیہ ایابھم یعنی ای امت میری اللہ تعالی تم کو جمع کریگا قیامت کے روز
ایک میدان مین کہ اوسدن نہایت ہول ووہشت ہوگی اور اولاد ومال کچھ کام
نہ آویگا چاہیے تم لوگون کو کہ اپنی زبانون کو روکے رہو اور ہمیشہ آنسو بہاتے رہو
اور کسی پر ظلم نہ کرو نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الرفق مین حدیث فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ستر علے مؤمن عورۃ ستر اللہ
عورتہ یوم القیمۃ یعنی جو شخص مسلمان کے عیب کو چھپاوے اور غیبت نکرے اللہ تعالی قیامت
مین اوسکے عیبونکو بھی ڈھپائے گا اور اپنی رحمت سے سرفراز کریگا اور جو شخص دنیا مین لوگون کے
عیبون کو کھولیگا اور اونکی غیبتین کریگا اللہ تعالے اوسکو قیامت کے روز ہلاکت
مین ڈالیگا اور جہنم مین بھیجے گا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب صفۃ المسائلۃ
مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا یغتب بعضکم
بعضا فتھلکوا یعنی نہ غیبت کرے کوئی شخص کسی کی وگرنہ پس غیبت کرنیوالا ہلاک
ہوجائیگا اور قیامت کے روز عذاب مین پڑیگا نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین مین
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی نصیحتونکے بیان مین حدیث

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من کف لسانہ عن اعراض
الناس اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ یعنی جو شخص اپنی زبان کو روکے لوگونکی عزت
ریزی سے اور لوگون کی غیبت نہ کرے خداتعالے اوسکے گناہونکو قیامت کے
روز معاف کریگا اور اوسپر نہایت احسان کریگا بسبب اسکے کہ اوسنے ایک
مسلمان پر احسان کیا اور اوسکے عیبون سے تعرض نہ کیا نقل کیا ہے اسکو زینۃ المجالس
اور منتخب النفائس مین ارشاد ایک شخص نے فضیل ابن عیاض سے کہا کہ کچھ وصیت
کیجیئے اونھون نے کہا احفظ عنی خمسا اولہا ما اصابک من شئ فقل ذلک بقضاء
اللہ تعالی حتی ترفع الملامۃ عن الخلق والثانی احفظ لسانک وانت تنجو
من عذاب اللہ والثالث صدق ربک بما وعدک من الرزق حتی تکون
مؤمنا والرابع استعد للموت حتی لاتموت غافلا والخامس اذکر اللہ
کثیرا حیث ما کنت حتی تکون مخصنا من جمیع السیئات یعنی ای سائل مین
تجھکو پانچ چیزونکی نصیحت کرتا ہون اول یہ کہ جو مصیبت دنیوی ہو یا دینی ہو
اوسکو اللہ کی قضا و قدر کے ساتھ ملاوے اور سمجھ لے کہ جو امر ہے موافق تقدیر کی ہوجاتا ہے
کسی آدمی کو ملامت نہ کر کیونکہ جو امر مقدر ہے وہ ہوتا ہے تنبیہ بعض ملحدین کا یہ قول ہے
کہ ہرگاہ اللہ تعالی نے لوح محفوظ مین جو کچھ ہوتا ہے قسم خیر سے ہو یا شر سے لکھدیا پس
اب اللہ تعالے کے عذاب دینے کے بدیون پر کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ بندہ بے اختیار
محض مثل پتھر کے ہوگیا کسواسطے کہ اگر بندہ مختار ہووے اوسکو خلاف امر مقدر کرنیکا
بھی اختیار ہووے جھوٹا ہونا تقدیر کا لازم ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی طرف کذب منسوب
ہوجاتا ہے اور یہ شک بعض میرے سامعین کو جبکہ مین والد ماجد سے شرح عقائد نسفیہ
پڑھتا تھا عارض ہوا کہ خلاف تقدیر ہونے مین جھوٹا ہونا اللہ تعالی کا لازم آتا ہے پس اگر
آدمی مختار ہووے اور اوسکو خلاف امر مکتوب کی کرنے کا بھی اختیار ہووے تقدیر جھوٹی
ہوجائیگی مثلا اگر تقدیر مین زید کی لکھا ہے کہ فلان روز یہ زنا کریگا پس اگر یہ شخص
زنا کرنے مین مختار ہووے پس شاید اپنے اختیار سے زنا نہ کرے خلاف تقدیر کے

لازم آجاتا ہی اور اگر مختار نہین ہی تو یہ خلاف مذہب اہل سنت کی ہی اوس وقت مین نے ہر طرح
سے سمجھایا لیکن وہ لوگ نہ سمجھے پھر بعد برخاست ہونے مجلس کے بھی بہت سمجھایا لیکن
اونکی خیال مین نہ آیا اور کہنے لگے کہ چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد کا ہی اسواسطے ہم اعتقاد رکھتے ہین
اس امر کا کہ تقدیر مین لکھنے سے انسان کو اختیار باقی رہتا ہی لیکن اسکی وجہ خوب ہمارے
ذہن نشین نہین ہوتی ہی اور کچھ خوب سمجھ مین نہین آتی ہی اب تقریر رفع کو سن لینا چاہیے
وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے لوح محفوظ مین یہ نہین لکھا کہ فلان شخص فلان کام بغیر اختیار
کے چار و ناچار کریگا بلکہ وہان یہ مضمون درج ہی کہ فلان شخص وہ کام باوجود اپنے اختیار کے
کریگا مثلا تقدیر مین یہ نہین لکھا ہی کہ زید زنا کریگا اور اس فعل مین مجبور ہو جائیگا بلکہ
لوح محفوظ مین فقط جو بات ہونے والی ہی چونکہ اللہ تعالی اوسکو جانتا ہی خدا تعالی نے لکھدیا ہے
کہ زید سے زنا ہوگا یعنی اگرچہ زید کو اختیار ہی خواہ زنا کرے یا نہ کرے لیکن ہم جانتے ہین
اس امر کو کہ طبیعت زید کی زنا کی طرف رغبت کریگی اور زنا اس سے ہو جائیگا پس معلوم ہوا کہ
تقدیر مین لکھنے سے اختیار نہین جاتا ہی اگر اسکی زیادہ شرح منظور ہووے تو اوسکو یون
سمجھنا چاہیے کہ مثلا اگر ایک شخص کو قرینون وغیرہ سے یقین ہووے کہ زید سے کل زنا ہوگا اور
وہ شخص زید سے کہدیوے کہ کل تجسے زنا ہوگا جب کل آج ہوئی اتفاقا زید سے زنا ہوا پس
اوس شخص کے پہلے سے خبر دینے سے اختیار زید کا چلا نہین گیا بلکہ باایہمہ زید کو اختیار تھا
کہ چاہتا زنا نکرتا لیکن اوسکی طبیعت چونکہ اسطرف راغب ہو گئی اس سبب سے یہ امر
وقوع مین آیا اسی طرح اللہ تعالی کہ عالم الغیب ہی جانتا ہی کہ زید سے زنا ہوگا اور اوسکی
خواہش جوش کریگی موافق اپنے علم کے اوسنے لوح محفوظ مین لکھدیا پس اس سے اختیار
کا فاعل ہونا کہان سے لازم آتا ہی دوسرے یہ کہ اپنی زبان کو بند کر اور کسیکی
غیبت اور شکایت نہ کر تا تجھ سے مخلوقات کو نجات ہو اور تجھکو خدا تعالی کے عذاب
سے نجات ہو اگر تو کسی کی غیبت کریگا تجھکو بھی آخرت مین تکلیف ہوگی اور تیرے سبب
سے لوگون کو مشقت ہوگی سعدی کہتے ہین ؎ زبان آمد از بہر شکر و سپاس ٭
بغیبت نگرداندش حق شناس ٭ الحاصل اگر تو زبان کو نہ روکے گا اور جو نفس کہیگا

اوسکے موافق کریگا ہلاک ہوگا اور قیامت مین عذاب مین پڑیگا چنانچہ اسی مضمونکی طرف بعض شعرانے اشارہ کیا ہے احفظ لسانك واحترز من لفظة فالمرء یسلم باللسان ویعطب + یعنی ای انسان اپنی زبانکی حفاظت کر اور اوسکے نقصان سے ڈر کیونکہ بسبب اسی زبان کے انسان سلامتی پاتا ہی اور ہلاکت مین پڑتا ہی اور بسبب غیبت کے جس شخص کی غیبت کی اوسکو رنج ہوگا دل مین اوسکی زبان کا زخم پیدا ہوگا اور زبان کا زخم ایسا ہوتا ہی کہ اوسکا اچھا ہونا نہین ہوسکتا ہی کیونکہ جب ایک بات زبان سے نکلی کسی کے حق مین گالی یا شکایت نکلی اوسکا زخم دوسرے کے دل مین جم گیا اوسکا زوال نہین ہوسکتا ہی بخلاف زخم تیر کے کہ دوا وغیرہ سے وہ اچھا ہوسکتا ہی پس زبان کا زخم کہ اسکی سبب سے لوگون کو تکلیف ہوتی ہی تیرون کے زخم سے بھی زائد تر ہے اسیواسطے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین ہے جراحات السنان لہا التیام ؛ ولا یلتام ما جرح اللسان ؛ اور اسیکا مضمون بعض شعراء عالی وقار بزبان ہندی نظم کرتے ہین ہے

بھرتے ہین زخم تبر و تیرون کے ان زبانون کے زخم ای عاجز	جبکہ اُن کا علاج کرتے ہین عمر بھر تک نہین یہ بھرتے ہین

تیسرے یہ کہ جو وعدہ اللہ تعالے نے رزق کا کیا ہی اوسکو سچ سمجھ یعنی اللہ تعالے پر توکل کر اور جمع مال کی فکر نہ کر کیونکہ خود اللہ تعالیٰ اپنے بندونکے رزق کا کفیل ہوگیا اور قرآن مین فرماتا ہی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اگر تونے فکر جمع کرنے مال کی کی اس دنیاے فانی مین اپنی اوقات کو تحصیل مال مین ضایع کیا گویا اللہ تعالے کو تونے جھوٹا سمجھا اور اوسکے وعدے کا اعتبار نہ کیا پس لائق ہی کہ اپنی عمر کو عبادات مین صرف کر اور دنیا کے حاصل کرنے مین اوقات کو خراب نہ کر کیونکہ دنیا ایک شئے فانی اور وطن اصلی جہان جاودانی ہی پس دنیا مین مثل مسافر کے رہنا چاہیے اور مال کے ساتھ فریب نہ کھانا چاہیے بعض شعراء ذی وقار لکھتے ہین ہے

راحت دنیا ہی عاجز یا کہ خواب سیل ہے یا سایۂ دیوار ہے	باد صر صر یا کہ برق مضطرب کچھ نہین معلوم کیا اسرار ہے

چوتھے یہ کہ ہر وقت مرنے کی استعداد رکھ تا انتقال تیرا غفلت مین نہووے اور عاقبت تیری خراب نہو جاے کیونکہ یہ دنیا ایک جہان فانی ہے کسی روز ضروری یہان سے سفر کرنا ہی ہے آخر اس دنیا سے ہی اوٹھنا تجھے ؛ ذائقہ اس موت کا چکھنا تجھے ؛ اور جو شخص جانتا ہی کہ عنقریب ہمارا اس شہر سے سفر ہوگا سامان سفر کا مہیا کرتا ہی کچھ توشہ اپنے ساتھ رکھتا ہی پس ہرگاہ معلوم ہے کہ یقیناً ایک روز سفر کرنا ہوگا اور ملک الموت اپنی صورت دکھاویگا لاجرم سفر آخرت کا زاد اپنے ساتھ رکھ لینا چاہیے اور مرنے کی استعداد پیدا کر لینا چاہیے تا ایسا نہو کہ یکایک روح قبض ہو جاے اور عزرائیل خبر موت کی سنائے اوس وقت ندامت عارض ہو اور حسرت لاحق ہو کہ ہمنے کیون زاد و توشہ سفر کا مہیا نہ کیا اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہی بعض شعرا نے

چو زین وار فنا قصد سفر سوی گذاری ۔ چرا غافل نشینی ایدل اسبابش مہیا کن

اور عطار فرماتے ہین

دریغا گر چنین غافل بمانے ۔ بہ غفلت میگذارے زندگانی

نظیر اسکی یہ ہی کہ اگر کوئی شخص نہایت خوش اور ہر طرح اوسکو چین و آرام ہو لیکن اوسکو خیال اس امر کا ہی کہ فلان شخص اگر یکایک آجاوی ہمکو قید کر کے لیجاویگا حجرے مین بند کریگا ہر طرح سے تکلیف دیگا ایسی صورت مین وہ شخص لذائذ کو چھوڑ کے عیش سے منہ موڑ کے اس سامان مین رہتا ہے کہ اگر وہ شخص آوے ہم کو تکلیف نہ دے لوگون سے جا کے ہاتھ جوڑتا ہے اپنی نجات طلب کرتا ہے سفارش اپنی اوس شخص سے چاہتا ہے پس اسی طرح ہر شخص کو لازم ہے کہ دنیا پر نظر کرے ہر وقت موت کی استعداد کرے اپنی عمر کو طاعت مولی مین صرف کرے تا ایسا نہو کہ ملک الموت یکایک تشریف لاوین اپنی صورت ہیبت دار دکھاوین آکھڑا ہو سر پہ عزرائیل جب ؛ بھول جاوی کر و فر یک لخت سب ؛ اور با ہزار شدت و محنت روح کو کھینچین پھر قبر تنگ و تاریک مین بند کرین قبر مین تنہا پڑیگا جبکہ تو ؛ پھر فرشتہ آکھڑا ہو روبرو ؛ وہان ہر طرح کا عذاب نہو وارہو وے نہ کوئی اپنا ہمسفر کوئی یار

ہوگا اودھر سے زمین دباتی ہے اودھر سے وحشت آتی ہے کہ ہڈی اور پسلی لگین سب ٹوٹنے: جسم سے اعضا لگین سب چھوٹنے: اودھر سانپ اور بچھو ڈنک مارتے ہین اودھر سے ملائک گرز مارتے ہین کہ اوس گھڑی کیونکر اوسے دوگے جواب پس گھڑی ہونے لگے تیسر عذاب: **پانچوین** یہ کہ ہروقت اللہ تعالی کا ذکر کیا کر ہروقت خدا سے التجا کیا کر کیونکہ ذکر اللہ تعالے کا مانند قلعہ کے ہی جسطرح سے آدمی اپنے دشمنون سے بچتا ہے اسی طرح خدا تعالے کے ذکر سے انسان گناہونسے بچتا ہی نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب ذکر اللہ مین **ارشاد** امام حجۃ الاسلام ابو حامد الغزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کان الصحابۃ یتلاقون بالبشر ولا یغتابون عند الغیبۃ ویرون ذلک افضل الاعمال یعنی صحابہ کی یہ چال تھی کہ جب کسی شخص سے ملاقات کرتے تھے خندہ دہان کشادہ پیشانی رہتے تھے تا اوس شخص کو رنج نہووے اور کسی کے پیچھے اوسکی غیبت نہین کرتے تھے نہ یہ کہ سامنے اوسکے تعریف کرین اور غیبت مین اوسکی برائی بیان کرین پس جو شخص صحابہ کے طریقے پر چلیگا البتہ اوسمین استحقاق جنت کا ہوگا اور جو اس طریقے سے پھریگا سیدھا دوزخ مین جائیگا **حکایت** ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانہ مین ہوا تند بدبودار تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا بدبودار اس سبب سے چلی کہ منافقین نے بعض مسلمانونکی غیبت کی نقل کیا ہے اسکو خزانۃ الروایات مین **نصیحت** اگر فی الحقیقت دیکھو تو اس زمانے مین بھی بسبب غیبت کے انواع واقسام کی تکلیفین ہوتی ہین اور ہر طرح کی سختیان نمودار ہوتی ہین لیکن لوگ اسکا خیال نہین کرتے ہین توبہ نہین کرتے ہین **حکایت** ایک شخص نے چند اشخاص کی غیبت بطور کتابت کے کی اور اونکی عیوب کو خط مین لوگون کے پاس لکھ بھیجا اللہ تعالی کو یہ امر نہایت ناگوار ہوا کیونکہ اوسسے ایک فعل ناسزاوار ہوا اتفاقاً ایک روز اوس سے اور اوسکے شاگرد سے لڑائی ہوئی نوبت مار کی آئی شاگرد نے اوسکو خوب دبایا ہر طرف سے خون بہایا اور یہ معاملہ ایک جم غفیر کے سامنے واقع ہوا وہ شخص نہایت نادم ہوا لیکن اوسکو اوسکا خیال نہ آیا

که یه سزا اوس غیبت کی ملی اور یه جزا اوس شکایت کی ملی **حکایت** ایک شخص تھا
که اپنے قریبون کی بہت غیبت کیا کرتا تھا اپنی اوقات کو اونکی شکایت مین صرف
کرتا تھا خداے تعالے نے اوسپر بلا محتاجی کی ڈالی که وه شخص نہایت تنگ ہوا اپنی بیکسی سے
دنگ ہوا حتی که لوگون سے سوال کرنے کی نوبت آئی سخت محنت اوٹھائی **حکایت**
ایک عورت تھی که لوگون کی غیبت از حد کیا کرتی تھی اور اپنے اعزا کو بہت
ستایا کرتی تھی منتقم حقیقی نے اوسکے باطن مین زخم پیدا کیا که بسبب اوسکے اوسکی سانس
لینے مین تہلکه پڑ گیا جب وه دم کھینچتی بہت سختی اٹھاتی آخرکار اسی مرض مین اوسکا
انتقال ہوا اہل دنیا کو نہایت ملال ہوا **حکایت** ایک شخص تھا که اپنے اوستاد کی
نافرمانی کیا کرتا تھا اوسکی غیبت و شکایت مین بسر اوقات کرتا تھا اتفاقاً ایک روز اوس سے
اور استاد سے لڑائی ہوئی اوستاد نے بر سر محفل اوسکو جوتیان مارین لوگون نے اوسکو تھو کا ہر شخص نے
اوسکو برا کہا یه سزا اوسکو غیبت کی ملی **دقیقه** چونکه جناب شفیع المذنبین رحمة للعالمین
صلی الله علیه وعلی آله وسلم کے عہد مین غیبت کم واقع ہوتی تھی اوسکی بدبو اور خباثت لوگونکو
معلوم ہو جاتی تھی اور اس زمانه مین چونکه ہر عام و خاص کیا جاہل کیا فاضل کیا ظالم کیا
عالم شام و بگاه لوگون کے گوشت کو کھاتے ہین لوگون کے عیوب کو اظہار کرتے ہین
اسی سبب سے لوگون کی نظرون مین غیبت کی برائی معلوم نہین ہوتی ہے پس اوسکی
نجاست اور خباثت کی بھی تمیز نہین ہوتی ہے اور جسطرح خاکروب کو بدبو غلاظت
کی تمیز نہین ہوتی بسبب اسکے که وہی اوسکا پیشه ہوتا ہے اور جو شخص ایک مکان
بدبودار مین رہے بسبب عادت ہو جانے کے اوسکی ناک مین بدبو نہین معلوم ہوتی ہے
اسیطرح اس زمانے کے لوگون کو علما ہون یا جہلا بدبو غیبت کی معلوم نہین ہوتی ہے اور
ناک مین کچھ بدبو غیبت کی نہین جاتی ہے اور بسبب پراگنده ہو جانے غیبت کے جاہلون کا یه
حال ہے که جب کوئی عالم ناچ دیکھے یا زنا کرے اوسکو فاسق سمجھتے ہین اوس سے اعتقاد
کم کر دیتے ہین نہایت تعجب کرتے ہین اوسکو بدنام کرتے ہین اور علما ہمیشه غیبتین کیا
کرتے ہین اس امر مین کوئی اونکو بدنام نہین کرتا ہے کوئی اونکو برا نہین کہتا ہے اور بعضی

عالمون کا یہ دستور ہی کہ جاہلون کو وعظ مین ہر طرح کی نصیحت کرتے ہین احکام نماز وحج کی
تعلیم کرتے ہین زنا اور شراب اور سود کی حرمت کو بیان کرتے ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کی احادیث کو عیان کرتے ہین لیکن غیبت کے مسائل سے لوگون کو واقف
نہین کرتے ہین غیبت کا حرام ہونا بیان نہین کرتے ہین دو سبب سے ایک یہ کہ اونکی نظرون
مین چندان غیبت گناہ نہین ہی کیونکہ وہ خود ہمیشہ غیبت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ جانتے
ہین کہ اگر لوگون کو غیبت کے نہ کرنے کی نصیحت کرینگے غیبت کرنے والون کو فضیحت کرینگے
سننے والے ہمین کو بدنام کرینگے اور کہینگے کہ فلانا عالم لوگون کو غیبت نہ کرنے کی نصیحت
کرتا ہی اور خود ہمیشہ مسجد مین بیٹھ کے لوگون کو ذلیل کیا کرتا ہی پس اس امر مین ہمارا
رعب چلا جائیگا اللھم نجنا من وساوس الشیطان وارحم علینا یوم العرض علی المنان

حکایت ایک روز خالد ربعی جامع مسجد مین بیٹھے تھے لوگون نے کسی کی غیبت شروع
کی اور کسی کی شکایت کی خالد نے اونکو منع کیا تھوڑی عرصہ کے بعد پھر اون لوگون نے غیبت
شروع کی وسوقت باغواء شیطان خالد بھی شریک شکایت ہوے بعدہ جب اوس رات
کو سوئے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ اوسکے ہاتھ مین سور کا گوشت ہی اور
وہ اونسے کہتا ہی کہ کھاؤ اوسکو خالد نے خواب مین جواب دیا کہ یہ گوشت نجس اور
حرام ہی مین اسکو کسطرح کھاؤن اوس شخص نے کہا کہ تم نے اس سے بدتر چیز کھائی ہی یعنی
گوشت آدمی کہ جسکے تمنے غیبت کی تمنے کہایا بعدہ اوس شخص نے سور کے گوشت کو انکے
منھ مین زبردستی ڈالدیا خالد کہتے ہین کہ جب مین جگا چالیس یا تیس روز تک میرے
منھ سے بدبو آیا کی نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین مین نصیحت ای بھائیو ذرا غور کرو اور
کسی پر جور نہ کرو اگر سور کا گوشت کھانا منظور ہووے لوگون کی شکایت کرو ورنہ
غیبت سے باز آؤ تعجب ہی لوگون سے کہ سور کا گوشت اگر اونکو کھلایا جاوے نہایت
مکروہ جانتے ہین اور کھلانے والے کے دشمن ہوجاتے ہین اور مجلس غیبت مین نہایت
نشاط کے ساتھ بیٹھتے ہین اور اگر حکایات صالحین کا بیان ہو یا حال قدماء کی عیان
ہو اوس مجلس کو پسند نہین کرتے ہین بلا شک ان لوگون پر شیطان غالب ہی اگر مجلس خیر ہو

اوسمین نیند آتی ہی اگر مجلس غیبت ہو طبیعت خوش ہو جاتی ہی جو کلام ہو جو بیان ہو
اوس مین کسی کی بھی غیبت کرتے ہین اگر موقع نہین ملتا ہی صرف آنکھ مٹکا دیتے ہین جب
کسی مجلس سے برخاست کرتے ہین راہ مین اہل مجلس کی غیبت کرتے ہین کہ فلان شخص بخیل
ہی فلان شخص ذلیل ہی فلان شخص حقیر ہے فلان شخص شریر ہے اور اس بیان پر
قہقہے مارتے ہین لوگون کو ہنساتے ہین سبب ان سب امور کا انکی غفلت ہی اگرچہ اونکو
نہایت مسرت ہے چونکہ یہ لوگ شیطان کی پیروی کرتے ہین شیطان انکو خراب
کرتا ہی طرفہ ماجرا یہ ہی کہ حقیقت مین شیطان کی اطاعت کرتے ہین اور جب شیطانکی عداوت
کا حال پڑھتے ہین اعوذ باللہ پڑھتے ہین شیطان سے پناہ مانگتے ہین لیکن اپنے افعال کو نہین
چھوڑتے ہین اور غیبت سے منھہ نہین موڑتے ہین پس خود شیطان ان لوگون پر ہنستا ہی
مثل ان لوگون کے مثل ایک شخص کی ہی کہ اوسکے سامنے شیر آوے اب ڈر ہی کہ شاید
وہ شیر کچھ زخم پہونچاوے یا جان سے مارڈالے اور اوس شخص کے سامنے ایک قلعہ
ہو کہ اگر وہ اوس قلعے مین جاوے البتہ شیر کے ضرر سے نجات پاوے لیکن وہ شخص
قلعے مین نہ جاتا ہووے اور کہتا ہو کہ اس قلعے کے ذریعہ سے مین شیر کے ضرر سے
پناہ مانگتا ہون بس فقط اسی پر کفایت کرے پس ایسے شخص کو سب بیوقوف
کہتے ہین یہی حال ہے ان لوگون کا کہ اپنے کو خدا کا دوست کہتے ہین اور حقیقت
مین شیطان کی پیروی کرتے ہین اور خدا کی اطاعت کو چھوڑتے ہین اثر حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
معراج کو تشریف لیگئے چند اشخاص کو دیکھا کہ وہ مردار کا گوشت کھارہے ہین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جبرئیل ؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جبرئیل ؑ نے
کہا یہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین لوگون کی غیبتین کرتے تھے اور لوگونکی شکایتین
کرتے تھے نقل کیا ہی اسکو سیرۃ احمدیہ مین لطیفہ جو شخص خواب مین دیکھے کہ مین مردار
گوشت کھارہا ہون پس وہ لوگون کی غیبت کریگا تصریح کیا ہی اسکو امام غزالی نے
حق رابع کے بیان مین حقوق الصحبۃ سے لطیفہ جو شخص خواب مین دیکھے کہ مین آدمی کا گوشت

کہار ہا ہون اوسکی تعبیر یہ ہی کہ وہ لوگون کی غیبت کریگا کیونکہ قرآن مین غیبت کی تشبیہ گوشت کہانے کے ساتھ وارد ہوئی تصریح کی اسکی ابن سیرین نے اپنے رسالۂ تعبیر مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم نے ان اللہ قد حرم علے المؤمن من المؤمن دمہ ومالہ وعرضہ وان یظن بہ ظن السوء یعنی اللہ تعالی نے حرام کیا ہے ہر مؤمن پر دوسرے مؤمن کے خون کو اور مال کو اور عزت کو حتی کہ کسیکو بیوجہ مارڈالنا حرام ہی بلکہ حضرت ابن عباس کے نزدیک جو شخص کسیکو بلاوجہ مارڈالے وہ شخص کبہی جنت مین نہ جائیگا اگرچہ توبہ کرکے مرے اور کسی کے مال کی چوری کرنا یا چہین لینا جائز نہین ہے اور کسی کی عزت ریزی حرام ہے اور یہی حرام ہے کسی مسلمان کے ساتھ بدگمانی کرنا نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین باب حقوق الاخوۃ والصحبۃ کے حق ثالث کے بیان مین **ارشاد** وہیب مکی فرماتے ہین لان ادع الغیبۃ احب الی من الدنیا وما فیہا ولان اغض بصری احب الی من ان یکون لی الدنیا وما فیہا یعنی غیبت چہوڑنا میرے نزدیک بہتر ہے تمام دنیا کی چیزونسے اور کسی اجنبیہ کیطرف نظر نکرنا بھی بہتر ہے دنیا سے نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین مین **دقیقہ** ترک غیبت کے بہتر ہونے کی تمام دنیا سے وجہ یہ ہے کہ دنیا ایک شی فانی ہی اوسکا ثبوت اور قرار نہین ہے پس امور دنیا کی آخرت مین نہ ملینگے بلکہ لوگ اوسپر کف حسرت ملینگے اور غیبت کا چہوڑنا اسکا ثواب آخرت مین آدمی کو ملیگا پہر وہ شخص نہایت فرحت کریگا پس دنیا کو لینا دین کو چہوڑکے سخت بیوقوفی ہی اسی واسطے وہیب نے فرمایا کہ تمام دنیا سے غیبت چہوڑنا بہتر ہی **نصیحت** قول وہیب سے معلوم ہوا کہ کسی چیز حرام کی طرف ندیکہنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور یہ امر یعنی نظر کرنا اس زمانے کی عورتون اور مردونمین نہایت پراگندہ ہوگیا مردون کا حال یہ ہی کہ راہ مین چار طرف نظر کرتے جاتے ہین اگر کسی عورت خوبصورت کی طرف نظر پڑگئی اوسکو خوب بغور دیکہتے ہین اگر موقع نہین پاتے ہین آنکہون کے کونون سے دیکہتے ہین ہر شخص کے گہر کی طرف نظر ڈالتے ہین کہ شاید کوئی عورت پردے کے اندر ہووے اوسکو بہی دیکہ لیوین جب عورتون کی محفل اپنے گہر مین

جمع ہوتی ہی کوٹھون پر چڑھ چڑھ کے پردہ ڈال ڈال کے غیرون کی عورتون کو دیکھتے ہین تعجب ہی ان لوگون سے کہ لوگون سے حیا کرکے آشکارا ہو کے نہین دیکھتے ہین بلکہ پوشیدہ نظارہ کرتے ہین اور خدا تعالی سے جو ہر وقت حاضر و ناظر ہی ذرا حیا نہین کرتے ہین اپنے مولے سے حیا نہین کرتے ہین مولے کے غلامون سے شرم کرتے ہین اگر کسی عورت سے آنکھین دوچار ہوئین آنکھ لڑاتے ہین اور نوبت زنا کی لاتے ہین اگر خلوت مین کوئی عورت ملی اوس سے بوس و کنار کرتے ہین بلکہ ان زنا آشکارا کرتے ہین خواہ وہ عورت بہن ہو یا پھوپھو خالہ ہو یا اجنبیہ ہو کچھ خیال نہین کرتے ہین کہ اس عورت سے مباشرت جائز ہے یا نہین ان لوگون نے اپنے بزرگون کا نام خراب کیا اپنے نسب کو برباد کیا سلف کا یہ حال تھا کہ اگر کبھی شیطان غلبہ کرتا اور کسی کی طرف دیکھ لیتے اپنی آنکھ کو پھوڑ ڈالتے اپنے کو خدا کی راہ مین کانا کر لیتے ہین اور اس زمانے کی عورتونکی یہ چال ہی کہ مردون کی طرف دیکھنے کو درست سمجھتے ہین جب کبھی محفل دیوان خانے مین جمع ہووے پردے مین مردون کو دیکھتے ہین اور اگر کوئی خوبصورت جوان کو دیکھ لیا خوب مزے کے ساتھ دیکھتے ہین اور نہایت طبیعت کو لذت دلاتے ہین جب کسی مرد جوان سے ملاقات ہووے اور موقع ہاتھ آوے اوسکی طرف ہر وقت دیکھتے ہین تا وہ شخص بھی التفات کرے ذرا کچھ بات کرے ظاہر مین کہتے ہین کہ دیکھنے ہین ہمارے مردون کو کیا مضائقہ ہے ہان اگر مرد دیکھین ہمکو البتہ مضائقہ ہی اور دلمین خواہش کرتے ہین طبیعت اونکی بسبب نظر کے بے قرار ہوتی ہی ابلیس کے یار ہوتی ہی باوجودیکہ دیکھنا مردون کا عورتون کو اور عورتون کا مردون کو شہوت سے نہایت گناہ ہی اور احادیث و آیات مین حکم اسکے منع کا و ترا ہی اسی واسطے وہب نے کہا کہ کسی شے حرام کی طرف نہ دیکھنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور نظر کرنا تمام دنیا سے بدتر ہے اثر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چونکہ نہایت عاقل اور فاضل تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان کو مجلس مین شیخون پر نہایت بزرگی رکھتے تھے اور جو صحابہ سن رسیدہ تھے اونسے زائد انکی تعظیم کرتے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے

فرزند سے کہاکہ مین دیکھتا ہون کہ عمرؓ تمھاری تعظیم کرتے ہین پس مین تمکو وصیت کرتا ہون
چند چیزون کی اور نصیحت کرتا ہون چند باتون کی کہ اگر وہ باتین تم عمرؓ کے سامنے کروگے
تمھاری قدر جاتی رہیگی اونکی نظر مین تمھاری عزت گھٹ جائیگی **اول** یہ کہ کسی کے سامنے
کوئی بھید عمرؓ کا نہ کھولنا اور اونکا افشاءِ سِر نہ کرنا کیونکہ اگر تم اونکا بھید کسی کے سامنے
کھولوگے عمرؓ تمکو بد سمجھینگے اور تمھاری قدر نہ کرینگے **نصیحت** عیب کھولنے اور بھید
ظاہر کرنے مین اول ضرر یہی ہوتا ہی کہ بھید کھولنے والا اوس شخص کے سامنے حقیر ہوجاتا ہے
اور اس زمانے مین یہ امر نہایت منتشر ہوگیا ہے ہر شخص دوسرے کا بھید کھول دیتا ہے
لوگون سے اوسکا مشورہ کہدیتا ہے اگر وہ شخص منع کرے کہ فلانی بات کسی سے نہ کہنا اوسکا
منع کرنا نہین سنتا ہی اور اوسکے پیچھے پوشیدہ بات کھولدیتا ہی خدا تعالی ان لوگون کو
ہدایت کرے تا یہ لوگ اپنے فعل سے باز آئین جہنم کی راہ مین نہ جائین **دوسرے**
یہ کہ کسیکی غیبت نہ کرنا عمرؓ کے سامنے **تیسرے** یہ کہ اونکے سامنے جھوٹ نہ بولنا کسی مقدمہ مین
خلاف واقعہ بیان نہ کرنا **نصیحت** اس زمانے مین جھوٹ بولنا لوگون کی غذا
ہی ہر شخص ہر بات مین بلا فائدہ جھوٹ بولتا ہی اگر محفل مین خصوصاً مسجد مین لوگ جمع ہوویں
جھوٹ باتین اپنے دل سے بناکے کہتے ہین تا لوگ ہنسین اور قہقہے مارین حدیث مین
ایسے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہی نہایت شدت آئی ہی طرفہ ماجرا یہ ہی کہ جب کوئی شخص
جھوٹ بولتا ہی اوسوقت حاضرون کے سامنے یہ بھی کہدیتا ہی کیا کرین جھوٹ بولنا ضرور
ہوتا ہی باوجودیکہ جانتے ہین کہ جھوٹ بولنا حرام قطعی ہی **چوتھے** یہ کہ لا یطلعن منك علی
خیانۃ یعنی کوئی امر خیانت کا مال مین ہووے یا مشورے مین تم سے ظاہر نہ ہووے
نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کی کتاب الاخوۃ مین حق ثالث کے بحث مین **ارشاد**
بعض حکما فرماتے ہین ان ضعفت عن ثلاث فعلیك بثلاث ان ضعفت عن الخیر
فامسك عن الشر وان کنت لا تستطیع ان لا تنفع الناس فامسك عنهم و
ان کنت لا تستطیع ان تصوم فلا تاکل لحوم الناس یعنی اگر تجھ سے نیکی نہو سکے
اور جناب باری کی اطاعت نہوسکے پس بدی سے بچ اور مخالفت مولی سے احتراز کر

اور اگر تو لوگون کو نفع نہین دیتا ہی پس ضرر بھی نہ دے اور اگر تو روزہ نہین رکھتا ہی
پس غیبت نہ کر یعنی بہتر تو یہ ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھا کر تا روزی مین غیبت سے بچا کرو رنہ
حتے الوسع غیبت سے پرہیز کیا کر نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین مین ارشاد مجاہد فرماتے
ہین لا تذکر اخاک فی غیبۃ الا کما تحب ان یذکرک فی غیبتک یعنی نہ ذکر کر تو
اپنے بھائی کا مگر اوس طرح پر کہ دوست رکھتا ہی تو یہ کہ ذکر کیا جاوے تیرا پس جس طرح
اگر کوئی تیری غیبت مین ذکر بد کرے اور غیبت کرے تو نہایت اس امر کو برا جانتا ہی
اسی طرح چاہیے کہ دوسرے کی غیبت کو بھی برا جان کیونکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی
ہی ارشاد مجاہد کہتے ہین ان لابن آدم جلساء من الملائکۃ فاذا ذکر احدهم بخیر
قالت الملائکۃ ولک مثلہ واذا ذکر احدهم اخاہ بسوء قالت یا ابن آدم کشف
المستور علیہ عورتہ ارجع الی نفسک واحمد اللہ الذی ستر علیک یعنی ہر شخص
کے واسطے اللہ تعالی کی طرف سے فرشتے مقرر ہین جب کوئی شخص کسی کی بدی کرتا
ہی اور عیب کھولتا ہی اوسوقت فرشتے کہتے ہین اے عیب کھولنے والے تو نے اپنے
بھائی کا عیب کھولا حالانکہ اللہ تعالے نے اوسکے عیب کو چھپایا تھا لائق ہی تجھکو کہ
شکر کر اس بات پر کہ اللہ تعالے نے تیرے عیب کو نہ کھولا کیونکہ تجھ مین بھی ہر طرح کے
عیب ہین اور اگر کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا ہی فرشتے کہتے ہین اے تعریف کرنے والے
اللہ تعالی تجھکو بھی ایسی نیکی دیوے نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین مین وقیقہ غیبت اور
عیب کھولنے مین فرق یہ ہی کہ غیبت کہتے ہین کسی کے عیب بیان کرنے کو اس طرح پر کہ اگر
وہ شخص سنے تو برا جانے واسطے ذلت دینے اوس شخص کے خواہ وہ عیب پہلے سے لوگون کو
معلوم ہووے یا پہلے سے لوگ اوس عیب سے واقف نہون بلکہ اسکے کہنے سے خبردار ہووین اور
افشاے سر یعنی عیب کھولنے مین ضرور ہی کہ وہ عیب لوگون کو پہلے سے معلوم نہووے اور
عیب کو لوگون کے آگاہ کرنے کے واسطے بیان کرے مثلاً اگر کوئی شخص بے نمازی مشہور
ہی پس اگر اوسکی غیبت کی یعنی اوسکا بے نمازی ہونا واسطے ذلت اوس شخص کے بلا فائدہ
بیان کیا یہ غیبت ہوگی لیکن عیب کھولنا اوسکو نہ کہینگے کیونکہ عیب یعنی بے نمازی ہونا اوسکا

پہلے سے لوگون کو معلوم تھا حدیث سلیمان بن جابر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کہا کہ کچھ نصیحت کیجیے اور کچھ تحفہ عنایت کیجیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ان تلقی اخاک ببشر حسن و ان ادبر فلا تغتابہ یعنی بہتر یہ ہے کہ جب کسی اپنے بھائی سے ملاقات کرو فرحت کے ساتھ ملاقات کرو خندہ دہانی سے پیش آؤ کشادہ پیشانی کے ساتھ باتین کرو اور اوسکے پیچھے اوسکی غیبت نکرو اور اوسکا عیب بیان نکرو نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم مین دقیقہ اسی کو حسن خلق کہتے ہین کہ جب کسی سے ملاقات کرے اوسکو خوش رکھے اور جب وہ شخص چلا جاوے اوسکی غیبت نکرے اسیواسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تعریف مین خدای تعالی نے فرمایا ہی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو خندہ پیشانی سے ملتے اور کسی کے پیچھے اوسکی غیبت نکرتے مگر جب لوگون کو کسی شخص سے بسبب اوسکی شرارت کے ضرر پہونچنے کا احتمال ہوتا اوسوقت البتہ آپ ایسے شخص کا عیب بیان کرتے لیکن جب وہ ملاقات کرتا نہایت آداب سے پیش آتے چنانچہ منقول ہی حکایت ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے آنے کا اذن چاہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کہا یہ شخص اپنے قبیلے مین نہایت بدہے بعد ہ جب اوس سے ملاقات ہوئی حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اوس سے نہایت نرمی کے ساتھ باتین کین جب وہ شخص چلا گیا حضرت عایشہ رض نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے کہا اوسکے قبل آنے کے آپ نے اوسکو شریر فرمایا پھر کسواسطے اوس سے نرمی کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص اللہ تعالے کے نزدیک بدبت برا ہی کہ جسکو لوگ بسبب اوسکی شرارت اور فحش کے چھوڑ دین پس اگر مین لوگون سے سختی کیا کرون لوگ میری پاس کیسے آوینگے اسکو روایت کیا ہی مسلم نے کتاب البر والصلۃ کے باب مداراۃ من یتقی فحشہ مین نووی رح لکھتے ہین کہ وہ شخص عیینۃ بن حصین تھا

کہ اوسوقت تک ایمان نہین لایا تھا بعدہ ایمان لایا لیکن پھر مرتد ہو گیا نعوذ باللہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین قید ہوا اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ مین قاضی عیاض سے نقل کرتے ہین کہ عیینہ کا مؤمن ہونا اوس زمانے مین ثابت نہین ہوا پس غیبت اوسکی درست تھی اور اگر وہ مؤمن تھا پس آپنے اوسکی شکایت لوگون کے ڈرانے کے واسطے اوسکی شرارتون سے کی اور یہ درست ہی چنانچہ ذکر اسکا تفصیل ہو چکا **نصیحت** مقام غور ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی یہ شان تھی اور اس زمانے کے لوگ کہ اپنے کو امت مین شمار کرتے ہین خلاف اسکے کار کرتے ہین بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ جب کسی سے ملاقات ہووے اوس سے بسبب بغض کے کشیدہ خاطر رہتے ہین اچھی طرح اوس سے بات نہین کرتے اور پیچھے اوسکے اوسکی غیبت کو اپنی غذا بناتے ہین اوسکی ہجو مین رات دن رہتے ہین اور بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ جب کسی سے ملاقات ہووے نہایت تعظیم و تکریم کرتے ہین اوسکے ساتھ نہایت فرحت کی باتین کرتے ہین لیکن جب مجلس برخاست ہوتی ہی اوسکی غیبت کرنا بلا وجہ شرعی شروع کرتے ہین اوسکے عیبون کو کھولتے ہین اور پھر اپنے کو حسن خلق کے ساتھ متصف کرتے ہین حالانکہ سب کام ریا کے کرتے ہین اگرچہ یہ لوگ اول قسم کے لوگون سے فی الجملہ اچھے ہین لیکن فی نفسہ نہایت برے ہین پس افسوس ہے انکے حال پر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی امت سے ہین اور سیرت نبی کو اور صحابہ کو چھوڑتے ہین لازم ہے کہ توبہ کرین اس فعل سے باز آئین **حدیث** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا یا معاذ اقطع لسانك عن اخوانك ولكن ذنوبك عليك ولا تحملها على اخوانك ولا تزك نفسك بتذميم اخوانك ولا ترفع نفسك بوضع اخوانك ولا ترائی بعملك والناس یعنی ای معاذ بند کرو تم زبان کو اپنے بھائیون کے عیبون سے یعنی کسی کی غیبت نہ کرو اور کسی کا عیب نہ کھولو اور اپنے کو اچھا نہ کرو دوسرونکو برا کرکے اور اپنے نفس کو بلند نہ کرو دوسرون کو ذلیل کرکے اور

عبادت مین ریا نہ کیا کرو نقل کیا اسکو تنبیہ الغافلین کے باب التفکر مین نصیحت
اس زمانے مین جو لوگ مقرب بارگاہ سلطانی ہوتے ہین اور دربار وار دیوانی ہوتے
ہین سلطان یا دیوان کے سامنے لوگون کی برائیان بیان کرتے ہین لوگون کے
عیبون کو عیان کرتے ہین اس نیت سے کہ سلطان فقط ہمین کو اپنا مقرب رکھے اور
دوسرے کی طرف التفات نہ کرے اسی طرح امراے بھی جب ملاقات ہوتی ہے
کسی کی تعریف درمیان آتی ہے مقربین ڈرتے ہین کہ شاید یہ امیر اوس شخص کی اگر
تعریف سُنے اوسکو نوکر رکھ لے ہمارے روزینے مین کچھ فتور کردے پس اوسکی برائی بیان
کرتے ہین اشارۃً یا کنایۃً اوسکا عیب آشکارا کر دیتے ہین کہ فلان شخص شہدا ہی قابل
صحبت حمقا ہی تا وہ امیر اوس سے منہ پھیرے اوسکی صحبت سے منہ موڑے ضرور ہے ان لوگون کو
کہ توبہ کرین کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس امر کو نہایت
منع فرمایا اور اس کام کو حرام فرمایا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے لا یری المؤمن من اخیہ عورۃ فیسترھا علیہ الا دخل الجنۃ یعنی
جو شخص کسی کے عیب کو دیکھے اور اوسکو آشکارا نہ کرے بلا شک وہ شخص مستحق
جنت کا ہوگا نقل کیا ہے اسکو احیاء کے باب حقوق المسلم مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق
یعنی ربوا سے زیادہ گناہ مین مسلمان کی عزت ریزی ہے بغیر حق کے روایت کیا ہے اسکو
بیہقی نے وجہ زیادتی گناہ کی یہ ہے کہ سود مین فقط قرض کے باب مین زیادتی ہوتی ہے
اور غیبت مین انسان کی عزت لی جاتی ہے اور مسلمان کی عزت ہر چیز سے بہتر ہے حتے کہ اہل سنت
کا اعتقاد یہ ہے کہ انسان بہتر ہے فرشتے سے **دقیقہ** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے بغیر حق کے لفظ سے اسطرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کرنا اگر ناحق نہو تو درست ہے
خواہ حق دنیا کا ہو یا دین کا اسیواسطے ظالم کی غیبت درست ہے اور جو شخص جھوٹ
روایت حدیث کی کرے اوسکو جھوٹا کہنا بھی درست ہے جیسے محدثین نے جرح و تعدیل
کی ہے اور بعض راویون کی حقارت کی ہے کیونکہ اگر لوگ اون لوگون کے عیب سے واقف

نہونگے اونکی روایت کو سچ جانینگے پس دین مین ایک فتنہ عظیم برپا ہوگا اور اسلام مین
ایک تخلل واقع ہوجائیگا چنانچہ تصریح اسکی گذر چکی اور تحقیق اسکی ہوچکی حدیث
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الغیبۃ والنمیمۃ تحتان الایمان
یعنی غیبت کرنا اور چغلخوری کرنا ایمان کو چھیلتا ہی جب انسان نے غیبت کی اوس
غیبت کے سبب سے تھوڑا ایمان غیبت کرنے والے کا چھلگیا حتی کہ غیبت کرتے کرتے آخر کو
کبھی یہ نوبت پہونچتی ہی کہ وقت مرگ ایمان بالکل چلا جاتا ہی اور یہی حال ہی چغلخوری کا
نقل کیا ہی اسکو سیرت احمدیہ مین اصبہانی سے **دقیقہ** غیبت اور نمیمہ مین فرق یہ ہی کہ
چغلخوری کہتے ہین درمیان دو شخصون کے ایک کی بات کو دوسرے کے سامنے نقل کرنا کہ فلان
شخص تمکو برا کہتا تھا بہ نیت فساد کے تا اون دونون مین دشمنی ہوجاوے اور غیبت کہتے ہین کسی کے
عیب نقل کرنے کو خواہ بہ نیت فساد کے ہو یا نہو پس جس مقام پر چغلخوری ہوگی غیبت
بھی وہان موجود ہوگی چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہی تعریف لکھی ہے
اور بعضون کے نزدیک غیبت اور نمیمہ مین کچھ فرق نہین ہی جسکو غیبت کہتے ہین
اوسکو نمیمہ بھی کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک نمیمہ بھید کھولنے کو اور عیب ظاہر کرنے کو
کہتے ہین اور اوسی کو افشای سر بھی کہتے ہین خواہ از راہ فساد ہو یا نہو چنانچہ امام غزالی
نے احیاء العلوم مین اسی مذہب کو پسند کیا لیکن تتبع احادیث سے مذہب اول حق معلوم ہوتا ہی
واللہ اعلم **ارشاد** بعض تابعین کا قول ہی ادرکنا السلف وھم لا یرون العبادۃ فی الصلوٰۃ
والصوم بل فی الکف عن اعراض الناس یعنی ہمنے صحابہ کا یہ حال دیکھا کہ نماز
اور روزے کو چندان عبادت نہین سمجھتے تھے جسقدر کہ غیبت سے روکنے کو عبادت
سمجھتے تھے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین **دقیقہ** راقم الحروف کہتا ہی کہ باوجودیکہ
نماز سب عبادتون سے افضل ہی اور روزے کو بعضون نے عمدہ ترین عبادتون سے شمار کیا ہی
لیکن صحابہ غیبت سے بچنے کو اس سے بڑھ کے عبادت جانتے تھے کئی وجہ سے **پہلی
وجہ** نماز اور روزہ یہ عبادت اللہ تعالی کی ایسی ہی کہ اسکے چھوڑنے مین فقط اللہ تعالی
کا عتاب ہوگا لیکن کسی بندہ کا حق چھوڑنے والے پر نہوگا بخلاف غیبت کے کہ

اسمین سوائے نافرمانی اللہ تعالی کے آدمی کا حق بھی متعلق ہی اور نافرمانی اللہ کی توبہ سے
معاف ہوسکتی ہی کیونکہ خدا تعالی غفور رحیم ہے اپنے بندون پر نظر رحمت کی کرتا ہے
یہانتک کہ کافر کو بھی رزق دیتا ہی پس جب گنہگار اپنے دونون ہاتھون کو اوٹھاکر
جناب باری کے حضور مین آہ وزاری کریگا بلاشک اللہ تعالی اوسکی مغفرت کریگا اور جب
گنہگار اپنے گناہ پر ندامت اور حسرت کریگا خدائے تعالے اوسپر رحم فرما دیگا کیونکہ
جب غلام اپنے مولی کے نافرمانی کرے اور سوائے مولے کے اوس غلام کا کوئی دستگیر
نہووے پس جب وہ غلام اپنے مولی کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہے مولی اوسکے قصور
کو معاف کرتا ہے بخلاف غیبت کے کہ ذمہ غیبت کرنے والے کا فقط اللہ تعالی سے توبہ کرنے
سے پاک نہین ہوتا ہے جب تک کہ غیبت کرنے والا اوس شخص سے کہ جسکی غیبت کی قصور
معاف نہ کراوے پس اس سبب سے غیبت کرنا بدتر ہے نماز اور روزے کے چھوڑنے سے
اور غیبت کا چھوڑنا بہتر ہے نماز سے **دوسری وجہ** عبادت کرنے سے گناہ چھوڑنے
مین افضلیت ہی یعنی اگر کوئی شخص عبادت نہین کرتا ہی لیکن جو جو گناہ شرع مین مقرر
ہین اوس سے بچتا ہے پس وہ شخص بہتر ہے اوس شخص سے کہ ہمیشہ عبادت کرتا ہی اور جملہ صغائر
اور کبائر مین مبتلا رہتا ہی خصوصًا وہ گناہ کہ بدترین ہی مثل غیبت کے جب یہ کلیہ ہر گناہ مین ہے
پس غیبت مین بدرجۂ اولی یہ بات ہوگی کہ غیبت سے بچنا نماز اور روزے سے بہتر ہوگا
اسیواسطے صحابہ بہتر جانتے تھے **حکایت** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
ایک شخص نے سوال کیا یا حضرت جو شخص عبادت بہت کرتا ہے اور گناہ بھی بہت کرتا ہی
وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو عبادت کم کرتا ہے لیکن گناہ بھی کم کرتا ہی حضرت ابن عباس نے جواب دیا
ما اعدل بالسلامۃ شیئا یعنی جو شخص عبادت کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے
وہ بہتر ہے اور سلامتی اوسی کو ہے کیونکہ گناہ چھوڑنے مین ثواب زیادہ ہی عبادت
کرنے سے نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الذنوب مین **تیسری وجہ** یہ ہی کہ ہر گناہ گویا
مرض ہے اور جو مرض کہ اوسکی دوا معلوم نہوتی ہو اور اوسکی تشخیص بھی خوب نہوتی ہو اوس مرض
سے بچنا محال ہے اور اوس سے صحت پانے کا احتمال ہی اور غیبت ایک مرض اس قسم کا ہی کہ اُسکی دوا

لوگون سے نہین ہوسکتی ہے کیونکہ اسکی برائی کسی کے خیال مین خوب نہین گذرتی ہے
بخلاف نماز اور روزے کے چھوڑنے کے کہ اسکی برائی سبکو معلوم ہے **چوتھی وجہ**
جو مرض کہ اوسکا کوئی طبیب نہو وہ مرض نہایت سخت ہوتا ہے اور روز بروز بڑھتا جاتا
ہے یہان تک کہ مریض کی جان لے لیتا ہے اور غیبت ایسا ہی مرض ہے کہ اوسکا کوئی طبیب
نہین کیونکہ گناہونکے طبیب علما ہین اور وہ خود اس غیبت مین مبتلا ہین جب وہ خود
اس بیماری مین مبتلا ہین دوسرے کو کیسے اچھا کرینگے بخلاف نماز اور روزہ چھوڑنے
کے کہ اسکو علما البتہ برا جانتے ہین اور لوگون کو اس سے ڈراتے ہین اسیواسطے صحابہ غیبت سے
اجتناب کرنے کو بہتر سمجھتے تھے **پانچوین وجہ** یہ کہ جو مرض کہ اوسکا اثر کسی شخص
تک پہونچے اور اوسکا ضرر دوسرے شخص کو ہووے وہ مرض نہایت برا ہوتا ہے لوگون
کے نزدیک جیسے خارشت کہ اسکو سب برا جانتے ہین کیونکہ یہ مرض دوسرے شخص کو
بھی کبھی پہونچ جاتا ہے اور غیبت ایسا ہی مرض ہے کہ اسکے سبب سے اوس شخص کو جسکی
غیبت کی ہے ضرر ہوتا ہے بخلاف نماز اور روزہ چھوڑنے کے کہ اوسکا وبال فقط
گناہ کرنے والے پر ہوتا ہے اسی سبب سے صحابہ غیبت کو نماز اور روزہ چھوڑنے سے نہایت
بدتر جانتے تھے **چھٹی وجہ** نماز اور روزہ چھوڑنا گناہ ہے ہاتھ پیر اور اعضا اور غیبت
گناہ ہے زبان کا اور زبان کا گناہ نہایت شر ہوتا ہے جوارح کے گناہ سے اسی سبب سے
صحابہ غیبت کو نماز اور روزہ چھوڑنے سے برا سمجھتے تھے **حدیث** سفیان بن عبداللہ
ثقفی رضی اللہ عنہ نے ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے
پوچھا یا رسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ یعنی کوئی نصیحت کیجیے کہ اوسکے سبب سے
میری فلاح اور رستگاری ہووے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
قل ربی اللہ واستقم یعنی اللہ تعالی کی ربوبیت اور وحدانیت کے قائل ہو کے
صراط مستقیم پر چلے جاؤ اور گناہون سے اجتناب کرتے رہو پھر سفیان نے پوچھا
یا رسول اللہ صلعم ما اکثر ما تخاف علی یعنی وہ کون عضو ہے کہ اوسکے سبب سے نہایت
خوف ہے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنی زبان کو پکڑا اور کہا یہ عضو

ایسا ہی کہ اسکے سبب سے آدمی کو نہایت خوف رکھنا چاہیے روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب کف اللسان عن الفتنۃ مین اسیواسطے مولانا روم فرماتے مین ؎

اے زبان تو بس زبانی مر مرا		چون توئی گویا چہ گویم مر ترا	

حدیث ایک روز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من وقاہ اللہ شر اثنین ولج الجنۃ یعنی جو شخص کہ اللہ تعالی اوسکو دو چیز سے بچاوے وہ شخص مستحق جنت کا ہی صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون چیز ہین فرمایا مابین لحییہ وما بین رجلیہ یعنی ایک وہ چیز کہ درمیان دونون پیرون کے ہی یعنی فرج کہ اگر آدمی نے اسکی بدی سے نجات پائی البتہ قابلیت جنت کی اوسمین ہوئی اور جو شخص اسکی بدی مین مبتلا ہوا کسی سے زنا کیا کسی کی طرف دیکھا کسی سے بوس وکنار کیا وہ شخص مستحق جہنم کا ہوا دوسرے وہ چیز کہ مابین دونون داڑہون کے ہی یعنی زبان روایت کیا اسکو امام مالک نے مؤطا مین

حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلھا تکفر اللسان فتقول تق اللہ فینا فانا نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا یعنی جب صبح ہوتی ہی تمام اعضاء آدمی کے زبان سے کہتے ہین ای زبان ہماری خرابی او بہتری تیرے سبب سے ہی اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہینگی اور جنت مین جائینگے اور اگر تو کج ہوگئی جہنم کی طرف چلی ہم سب تیرے سبب سے جہنم مین پڑینگے بلا وجہ آگ مین جلینگے روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے **حدیث** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے لوگون نے پوچھا وہ کون چیز ہی کہ اوسکے سبب سے انسان جہنم مین جاوے فرمایا الاجوفان الفم والفرج یعنی وہ دو چیزین کہ بیچ مین ہین ایک منہ دوسری فرج کہ ان دونون کے گناہونکے سبب سے اکثر آدمی جہنم مین جائیگا روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب الذنوب مین **دقیقہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہنم مین دو چیزین بہت لیجائینگے ایک منہ دوسرا فرج لیکن منہ کا گناہ فرج کی گناہ سے بدتر ہی کیونکہ فرج کے گناہ کا زیادہ وبال فقط گناہ کرنے والے پر ہوتا ہی اور منہ کے گناہ کا حق دوسرے کے ساتھ متعلق ہوتا ہی **نصیحت** اس زمانے مین متقی ہونیکا مدار عبادات ظاہرہ

مثل نماز روزے کے ہو گیا ہے جو شخص نماز بہت پڑھتا ہو یا و عابت کیا کرتا ہو یا
روزے بہت رکھتا ہو یا صدقہ بہت دیتا ہو اوسکو لوگ کہتے ہین یہ شخص بڑا عابد نہایت
زاہد ہے اگرچہ تمام دن لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہو اور شکایتون مین بسر اوقات کرتا ہو اور
جو شخص ظاہر مین عبادات کم کرتا ہو اور غیبت وغیرہ سے بچتا ہو اوسکو متقی نہین کہتے ہین
سبب اسکا یہی ہے کہ لوگون کی نظرون مین غیبت کی کچھ حرمت نہین غیبت نکرنے
کی کچھ شوکت نہین اللھم اھدنا واسلکنا سبیل الھدایۃ والرشاد **حدیث** فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ فی الاسلام یعنی غیبت
تیس زنا کرنے سے حالت اسلام مین زیادہ تر گناہ رکھتا ہے نقل کیا ہے اسکو محمد بن عثمان بن عمر البلخی نے
عین العلم مین **دقیقہ** راقم الحروف کہتا ہے کہ زنا کرنا حالت اسلام مین زیادہ بدہے زنا کرنے سے
حالت کفر مین دو وجہ سے **پہلی وجہ** یہ کہ کافر کو فقط اللہ تعالی کی طرف سے ایمان کا حکم ہے
اور مسائل فرعیہ جیسے نماز اور روزیکا واجب ہونا یا زنا اور سود کا حرام ہونا کافر پر حکم
نہین ہے بعضون کے نزدیک اسی واسطے وہ لوگ کہتے ہین کہ قیامت مین اگر کسی مسلمان پر
عذاب ہوگا بسبب اوسکے گناہون کے عتاب ہوگا اور کافر کو فقط بسبب اوسکے کفر کے
سزا ہوگی اور نماز وغیرہ چھوڑنے کے یا زنا کرنے کے جزا نہوگی کیونکہ ان سب احکام کی
شرط ایمان ہے پس جب کافر مین اصل ایمان نہین ہے احکام بھی اوسپر واجب نہونگے پس
معلوم ہوا کہ زنا کرنا ایمانکی حالت مین نہایت بدہے زنا کرنے کافر سے کیونکہ کافر کو زنا کرنے
پر کچھ عذاب نہوگا اگرچہ ایمان نہ لانے کا عقاب ہوگا اور مسلمان کو بسبب زنا کے
البتہ عذاب ہوگا سخت حساب ہوگا **دوسری وجہ** یہ کہ زنا کرنا کفر مین اوسکا معاف
ہو جانا موقوف توبہ پر نہین اور اوسکے عفو مین ندامت واجب نہین فقط جب وہ کافر
اپنے کفر سے باز آویگا ایمان کو اپنے دل مین جمادیگا خودبخود تمام گناہ اوسکے جو حالت کفر
مین کیے ہین زنا ہو یا دوسرا گناہ ہو معاف ہو جائینگے اگرچہ وقت ایمان کے اوس شخص
کے دل مین زنا سے ندامت حاصل نہوئی ہو کیونکہ مسئلہ اہل سنت کا ہے کہ ایمان
جملہ ماتقدم کو عفو کر دیتا ہے اور نامۂ اعمال سے سب گناہون کو محو کر دیتا ہے بخلاف مسلمان کے

زناکی کہ وہ بغیر توبہ کے معاف نہین ہوتی ہی اسکی ذات بغیر ندامت کے پاک نہین
ہوتی ہی کسی نیکی سے زنا کا عقاب نہین جاتا ہے اگرچہ نیک کام صغیرہ گناہ مٹادیتا
ہی لیکن کبیرہ معاف نہین ہوتے ہین جبتک کہ انسان توبہ نکرے پس معلوم ہوا کہ زنا
مسلمان کا نہایت بد ہے کافر کی زنا سے کس واسطے کہ کافر کا زنا ایک نیکی کے کرنے سے
کہ سب نیکیون سے عمدہ ہی یعنی (ایمان) معاف ہوجاتا ہی اور مسلمان کا زنا کسی نیکی کرنے
سے معاف نہین ہوتا ہے جبتک کہ وہ شخص توبہ نکرے ہان اگر فضل خدا شامل ہو
خود اللہ تعالی بغیر توبہ انسان کے معاف کریگا اور اوسکے گناہون سے درگذر کریگا الغرض اسیواسطے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فی الاسلام کا لفظ بڑھایا تا
معلوم ہو کہ غیبت تیس مرتبہ زنا کرنے سے نہایت بد ہے وہ زنا جو حالت اسلام
مین انسان سے صادر ہو کہ وہ خود بھی نہایت بد ہے زنا کافر سے نصیحت اس زمانے
مین زنا کو لوگ غیبت سے زیادہ گناہ سمجھتے ہین اسیواسطے اگر کسی شریف سے یا کسی
عالم سے زنا صادر ہوجاوے تمام لوگ اس امر کو نہایت عیب سمجھتے ہین اوس عالم
کو اور شریف کو نہایت بدنام کرتے ہین اوسکو فاسق سمجھتے ہین تمام شہر مین اوسکی شہرت
دیتے ہین اوس سے ترک ملاقات کرتے ہین فاجر اوسکو بنا دیتے ہین اگرچہ وہ شخص
پھر توبہ بھی کرے زنا سے اوسکو ندامت بھی حاصل ہووے لیکن لوگون کے دل مین
جو خیال اوسکی بدی کا آجاتا ہی اوسکا مٹنا محال ہوجاتا ہی اور علما اور شرفا کہ شام وپگاہ
لوگون کی غیبتین کیا کرتے ہین اس فعل مین کوئی اونکو فاسق نہین کہتا ہی کوئی بدنام
نہین کرتا ہی بلکہ خود لوگ بھی اوس غیبت کرنے والے کی مجلس مین جا کے مزہ اوٹھاتے
ہین اپنی آخرت خراب کرتے ہین اثر حاتم زاہد فرماتے ہین ثلاث اذا کن فی مجلس فالرحمۃ
عنھم مصروفۃ ذکرالدنیا والضحک والوقیعۃ فی الناس نقل کیا ہی تنبیہ الغافلین مین
یعنی تین مجلس ہین کہ اون مجلسون مین رحمت اللہ کی نازل نہین ہوتی ہی خدا کی
عنایت اہل مجلس پر کم ہوتی ہی پہلی مجلس وہ جسمین ذکر دنیا ہو یعنی لوگ اوس مجلس مین
بیٹھے ہوئے امور دنیا کا ذکر کرتے ہون اور دنیا کے امور کے ساتھ خوشی

کر رہے ہون ایسی مجلس مین رحمت اللہ تعالی کی نہین نازل ہوتی ہی راقم الحروف کہتا ہی اسکی کئی وجہ ہین پہلی وجہ یہ کہ رحمت اون لوگون پر نازل ہوتی ہی جو ذات واجب تعالی کے ساتھ انسیت رکھتے ہین اور غیر خدا سے وحشت رکھتے ہین اور جب یہ لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہونے لگے دنیا کے امور سے خوشی کرنے لگے رحمت انسے بند ہوگئی عنایت انسے رُک گئی ؎

هم خدا خواهی و هم دنیای دون — این خیال ست و محال ست و جنون

دوسری وجہ یہ کہ دنیا ایک شی فانی ہے جاے قرار نہین ہی مولانا روم فرماتے ہین ؎ اطلسِ عمرت بمقراضِ شهور؛ پاره پاره کرد خیاط غرور؛ بلکہ مثل مسافر خانے کی ہے ہر شخص اپنی مان کے پیٹ سے آتا ہے اور زمین کے نیچے چلا جاتا ہے جسطرح مسافر ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتا ہے ابیات

ای دل ترا که گفت بدنیا قرار گیر — وین جان نازنین خود اندر حصار گیر

جای مقام نیست دل خود برو منه — خود را مسافری کن و این رهگذار گیر

بنگر که تا تو آمده چند کس برفت — آخر یکے ز رفتن شان اعتبار گیر

پس انسیت دنیا کے ساتھ سخت بیوقوفی ہے اور بیوقوفی بھی سبب ہی رحمت کی بند ہونے کا جسطرح مولی اپنے غلامون مین جو عاقل ہوتا ہے اوسکی طرف التفات کرتا ہی اور جو غلام احمق ہو اوس سے نظر پھیر لیتا ہے تیسری وجہ یہ کہ دنیا اگرچہ ظاہر مین خوب ہی لیکن اللہ تعالے کے نزدیک نہایت بد ہے پس جو بد چیز کی طرف التفات کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے رحمت کو کہ عمدہ ترین سب چیزون سے ہی بند کر دیتا ہی جسطرح اگر کسی سلطان کا ایک پائخانہ ہو اور اوسمین سلطان نے موتی لگا دیے ہون کہ اوسکے سبب سے ظاہر مین وہ مقام خوب معلوم ہوتا ہے اور حقیقت مین نہایت برا ہے پس جو شخص اوس پائخانہ کی طرف نظر کریگا اور اوسپر اپنا دل لگاویگا بلا شک اوسپر سلطان خفا ہوگا اگرچہ عتاب کریگا فقط اوس سے بات کرنا چھوڑ دیگا اپنی عنایت اوسپر کم کریگا چوتھی وجہ یہ کہ دنیا خلاف مرضی مولی ہے کیونکہ اللہ تعالے نے ہم لوگون کو عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے نہ دنیا کے ذکر کے واسطے ؎ منه دل درین دیر ناپائدار؛ ز سعدی همین یک سخن یاد دار

خود اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ یعنی نہین پیدا کیا
مین نے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے نہ واسطے غوایت کی جسطرح جو شخص کہ خلاف مرضی
سلطان کے کرے اوسپر سلطان نظر عنایت کم کر دیتا ہے اوسکی طرف کشیدہ خاطر
کرتا ہے **دوسری مجلس** جس مین مضحکہ ہووے یعنی لوگ اوس مجلس مین ہنس رہے ہون
اپنی طبیعتون کو خوش کر رہے ہون راقم الحروف کہتا ہے اسکی بھی کئی وجہ ہین **پہلی وجہ**
یہ کہ ہنسنا سبب غفلت کا ہے اور جو شخص کہ اللہ تعالی سے غافل ہو اللہ تعالی بھی اوس سے
غافل ہوا اسواسطے رحمت ایسی مجلس سے بند ہوتی ہے **دوسری وجہ** یہ کہ ہنسنے کے
سبب سے ہنسنے والے کا دل سخت ہو جاتا ہے اثر تیھر کا پیدا کر لیتا ہے چنانچہ یہ امر مجرب ہے
کہ جو لوگ بہت ہنستے ہین اونکے دلمین نہایت سختی آجاتی ہے رقت اونکے دل سے چلی جاتی ہے
اسیواسطے نصیحت اونکو اثر نہین کرتی توبہ کی طرف اونکی طبیعت میل نہین کرتی ور اونکو
کبھی رونا نہین آتا ہے دل اونکا ذکر جہنم سے خوف نہین کھاتا ہے اگر کسی کی شہادت بیان
ہو یا کسی کی وفات کا حال عیان ہو مطلق اونکے دلمین ملال نہین ہوتا ہے بلکہ وفات
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا کہ سب مصیبتون سے زائد تر یہ مصیبت ہے
خیال نہین ہوتا ہے اور سختی دل کو اللہ تعالے نہایت بد جانتا ہے اسیواسطے کفار کے
حالات مین اونکی سختی دل کا بھی بیان فرماتا ہے پس اسیواسطے جس مجلس مین ضحک ہو
اوس سے رحمت اوٹھ جاتی ہے **دقیقہ** ہنسی کی تین صورتین ہین **اول صورت** اسطرح سے
ہنسنا کہ نہ آواز نکلے اور نہ دانت کھلین اور نام اسکا تبسم ہے کہ جسکو ہندی مین مسکرانا
کہتے ہین **دوسری صورت** اسطرح سے ہنسنا کہ اگرچہ دانت کھل جاوین لیکن آواز نہ نکلے
اور اوسکو ضحک کہتے ہین **تیسری صورت** اس طرح سے ہنسنا کہ آواز بھی نکلے جسکو قہقہہ کہتے
ہین **نصیحت** اس زمانے مین مسکرانا نہایت کم ہے اور ضحک یعنی دانت کھول کے ہنسنا نہایت
شایع ہے اور قہقہے کا رواج بحساب ہے ہر مجلس مین لوگون مین قہقہے ہوتے ہین آواز بلند
ہوتی ہے ہر شخص ایسی بات کرتا ہے کہ لوگ قہقہہ مارین پس وہ شخص اپنے سر پر
ایک گناہ اپنے قہقہے کا دوسرے گناہ لوگون کے ہنسانے کا لیتا ہے اور راہ جہنم کو

اختیار کرتا ہی خصوصًا مسجدون مین اور مقبرون مین کہ بیچ وقتہ نماز کے واسطے جب لوگ
مسجد مین جمع ہوتے ہین لوگون کے تذکرے شروع ہوتے ہین قہقہے اوڑتے ہین اگر کوئی منع
کرے کہ ہنسنا مسجد مین حرام ہی اوسپر لوگ ہنسنے لگتے ہین اوسکے ساتھ استہزا کرنے لگتے ہین
اور مقابر مین جب ایام عرس نین لوگ جاتے ہین فاسقون اور ہنسنے والون کو اپنے ساتھ
لے جاتے ہین قبرون کے قریب ذکر خدا کو چھوڑکے رشتۂ عبرت کو توڑ کے تذکرے دنیا کے کرتے
ہین اور خوب ہنستے ہین لوگون کو ہنساتے ہین اپنے دین کو بگاڑتے ہین حالانکہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اکثر تبسم فرماتے تھے اور کبھی دانت بھی
آپکے کھل جاتے تھے لیکن کبھی آپ نے قہقہہ نہین مارا کیونکہ قہقہہ نہایت خراب ہی
اسیواسطے خدا تعالے نے قہقہے کو جب نماز مین واقع ہووے مفسد نماز اور
وضو کا مقرر کیا ہے اور اگر باعتبار عقل کے دیکھو تو عقل کہتی ہے کہ ہنسنا نہایت
حماقت ہے کیونکہ مدار ہنسنے کا خوشی پر ہے اور جو خوشی زائل ہو اوسپر کسی کو ہنسی نہین
آتی ہے خصوصًا جب ہر طرف سے غم لاحق ہو اور ہر طرح سے رنج عارض ہو اور
معلوم ہی کہ جو بات خوشی کی دنیا مین ہے وہ جانے والی ہے پس خوشی کرنا اوسپر سخت
بیوقوفی ہے باوجودیکہ آدمی کو ہر طرف سے فکر عارض ہی کیونکہ جسوقت اللہ تعالی نے
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی پشت سی ہم کو نکالا اور گروہ جہنمی کو گروہ
جنتی سے جدا کیا نہ معلوم کہ اوسوقت ہم کو کس فرقے مین شمار کیا اور جسوقت مان کے پیٹ مین
روح ہم مین پڑی نہین معلوم کہ اوسوقت ہماری تقدیر مین سعادت لکھی گئی یا شقاوت
اور جسوقت موت عارض ہوگی نہین معلوم کہ روح خوش خبری کے ساتھ نکلے گی یا
بدخبری سے جاویگی **سعدی** چہ سالہای فراوان وعمرہای دراز ؛ کہ خلق برسر ما برزمین بخواہد
رفت ؛ اور جسوقت قیامت قائم ہوگی ہر طرح کی دہشت ہوگی دھوپ کی شدت ہوگی
پسینے کی کثرت ہوگی با این ہمہ ہر وقت ہنسنا خالی حماقت سے نہین **حدیث**
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا تباغضوا ولا تدابروا ولا تنافسوا
وکونوا عباد اللہ اخوانا روایت کیا اسکو مسلم نے کتاب البر والصلۃ مین یعنی باہم

بغض نہ کرو اور تدابر نہ کرو یعنی غیبت اور تنافس نہ کرو یعنی دنیا کی طرف غایت مرتبہ رغبت
یا یہ چاہنا کہ ہمارے مثل کوئی فلان وصف مین نہو اور رہو جاؤ تم سب باہم بھائی اور بعضون نے
تدابر کے معنی یون لکھے ہین کہ تدابر کہتے ہین باہم منھ پھیر لینے کو یعنی جب دو شخصون مین
ملاقات ہووے ہر شخص بسبب بغض کے دوسرے سے منھ پھیر لیوے اور اپنی
پیٹھ اوسکی طرف کردیوے **نصیحت** جن جن امور کے ممانعت جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمائی اس زمانے مین وہ سب امور شائع ہین کہ
ہر شخص دوسرے شخص سے بغض رکھتا ہے حتی کہ بیٹا باپ اور مان سے لڑتا ہی
اور اوسکی شکایتین کرتا ہی اور شاگرد اوستادوسے بغض رکھتا ہی اگر موقع پڑجاتا ہی کہتا ہی
کہ مین فلان شخص کا شاگرد نہین ہون اور بھائی بھائی سے عداوت رکھتا ہی اپنی
اوقات کو اوسکی غیبت مین صرف کرتا ہی اور جب دو بغض والون مین ملاقات
ہوتی ہی نوبت تدابر کی آتی ہی ہر شخص دوسرے پر سلام نہین کرتا ہی اوسکی طرف رخ نہین
کرتا ہی اور یہ تباغض وغیرہ قرابت مین بہت ہوتا ہی ہر شخص چاہتا ہی کہ مین فلان عزیز
سے رتبے مین اوپر ہو جاؤن اور ہر شخص اپنے قریب کے ساتھ ایسی بات کرتا ہی تا
اوس سے دشمنی ہوجاے اور باہم لڑائی ہوجاوے باوجودیکہ صلۂ رحم کا کرنا اور
قرابت کا لحاظ رکھنا ہر شخص کو پر ضرور ہے اللہ تعالی جمیع مسلمانون کو ہدایت دیوے اور
راہ راست پر چلاوے **حکایت** ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
علی آلہ وسلم کے پاس ایک شخص آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مین
سوا پنجوقتہ نماز کے نماز نہین پڑھتا ہون اور سوا فرض روزون کے روزہ نہین
رکھتا ہون اور مین فقیر ہون پس صدقہ بھی نہین دیتا ہون اور حج بھی نہین کرتا ہون
جب مین مرونگا کہان جاؤنگا کیونکہ کوئی کام میرا جنت کے جانے کے واسطے نہین ہی پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تو میرے ہمراہ جنت مین جاویگا اگر اپنے دل کو دو
چیزونسے محفوظ رکھیگا ایک حسد دوسرا غل یعنی کینہ اور اپنی زبان کو دو چیزونسے نگاہ رکھیگا
ایک جھوٹ دوسری غیبت اور اپنی آنکھ کو دو چیزون سے بچاویگا ایک کسی حرام چیز کیطرف دیکھنے

دوسرے کسیکو ذلیل سمجھنے سے پس اوسوقت تو جنت مین جاویگا اور میرے ہمراہ ہوگا
نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے رجا کے دوا کے بیان مین راقم الحروف کہتا ہے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ غیبت کا چھوڑنا نماز سے اور روزے سے بڑھکر ہے جیسا کہ صحابہ سمجھتے تھے
چنانچہ اوپر اسکا تذکرہ ہوچکا اور اوپر مین نے سات وجہین بیان کی ہین اسوقت ایک
وجہ آٹھوین خیال مین آگئی وہ یہ ہے کہ غیبت کی تشبیہ مردار کے گوشت کھانے
کے ساتھ واقع ہوگئی ہے اور ہر شخص کی طبیعت نماز اور روزہ چھوڑدینے کو گوارہ کرتی
ہے لیکن مردار کھانے کو جائز نہین رکھتی ہے پس اسی سبب سے صحابہ کے نزدیک
غیبت کا چھوڑنا بہتر تھا نماز اور روزے سے واللہ اعلم اور ان آٹھ وجہون سے یہ
بات ثابت ہوتی ہے کہ نماز فرض اور روزہ فرض کے چھوڑدینے سے غیبت نہ کرنا
بہتر ہے پس عبادت نفل کو کون پوچھتا ہے **پانچوین فرع** غیبت کی مضرتون کے بیان مین
پوشیدہ نرہے کہ غیبت سے بہت ضرر پیدا ہوتے ہین دنیا مین بھی اور دین مین بھی اور
غیبت کرنے والا خسر الدنیا والاخرۃ ہوتا ہے **پہلی مضرت** نہ قبول ہونا دعا کا جو
شخص بہت غیبتین کیا کرتا ہے وہ کبھی ندامت نہین کرتا ہے اوسکی دعا قبول نہین ہوتی
ہے اور اوسپر عنایت نازل نہین ہوتی ہے **ارشاد** فقیہ ابو اللیث تنبیہ الغافلین کے باب الحسد
مین فرماتے ہین ثلاثۃ لا یستجاب دعوتھم اکل الحرام ومکثار الغیبۃ ومن کان
فی قلبہ بخل او حسد للمسلمین یعنی تین شخصون کی دعا قبول نہین ہوتی اور اوسکی
عاجزی منظور نہین ہوتی ہے ایک وہ شخص کہ مال حرام کھاتا ہو دوسرا وہ شخص کہ
غیبت کی کثرت کرتا ہو تیسرا وہ شخص جو مسلمان سے حسد رکھتا ہو یا بخل کرتا ہو **حکایت**
ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالی سے لوگون نے پوچھا یا حضرت اسکی کیا وجہ ہے کہ ہم لوگ دعا کرتے
ہین لیکن دعا قبول نہین ہوتی ہے ابراہیم نے جواب دیا اس سبب سے کہ تمھارے دل مردہ ہین
اُنھون نے پوچھا کیا وجہ ہے مردہ ہونے کی ابراہیم نے کہا تم لوگون مین آٹھ عیب ہین اس
سبب سے تم لوگون کے دلون مین تازگی نہین رہی ہے اسی سبب سے تمھاری دعا قبول نہین
ہوتی ہے پہلا عیب یہ کہ اللہ تعالی کی عظمت کو تم لوگ جانتے ہو اور اسکی قدرت کو

تم لوگ پہچانتے ہو اور خدا کے حق مین قصور کرتے ہو اوسکی اطاعت مین فتور کرتے ہو
دوسرا عیب یہ کہ تم لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور اوسکے موافق عمل نہین کرتے ہو
تیسرا عیب زبان سے تم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ساتھ محبت کا
اظہار کرتے ہو اور اونکی حدیث کے موافق عمل نہین کرتے ہو حالانکہ محبت کے معنی یہی
ہین کہ محب موافق مرضی محبوب کے کرے اور اوسکی چال پر چلے چوتھا عیب یہ کہ زبان سے
تم لوگ کہتے ہو کہ ہم موت سے ڈرتے ہین اور موت کی استعداد عبادات سے پیدا نہین
کرتے ہو حالانکہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے اپنی نجات کی فکر کرتا ہے پانچوان عیب یہ کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا یعنی شیطان تم لوگونکا دشمن
ہے اوس سے ڈرتے رہو ۵ بتحقیق شیطان انسان کا ؛ عدو ہے کھلا یہ خدا نے کہا ؛
اور تم لوگ گناہ مین صرف اوقات کرتے ہو شیطان کو اپنا دوست بناتے ہو سعدی ۵
کجا سر برآریم ازین عار و ننگ ؛ کہ با او بصلحیم با حق بجنگ ؛ چھٹا عیب یہ کہ زبان سے
کہتے ہو کہ ہم دوزخ سے ڈرتے ہین اور دوزخ مین اپنے بدنون کو ڈالتے ہو کیونکہ ہمیشہ
گناہ کیا کرتے ہو ساتوان عیب یہ کہ زبان سے جنت کی محبت کو ظاہر کرتے ہو اور
جنت مین جانیکا کام نہین کرتے ہو آٹھوان عیب یہ کہ جب تم سو کے اُٹھتے ہو اپنے
عیبون کو پیچھے پیٹھ کے ڈال دیتے ہو اوسکی طرف خیال نہین کرتے ہو اور لوگون کے عیبونکو
اپنے سامنے رکھتے ہو لوگون کی شکایتین کرتے ہو اسی سبب سے تم پر رحمت نازل
نہین ہوتی ہے دعا قبول نہین ہوتی ہے چنانچہ اسی مضمون کی طرف مثنوی مین اشارہ ہے ۵

لاجرم گویند عیب ہمدگر	غافل اند این قوم از خود سربسر

نقل کیا ہے اسکو تذکرۃ الاولیا اور احیاء العلوم مین دوسری مضرت کم ہونا نیکیونکا
نامۂ اعمال سے اثر حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ان العبد لیعطی
کتابہ یوم القیٰمۃ فیری فیہ حسنات لم یکن عملھا فیقول یا رب انی لی کذا ا
فیقال لہ ھذا بما اغتابک الناس وانت لا تشعر نقل کیا ہے اسکو
تنبیہ الغافلین مین اور کتاب الترغیب والترہیب مین یعنی قیامت کے روز جب

ہر شخص کی کتاب ہر شخص کو ملیگی اور ہر شخص اپنی کتاب مین جب نیکی دیکھیگا خوش ہوگا اور جب بدی پر نظر پڑیگی طبیعت مضطرب ہوگی اوسوقت بعض لوگون کو جو کتاب ملیگی وہ اپنی کتابون مین ایسی نیکیان پائینگے کہ دنیا مین انھون نے وہ نیکیان نہ کی ہونگی پس وہ لوگ خدا تعالی سے پوچھینگے یا اللہ یہ نیکیان ہمسے دنیا مین نہین ہوئی ہین پس ہماری کتاب مین کس طرح درج ہین ارشاد ہوگا کہ ای شخص اگرچہ تجھسے یہ نیکیان نہین ہوئین لیکن جن لوگون نے تیری غیبتین کی تھین اونکی نیکیان اونکے نامۂ اعمال سے محو ہوکے تیری کتاب مین لکھدی گئین **حکایت** حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی نے سنا کہ فلان شخص نے میری غیبت کی پس اوسکے پاس کچھ ہدیہ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ تو نے بسبب غیبت کے اپنی نیکیان مجھکو دین ہین اوسکے بدلے مین یہ ہدیہ بھیجتا ہون نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس مین **حکایت** حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین ان الرجل یعطی کتابہ منشورا فیقول یا رب فاین حسنات کذا وکذا اعملتہا لیست فی صحیفتی فیقول لہ محیت باغتیابک الناس نقل کیا ہے اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین یعنی بعض لوگون کو قیامت کے میدان مین کتاب اعمال کی ملیگی وہ لوگ دیکھکے کہینگے یا اللہ مین نے فلان فلان نیکیان دنیا مین کی تھین وہ کیا ہوئین کہ میرے نامۂ اعمال مین نہین ہین پس اللہ تعالی جواب دیگا کہ چونکہ تمنے دنیا مین لوگونکی غیبتین کی تھین اسواسطے وہ نیکیان تمھاری کتاب سے محو کرکے جنکی تمنے غیبت کی تھی اونکے نامۂ اعمال مین درج کی گئین

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام	نہ ہوگا کہین اوسمین نیکی کا نام
کہے گا الٰہی مری نیکیان	لکھی تھین جو ساری گئین اب کہان
یہ ہو حکم نامے مین مظلوم کے	ترے کام نیک اوسمین سب ہین لکھے

اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ یعنی خدا تعالے قیامت کے روز کسی پر ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریگا پس جسکا حق جسپر ہوگا وہ ادا کریگا اور اگر کسی نے کسیکی غیبت کی ہوگی غیبت کرنے والے کی نیکیان اوس شخص کو دی جائینگی

حدیث ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ سے
پوچھا کہ تم لوگ آیا جانتے ہو مفلس کو صحابہ نے جواب دیا یا رسول اللہ مفلس وہ شخص ہے
جسکے پاس کچھ مال نہو آپ نے فرمایا یہ مفلس باعتبار مال کے ہی اصل مفلس وہ ہے
کہ قیامت کے روز خدا کے حضور مین حاضر ہووے اور اوسکی عبادات مثل نماز اور روزہ
اور زکوۃ کے بہت ہووین پھر اوسپر لوگونکے حق بھی ہووین کسیکو اوسنے گالی دی ہو
کسیکی اوسنے غیبت کی ہو کسیکا مال اوسنے کھایا ہو کسی کی جان اوسنے ماری ہو پس سب حق والے
قیامت کے روز اوسکے دامنگیر ہووین جناب باری مین اوسکی فریاد کرین اللہ تعالی
عدل پر بیٹھے ہر حق والے کو خوش کرے ہر مدعی کو اوسکا حق پہونچاوے ہر شخص پر بساط
احسان پھیلاوے اوس شخص کی نیکیان حق والون کو دینا شروع کرے اوسکی عبادات
مین کم کرنا شروع کرے جب نیکیان اوسکی فنا ہوجاوین اور حقوق باقی رہ جاوین
حق والونکی بدیان اوسپر ڈالی اوسکے نامۂ اعمال کو مدعیونکے سیئات سے سیاہ کرے
آخر الامر وہ لوگ اپنا اپنا حق لے کے جنت مین جاوین اور وہ شخص جہنم مین جاوے
حقیقت مین وہ شخص مفلس ہی کیونکہ جو دنیا مین مال کا مفلس ہے اوسکو چندان تکلیف
نہین ہوتی ہی کیونکہ اور اہل اسلام اوسکے خبرگیران ہوجاتے ہین بخلاف اوس شخص کے
کہ قیامت کے دن ہر طرف آواز نفسی نفسی بلند ہوگی ہر طرف سے جہنم کے جوش وخروش
کی صدا کان مین پڑیگی ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کوئی کسیکا یار نہ ہوگا
ہوگا یہانتک باپ مان سے بھائی بہن سے جورو خاوند سے لوگ بھاگینگے کسی کے قریب نہ جائینگے
بلکہ لوگ تمنا کرینگے اگر ہمارا حق کچھ ہمارے باپ پر ہوتا تو ہم اوس سے آج لے لیتے اوسکی نیکیون کو
اپنی کتاب مین بھر لیتے اوسدن عوام کو کون پوچھتا ہی انبیا نفسی نفسی کہینگے شفاعت سے
ہاتھ اوٹھائینگے اپنی لغزشون پر ندامت کرینگے کیونکہ اوس روز جناب باری کا دریائے
غضب جوش کرے گا ہر کس وناکس کو مدہوش کریگا عجب ایک کیفیت عالم کو طاری
ہوگی کہ ہر شخص کو اپنی جان بھاری ہوگی پھر جب اعمال تلینگے لوگون کے چہرون کے
رنگ اوڑینگے کہ دیکھا چاہیے کون پلہ بھاری ہوتا ہی کون پلہ ہلکا ہوتا ہی

تب اوسوقت عاصی کا ہو رنگ زرد	وہ حسرت سے ہر دم بھرے سانس سرد

پھر جب ہر شخص کو حساب کے واسطے ندا ہوگی ہر شخص کی روح قبض ہوگی ایک آفت ہوگی ہر شخص کو سخت کلفت ہوگی لوگون کے ابدان کانپینگے بلکہ انبیا بھی لرزینگے پھر جب اللہ تعالےٰ حق والون کو بلاویگا نہایت انصاف کریگا تب لوگون کو نہایت ندامت ہوگی کہ کاش ہم لوگونکی دنیا مین غیبت نکرتے کسی کو تکلیف نہ دیتے اوسوقت ہر شخص چاہے گا کہ میری بدیان دوسرے کو دی جائین اور دوسرون کی نیکیان مجھکو عنایت ہووین پس اوس روز جو حساب وکتاب مین گرفتار ہوا نہایت افلاس مین پڑا روایت کیا ہے اس حدیث کو بغوی رحمہ اللہ نے تفسیر معالم التنزیل مین **حکایت** عبد اللہ بن المبارک کہتے ہین کہ مین ایک روز سفیان ثوری کی مجلس مین بیٹھا تھا انھون نے امام ابو حنیفہ کی غیبت شروع کی مین نے سفیان سے کہا عجب شان ہے امام کی کہ وہ کسی کی غیبت نہین کرتے ہین کسی کی شکایت نہین کرتے ہین سفیان نے کہا عقلا کی یہی شان ہے کہ اپنی نیکیون پر دوسرون کو مسلط نہ کرین کہ کسی کی غیبت کرین نقل کیا ہے اسکو خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین **تیسری مضرت** زیادہ ہونا بدیون کا نامۂ اعمال مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایاکم والغیبة فان فیہا ثلاث آفات لا یستجاب له الدعاء ولا یقبل له الحسنات ویزداد علیه السیئات نقل کیا ہے اسکو خزانة الروایات مین یعنی بچو تم لوگ غیبت سے کیونکہ اس مین تین آفتین ہین ایک یہ کہ غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہین ہوتی ہے دوسرے یہ کہ غیبت کرنے والے کی نیکیان قبول نہین ہوتی ہین تیسرے یہ کہ بدیان اوسکی نامۂ اعمال مین زیادہ ہوتی ہین **اثر** حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ جب قیامت قائم ہوگی اور دنیا تمام ہوگی اللہ تعالےٰ تمام خلق کو ایک جا جمع کریگا ع جمع ہوگی خلق سارے ایک جا ۃ نفسی نفسی کی بلند ہوگی صدا ۃ اوسوقت اللہ تعالی ایک ندا کرادیگا کہ جس شخص کا حق کسی پر ہووے وہ آوے پس ہر شخص خوش ہوگا اور اپنے باپ اور مان اور بھائی اور جورو سے حق کا طالب ہوگا ع جب ندے مان باپ بھی بیٹے کا ساتھ ۃ پھر وہان پکڑے تمھارا کون ہاتھ

ع یعنی مارے خوف کے ایسے ہوجاینگے جیسے مردے ۱۲

اسی مضمون کی طرف اللہ تعالی اشارہ کرکے فرماتاہی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ یعنی جب صور پھونکا جاویگا اور حساب سامنے آوے گا اوسوقت لوگون کی قرابتین مٹ جائینگی اور محبتین فنا ہو جائینگی پھر ہر شخص ہر شخص سے حق کا مدعی ہوگا کوئی کسیکی رعایت نکریگا اور اس میدان مین دو قسم کے لوگ ہونگے جو شخص نیک ہوگا اور اللہ تعالے کو اوسکو جنت مین داخل کرنا منظور ہوویگا اوسپر اللہ تعالے اپنی عنایت اسطرح کریگا کہ جب اوسکی نیکیان حق والے لیجائینگے مگر ایک ذرہ برابر نیکی بچیگی فرشتے خدای تعالی سے کہینگے یارب اس شخص کی نیکیان سب ہو گئین مگر ایک ذرہ برابر نیکی باقی رہی ہی پس اللہ تعالی فرماویگا اس ذرہ برابر نیکی کو بڑھادو اور میری عنایت سے اس بندے کو جنت مین داخل کردو اور جو بد ہوگا جہنم کا مستحق ہوگا اوسکا حال یہ ہوگا کہ جب اوسکی نیکیان مٹ جائینگی اور حق والون پر تقسیم ہو جائینگی فرشتے کہینگے یارب ایک ذرہ برابر نیکی اس بندے کی باقی نہین رہی اور حق والے ابھی تک باقی ہین پس اللہ تعالی فرمائیگا حق والون کے گناہ اسکے نامۂ اعمال مین ڈالو اور اسکو جہنم مین لیجاؤ پس فرشتے لوگون کی بدیان اسکے نامۂ اعمال مین زیادہ کرینگے اور جہنم کیطرف اسکو لیجائینگے ؎

اور نیکی ظالمون کی کردگار	دیگا مظلومون کو تاہون ستگار
اور جو اوسکے نامۂ اعمال مین	کچھ نہونگی نیکیان اوس حالمین
تو اوسی مظلوم کے اعمال زشت	جو کہ ہونگے درمیان سرنوشت
دیگا اوس ظالم کو حق بے اشتباہ	تا کہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ

نقل کیا اسکو بغوی نے معالم التنزیل مین **نصیحت** انسان کو لازم ہی کہ اپنی عبادت پر غرہ نکرے اور اپنی کثرت عبادات سے خوش نہووے کیونکہ قیامت کے روز یہ سب عبادتین دوسرے کی کتاب مین چلی جائینگی اور اونکی بدیان اپنے نامۂ اعمال مین آئینگی اسواسطے کہ جس قدر آدمی عبادت کرتاہے اوس سے زائد اپنی گردن پر حقوق لیتاہی مثلاً جب انسان روزہ رکھتاہی شیطان اوسپر سوار ہوتاہی لوگون کو مارتاہی لوگون کا سر کاٹتاہی کسیکی غیبت کرتاہی کسی کو گالی دیتاہی کسی پر خفا ہوتاہی کسی کے دل کو پژمردہ کرتاہی پس یہ سب

بدرجہا ایک روزے سے زائد ہو جاتین اسی واسطے امام غزالی فرماتے ہین
لعلك لو حاسبت نفسك وانت مواظب علے نفسك بصيام النهار وقيام الليل لعلمت
انه لا ينقضي عنك يوم الا يجري عليك من غيبة المسلمين ما يستوفي جميع حسناتك
یعنی اگر تم ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کرو اور رات کو عبادت کیا کرو اور پھر خیال کرو تو تمام
دنمین جو غیبت مسلمان کی تم سے ہوئی ہوگی وہ نیکیون سے بڑھ جاویگی ور تمام نیکیون کو غارت
کرویگی پس انسان کو لازم ہے کہ بندونکے حقوق سے حتے الوسع اپنے نفس کو بچا رکھے
اور اپنی ذات کو بندون کے گناہون سے محفوظ رکھے اگرچہ عبادت کم کرے اور
نیکیون کی تحصیل کم کرے کیونکہ بندونکا گناہ زائد تر ہے اللہ تعالی کی نافرمانی سے
اور تکلیف بندون کی بدتر ہے اللہ کے عصیان سے اسی واسطے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی
فرماتے ہین الکبائر ما کان فیه المظالم بینك وبین عباد الله تعالے لان الله
تعالی کثیر العفو یعنی جو گناہ بندون کے درمیان مین ہووے وہ کبیرہ ہی اگرچہ
ادنے بھی تکلیف ہووے اور جو گناہ اللہ تعالے کا ہووے وہ صغیرہ ہی اگرچہ
زنا بھی ہووے کیونکہ اللہ تعالی بخشش کر دیگا اور بندہ حق کا طالب ہوگا نقل کیا ہی
اسکو بغوی نے آیت اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ کی تفسیر مین اور آخرت مین
ادنی ادنی چیز کا جب حساب ہوگا پس غیبت اور نمیمہ کہ کبائر مین انکا شمار ہی بدرجۂ اولی
جہنم مین لیجائینگے ارشاد حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ان الرجل لیتعلق
بالرجل یوم القیامة فیقول بیني وبینك الله فیقول والله ما اعرفك فیقول بلی انت
اخذت لبنة من حایطي واخذت خیطا من ثوبي نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے
کتاب الغیبۃ مین یعنی قیامت مین ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے کہیگا ہمارے اور تیرے
درمیان مین خدا حاکم ہے وہ شخص کہیگا مین تجھکو نہین پہچانتا ہون تو کون ہے پھر یہ شخص کہیگا
تو نے میری دیوار سے ایک اینٹ نکالی تھی اور تو نے میرے کپڑے سے ایک دھاگا
نکالا تھا اس سبب سے مین یہان دعوی کرتا ہون حکایت کہمس بن الحسن بن بشر فرمانے لگے
مین نے ایک گناہ کیا ہی کہ اوسکی ندامت مجھکو چالیس برس سے ہی اور ہمیشہ مین روتا ہون

لوگون نے پوچھا یا حضرت وہ کون گناہ ہے آپنے فرمایا مین نے ایک مرتبہ ایک مچھلی ایک شخص کی مہمانداری کے واسطے لی تھی اوسکے کھانے کے بعد اپنے ہمسائے کے دیوار سے بلا اجازت اوسکی مین نے مٹی لیکے ہاتھ دھویا تھا اوسی گناہ پر مین روتا ہون نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الذنوب مین پس لازم ہے ہر انسان کو کہ اس مقام کو دیکھکے نصیحت پکڑے اور اپنے نفس کو قیامت کے روز فضیحت نہ کرے اگر لوگون کے حقوق اوسپر ہووین اونسے معاف کرالیوے تا قیامت مین پاک صاف ہووے ورنہ اسکی عبادت میدان حشر مین کچھ کام نہ آئیگی جب ہر طرف سے غل حقوق والون کے اوٹھینگے اور ہر گوشے سے اس کی فریاد اوٹھیگی اللھم یا رحمن لا تناقشنا فی الحساب واجعلنا من الآمنین یوم یعرض الکتاب یا وھاب بتوسل النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم **چوتھی مضرت** نہ قبول ہونا نیکیون کا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ما النار فی الیبس باسرع من الغیبۃ فی حسنات العبد نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے باب علاج الغیبۃ مین یعنی نہین ہے آگ سوکھی چیز مین جلدی اثر کرنے والی غیبت کے اثر سے نیکیون مین یعنی جب سوکھی لکڑی آگ مین ڈالو کیسی آگ اوس مین جلدی لگتی اور وہ لکڑی جلدی جل جاتی ہے لیکن غیبت کا اثر نیکیون مین اس سے بھی جلدی ہوتا ہے کہ جب کسی نے غیبت کی اوسکی نیکیون مین فتور پڑجاتا ہے اور عبادات قبول نہین ہوتی ہین **حدیث** خالد بن معدان نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اے معاذؓ کچھ حدیث بیان کرو وہ حدیث کہ آپنے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زبان سے سنی ہو پس حضرت معاذؓ بہت روئے اور ایک حدیث نہایت طویل بیان کی اوس مین یہ مضمون بھی بیان کیا کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ جو لوگ حافظ عمل ہوتے ہین اور جو فرشتے اعمال کو لکھتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ صبح سے شام تک کے ایک شخص کے اعمال نیک آسمان پر لیجاتے ہین اور وہ اعمال مثل آفتاب کے چمکتے ہوتے ہین جب اول آسمان پر

پہونچتے ہین اور دوسرے آسمان پر جانے کو چاہتے ہین ایک فرشتہ جو اللہ تعالے نے اول آسمان پر مقرر کر رکھا ہے کہتا ہے کہ ان اعمال کو صاحب اعمال کے منھ پر مار دو اور اوسکو عدم مغفرت کی خبر دیدو کیونکہ وہ شخص مسلمانونکی غیبتین کیا کرتا تھا پس اوسکے اعمال قبول نہین ہوے روایت کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب التفکر مین ارشاد حسن بصری فرماتے ہین واللہ الغیبۃ اسرع فی دین الرجل المؤمن من الاکلۃ فی الجسد یعنی قسم ہے خدا کی ہر آئینہ غیبت جلدی اثر کر جاتی ہی غیبت کرنیوالے کے دین مین زخم کے اثر کرنے سے بدن مین جسوقت غیبت انسان نے کی اوسیوقت اوسکے دین مین نقصان ہو گیا نیکیون کی قبولیت مین فتور ہو گیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب الغیبۃ مین **پانچوین مضرت** قیامت کے روز لوگون کا دعوی کرنا اور جنکی غیبت کی ہے اونکا فریاد کرنا **قطعہ**

اے یار جو کوئی کسیکو کلپاوے گا	یہ یاد رکھے کہ وہ بھی نہ کل پاوے گا
اس دار مکافات مین سن اے غافل	بیداد کرے آج تو کل پاوے گا

حکایت ایک روز ایک شخص زاہد کے سامنے حجاج کی غیبت کرنے لگے اور اوسکا ظلم بیان کرنے لگے پس زاہد نے کہا خدا تعالی منصف حقیقی ہی جسطرح حجاج سے مظلومون کے حقوق کو لیگا اسی طرح حجاج کی طرف سے اوسکی غیبت کرنے والونسے بدلا لیگا جب حجاج دعوی کریگا چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ اسی حکایت کو منظوم کر کے فرماتے ہین

کسے گفت حجاج خونخوارہ ایست	دلش ہمچو سنگ سیہ پارہ ایست
نترسد ہمے راہ فریاد خلق	خدایا تو بستان ازو داد خلق
جہان دیدہ پیر دیرینہ زاد	جوان را یکے پند پیرانہ داد
کزو داد مظلوم مسکین او	بخواہند و از دیگران کین او

حکایت ایک زاہد نے اپنی بی بی کے واسطے روئی خریدی بی بی نے روئی کو دیکھ کے کہا جنھون نے روئی بیچی اونھون نے تمھارے ساتھ دغا بازی کی یہ سنکے فورًا اوس زاہد نے طلاق دیدیا لوگون نے پوچھا یا حضرت کسواسطے آپنے

طلاق دیدیا اونھون نے کہا اس عورت نے روئی بیچنے والون کی غیبت کی قیامت کے روز وہ سب اسپر دعوی کرینگے اور اسکے دامنگیر ہونگے حاضر ہن کہینگے کہ یہ لوگ فلان کی بی بی پر دعوے کرتے ہین اس کہنے مین مجھکو ندامت ہوگی اسواسطے مین نے طلاق دیدیا تا لوگ یہ امر زبان زد نکرین اور میری طرف اوس بی بی کو منسوب نہ کرین نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الغیبۃ مین **دقیقہ** اگر واقع مین دیکھو تو عیب بیان کرنا اوس عورت کا روئی بیچنے والون کا غیبت نہین ہے کیونکہ غیبت مین یہ امر معتبر ہی کہ عیب بیان کرنا معین کا ہووے اسیواسطے مجہول کی غیبت درست ہی اور اس عورت نے روئی بیچنے والون کا عیب بیان کیا تھا اور وہ مجہول تھے کیونکہ اوسنے کسیکا نام نہین لیا تھا لیکن زاہد اپنے کمال زہد سے اسکو بھی غیبت سمجھا اور بی بی کو چھوڑ دیا **راقم الحروف** کہتا ہی شاید اوس زاہد نے بیان کیا ہوگا کہ فلان شخص سے روئی خرید کر لایا ہون پس جب بی بی نے عیب بیچنے والونکا بیان کیا یہ غیبت معلوم کی ہوگئی اسواسطے اوسنے طلاق دیا **نصیحت** اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بد بی بی سے صحبت رکھنا اور اوسکے ساتھ معاشرت کرنا بد ہی بلکہ اوسکو چھوڑ دینا بہتر ہی کیونکہ بد شخص سے صحبت ضرر پیدا کرتی ہی اور زیادہ ملاقات کچھ اثر پیدا کرتی ہی جب بی بی بد سے صحبت ہوگی خاوند مین بھی اوسکی برائی آجائیگی کیونکہ صحبت کا اثر مشہور ہی اور یار بد کا بد ہونا سانپ سے بھی بالاتر ہی

دور شو از اختلاط یار بد	یار بد تر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمین بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان کند
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

اور اس زمانے کا عجیب حال ہی کہ لوگون کی بی بیان فاسقہ ہوتی ہین لیکن اون کو نہین چھوڑتے ہین طلاق دینا عار سمجھتے ہین امر شرعی مین حیا کرتے ہین بے حیائی کو حیا سمجھتے ہین نہ اپنی بی بیون کو چھوڑتے ہین نہ اون کو نصیحت کرتے ہین اگر بی بی نماز نہ پڑھے کچھ التفات نہین رکھتے ہین اگر بی بی روزہ نہ رکھے کچھ خفا نہین ہوتے اور باوجودیکہ جانتے ہین کہ بی بی بعد جماع کے ناپاک رہتی ہی غسل نہین کرتی ہی لیکن اوسکو کبھی غسل کی تنبیہ نہین کرتے ہین

راقم الحروف کہتا ہی ایسی صورت مین جماع کرنا بی بی کے ساتھ بہتر نہین ہی
کیونکہ جو شخص ایک شر کو پیدا کرے گویا کہ وہ فاعل شر ہوتا ہی پس ناپاک رہنا بی بی کا
اسکا سبب جماع ہی مردونکے پس لائق ہی مردون کو کہ جب بی بی غسل نہ کیا کرے اوسکے
ساتھ مجامعت مین کمی کیا کرین تا عورتین خود ہی آگاہ ہوجاوین اپنے قصور پر نادم ہووین
غسل کرنے لگین پاک صاف رہنے لگین اور چونکہ مرد عورتونکو تعلیم نہین کرتے ہین
عورتین مردون پر شیر ہوجاتی ہین اپنی حکومت جتاتی ہین پھر مرد ایسا ڈرتے ہین جیسے
آدمی شیر سے اور بلی بھیڑیے سے اور عورتونکے تابع ہوجاتے ہین اگر بی بی کہتی ہے
جو تمھاری معاش ہی سب ہمین کو دو ہمارا زیور بناؤ مان کو اور بہن کو یا قریب کو نہ دو
وہ ویساہی کرتے ہین اپنے عزیزون سے بی بیون کی طرف سے لڑتے ہین اگر بی بی کہے
تم اسوقت مسجد مین نہ جاؤ یا نماز نہ پڑھو اتباع امر واجب سمجھتے ہین خدا کے حکم کو
طاق پر رکھدیتے ہین باوجودیکہ اگر مان منع کرے بیٹے کو کہ عشا کی وقت اندہیری مین نماز
کو نہ جاؤ فرزند کو لازم ہی کہ مانکا کہنا نہ مانے اور مسجد کو چلا جاوے چنانچہ بخاری نے حسن بصری
سے نقل کیا ہی اور اس زمانے والے ایسا کرتے ہین کہ اگر مان منع کرے کہ آج مسجد مین
نماز کے واسطے نہ جاؤ تو مان کی ضد کرتے ہین مسجد مین چلے جاتے ہین اور جب بی بی کہے
کہ مسجد مین نہ جاؤ فی الفور حکم مان لیتے ہین تابعداری کو واجب جان لیتے ہین سعدی
فرماتے ہین ؎ کسے گفت کس را زن بد مباد * دگر گفت زن در جہان خود مباد
پس لازم ہے ان لوگون کو کہ توبہ کرین اور ایسی بی بیون سے یا صحبت کم کرین یا نصیحت
کرین کیونکہ گنہگار سے صحبت رکھنا اچھا نہین اور ہر مخلوق گنہگار کو بد سمجھتی ہے منقول
ہی جسوقت جنت مین حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے گناہ صادر ہوا
اور ان کو زمین پر آنیکا حکم ہوا جنت کی ہر چیز رونے لگی اور اونکی جدائی پر حسرت کرنے لگی
مگر سونا اور چاندی خدا تعالیٰ نے ان دونون سے پوچھا تم مفارقت پر کیون نہین روتے ہو سونا
اور چاندی نے عرض کیا یا رب جس شخص نے تیری مخالفت کی اوسکی جدائی پر ہم کس طرح
رووین پس اللہ تعالے نے کہا اے سونا اور چاندی بسبب اس تمھاری عقل کے

امر الٰہی مین کسی کی اطاعت نہین

سونا چاندی کی عزت پانیکا سبب

تمکو مین نے ایسی عزت دی کہ ہر چیز کی تمکو قیمت بنایا اور ہر شخص کا تمکو محبوب کیا نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس کے باب التوبہ مین اللھم نجنا من البلاء العام یا ذا الجلال والاکرام آمین چھٹی مضرت قیامت کے روز حساب کی سختی ہونا اور باب غیبت مین شدت سوال کا ہونا اسی واسطے زہاد حساب محشر سے نہایت لرزتے تھے اور عذاب محضر سے بیہوش ہوجاتے تھے اثر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میدان حشر مین خدا تعالی کے سامنے بارہ موقف ہونگے ہر موقف مین ایک ایک چیز کا سوال ہوگا اونمین سے چوتھے موقف مین غیبت سے سوال ہوگا اگر اوس شخص سے غیبت نہوئی ہوگی آگے بڑھایا جائیگا ورنہ اوسی مقام مین ہزار برس کھڑا کیا جائیگا نقل کیا ہی اسکو عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمہ عن الاحوال الامتہ مین حکایت ایک روز عوف نے ابن سیرین کے سامنے حجاج کی غیبت شروع کی ابن سیرین نے کہا اے عوف اگرچہ حجاج ظالم ہی پس اللہ تعالی مظلومونکا حق حجاج سے لیگا اور اوسکا حساب حجاج سے کریگا لیکن غیبت کرنا حجاج کی نیکیاہے کیونکہ اللہ تعالی غیبت کرنے والے سے حجاج کی طرف سے حساب کریگا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے کتاب الغیبۃ مین دقیقہ راقم الحروف کہتا ہی جبکہ زندگی حجاج مین اوسکی غیبت کا یہ حال ہوا کہ ابن سیرین نے اوسکو ناجائز کیا پس اب بدرجہ اولی غیبت حجاج کی جائز نہوگی اس وجہ سے کہ ہر مردے کی غیبت بعد مرنے کے جائز نہین ہی چنانچہ تفصیل اسکی سابقاً گذر چکی پس حجاج کی بھی غیبت اسی طرح ہوگی اور حجاج سے وقت موت کے کلمات مغفرت کے منقول ہوتے ہین پس شاید اللہ تعالی نے اوسکے گناہون کو اپنی عنایت سے معاف کیا ہو کیونکہ وہ غفور رحیم ہی منقول ہی کہ وقت موت کے حجاج کہتے تھے یا رب اغفر لی فان الناس یقولون انک لا تغفر لی یعنی الہی رب بخشدے مجھکو اور مرحوم کر مجھکو کیونکہ لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ تو مجھکو نہ بخشیگا بعد مرنے حجاج کے اس کلمہ کی خبر جب حسن بصری کو پہونچی وہنونے تعجب کیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب کلام المحتضرین مین اور نووی کہتے ہین لا یجوز لعن الحجاج یعنی حجاج پر لعنت کرنا درست نہین نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس کے باب فضل الدعا مین اور منقول ہی کہ حجاج وقت مردن کہتے تھے یا رب لوگ میرے باب مین قسم کھاتے ہین کہ اللہ تعالے حجاج کو نہ بخشیگا

لیکن تو بڑا غفور رحیم ہے میرے گناہون کو بخشدے اور یہ اشعار اسی مضمون کے پڑھتے تھے

یا رب قد حلف الاعداء واجتہدوا	ایمانہم اننی من ساکنی النار
ایحلفون علی عمیاء ویحہم	ما ظنہم بعظیم غفار

جیسا کہ حیوٰۃ الحیوان مین مذکور ہے **حکایت** ایک روز داؤد طائی نے ایک مقام مین گذر کیا اور اونکو وہان غش آگیا جب مدہوشی اونکی گئی لوگون نے پوچھا یا حضرت اس مقام مین آپکی بیہوشی کا کیا سبب ہے داؤد نے جواب دیا مجھکو یاد آیا کہ اس مقام مین مین نے ایک شخص کی غیبت کی تھی پس مجھکو اللہ تعالے کے حساب کا خیال آگیا کہ دیکھا چاہیے اس غیبت مین اللہ تعالی کسطرح مجھکو پکڑیگا پس مین بیہوش ہوگیا نقل کیا ہے اسکو نزہتہ المجالس کے باب الغیبتہ مین **نصیحت** اللہ تعالے کا حساب نہایت سخت ہے کیون نہو اگر کوئی بادشاہ اپنے کسی نوکر کو پکڑے اور پوچھنا شروع کرے کہ تمنے یہ کام کیون کیا وہ شخص اس حساب سے نہایت تنگ ہوجاتا ہے پس خدای تعالی کہ علام الغیوب ہے جب ایک ایک فعل کا سوال کریگا ہر شخص کا بدن لرزیگا قول سعدی **ره** بجاے کہ دہشت خورند انبیا ؛ تو عذر گنہ راچہ داری بیا ؛ اور اسیواسطے عباد حساب آلہی سے نہایت خوف کرتے تھے اور عذاب آلہی سے ڈرتے تھے **حکایت** اکمرتبہ ایک جماعت عباد کی کہ اوسمین عطا بھی موجود تھے سفر کے واسطے نکلی اور وہ لوگ اسطرح کی عبادت کرتے تھے بسبب کثرت عبادت کے اونکی آنکھین گڑھے مین گھس گئی تھین اور اونکی پیر پھول گئے تھے اور اسطرح کے لاغر ہوگئے تھے گویا خربزہ کے چھلکے تھے اور گویا ابھی قبرونسے نکل کے آئے تھے راہ مین ایک مقام پر ایک عابد بیہوش ہوگیا اور باوجودیکہ وہ ایام نہایت سردی کے تھے اوسکے سر سے بسبب وحشت کے پسینہ ٹپکنے لگا جب اوسکو ہوش آیا لوگون نے پوچھا اوسنے کہا جب مینے اس مقام پر گذر کیا مجھکو یاد آیا کہ فلان روز اس مقام مین مینے گناہ کیا تھا یہ خیال آکے میرے دل مین دہشت حساب کی آگئی اور مدہوشی طاری ہوگئی نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب احوال الخائفین مین **حکایت** ایک روز امام ابوحنیفہؒ راہ مین چلے جارہے تھے کہ انکا پیر ایک لڑکے کے پیر مین

لگ گیا اوس لڑکی نے کہا ای شخص تو نے مجھکو تکلیف دے کیا تو قیامت کے حساب
کو خیال نہین کرتا ہی اور خدا تعالے کے قصاص سے خوف نہین کرتا ہی پس یہ سنکے
امام بیہوش ہو گئی اور حساب کے نام کو سنکے نہایت دہشت مین آ گئے نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس
و منتخب النفائس کے باب اجتناب الظلم من الحق حساب الٰہی مقام دہشت ہی اور قصاص
الٰہی مقام وحشت ہی دیکھو اگر کوئی شخص کسی کے افعال بد کو پوچھنا شروع کرے کس طرح
طبیعت اوسکی گھبراتی ہی اور روح جانے کو چاہتی ہی پس میدان حشر کے حساب
کو نہ پوچھنا چاہیے کہ اوسکا حد و پایان نہین ہی ؎ دران روز کز فعل پرسند
و قول ؛ اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول ؛ ساتوین مضرت حشر مین ندامت کا
عارض ہونا اور نشر مین حسرت کا لاحق ہونا سعدی کہتے ہین ؎ سر از جیب غفلت
بر آور کنون ؛ کہ فردا نماند بحسرت نگون ؛ کیونکہ دنیا مین اگر کوئی کسیکو گالی دیوے
اور وہ شخص اپنا دعوی گالی دنیے والے پر عدالت فوجداری مین پیش کرے
پس اوس گالی دنیے والے کو کسطرح ندامت ہوتی ہی اور گالی دنیے پر کیسی حسرت
ہوتی ہی کیونکہ اگر عدالت مین اقرار گالی دنیے کا کریگا سزا پائیگا اور اگر انکار
کریگا مدعی گواہ پیش کریگا آخر گالی دینا اسکا ثابت ہو جائیگا اور وبال اوسکی
جان پر آئیگا اسیطرح قیامت کے روز جب لوگ کسے شخص پر دعوی کرینگے کہ اسنے
ہماری غیبت کی ہی اور اللہ تعالی کہ عالم الغیوب ہی اس سے سوال کریگا پس اگر یہ اقرار
کریگا مجمع عام مین رسوا ہوگا اور اگر انکار کرے گا اللہ تعالی اسکے اعضا کو حکم کریگا اور زبانکو گویائی
عنایت کریگا اور ہر عضو اوس شخص کا حال کھولیگا لوگونکے سامنے رسوا کریگا مگر ہان جو لوگ ابرار
ہین یا جن پر فضل خدا ہو وہ لوگ نجات والے ہونگے ندامت سے بیخوف ہونگے سعدی ؎

قیامت کہ نیکان بر اعلے رسند ‌ ‌ ‌ ز قعر ثرے بر ثریا رسند
ترا خود بماند سر از ننگ پیش ‌ ‌ ‌ کہ گرددت بر آید عملہاے خویش
برادر ز کار بدان شرم دار ‌ ‌ ‌ کہ در روی نیکان شوی شرمسار

مولانا روم فرماتے ہین ؎

روز محشر ہر نہان پیدا شود	ہم ز خود ہر مجرمے رسوا شود
دست و پا بدہد گواہی ہا بیان	بر فساد او بہ پیش مستعان
دست گوید من چنین وزدیدہ ام	لب بگوید من چنین بوسیدہ ام
پاے گوید من شدستم تا منے	فرج گوید من بکردستم زنے
چشم گوید کردہ ام غمزہ حرام	گوش گوید چیدہ ام سوء الکلام

اسیواسطے زہاد از حد قیامت کی ندامت سے ڈرتے تھے اور حساب قہار سے خوف کرتے تھے

حکایت جب ابو سلیمان دارانی رح قریب انتقال ہوئے اہل مجلس اون سے کہنے لگے اے سلیمان مقام فرحت ہی کہ آپ غفور رحیم کے پاس تشریف لیجاتی ہین آپکو کچھ اندیشہ نہین ہے کیونکہ وہ سب گنہ بخشدیتا ہی پس ابو سلیمان نے کہا کیا وہ اللہ تعالے ایسا نہین ہے کہ گناہ صغیرہ پر حساب کرتا ہی اور گناہ کبیرہ پر عقاب کرتا ہی پس جس طرح اوسکی رحمت کے امیدوار رہنا چاہیے اسی طرح اوسکے غضب سی بھی ڈرنا چاہیے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب کلام المحتضرین مین **نصیحت** اہل زمانہ جب کوئی گناہ کرتے ہین اور کوئی اونکو نصیحت کرتا ہی کہتے ہین کہ اللہ ہمارا غفار رہے وہ ہمارے گناہون کو بخشدیگا اور کسی گنہ کی حقیقت نہین سمجھتے ہین اور بیباک ہوکے گناہ کرتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ اگر خدا تعالی ایک ادنی گنہ پر سوال کرے انسان سے کچھ جواب بن نہ پڑے اور اگر دریاے غضب آلہی جوش کرے کیکا ہوش نہ رہے اور میدان حشر مین اسطرح غضب آلہی کا سامان نمودار ہوگا کہ ہر شخص حتی کہ انبیاے سابقین نفسی نفسی کہینگے اور کوئی کسی کی شفاعت نہ کریگا حتی کہ جب تمام لوگ تنگ ہوکے حضرت آدم اور ابراہیم اور موسیٰ و نوح اور عیسی علی نبینا و علیہم الصلوٰة والسلام کے پاس بامید شفاعت جائینگے سب حیلہ کرینگے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کمربستہ ہوکے شفاعت کا اقرار کرینگے اور آپ امتی امتی پکارینگے پس اہل زمانہ غضب آلہی کو کچھ خیال نہین کرتے ہین اور بیباک ہوکے گناہون کو خوش ہوہوکر کرتے ہین حالانکہ بعد گناہ کے چھوٹا سجھنا گناہ کو اور خوش ہونا نہایت گناہ ہے ضیغم سے

ہ یعنی اعذر

نیک کامون سے رہا مین دور دور	عمر بھر کرتا رہا فسق و فجور
ہو گی پرسش حشر مین مجھسے ضرور	پیش جائیگا نہ وان کچھ مکر و زور

آٹھوین مضرت قیامت مین گوشت اوس شخص کا جسکی غیبت کی ہی پیش کیا جانا اور مردار کے کھانے کا حکم کیا جانا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت گذر چکی کہ جو شخص کسی کی غیبت کریگا قیامت مین اوسکے سامنے وہ شخص جسکی غیبت کی ہی مردہ پیش کیا جائیگا اور حکم ہوگا کہ جسطرح تونے اسکے گوشت کو زندگی مین کھایا تھا بعد مردن بھی کہا پس وہ مردار کا گوشت کھاویگا اور نہایت منھ بناویگا نقل کیا ہی اسکو سیرۃ احمدیہ مین طبرانی سے نوین مضرت قیامت کے روز اپنا گوشت کھانا اور اسطرح کا عذاب وسپر ہونا حدیث جسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم معراج سے تشریف لائے آپنے فرمایا مررت بقوم یقطع اللحم من جنوبھم ثم یلقمون ثم یقال لھم کلوا ما کنتم تاکلون من لحوم اخوانکم فقلت یا جبریل من ھٰؤلاءِ قال ھٰؤلاء من امتك الھمازون واللمازون یعنی المغتابین روایت کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الغیبۃ مین یعنی جسوقت مین معراج کو گیا دیکھا مینے چند لوگون کو کہ اونکی پسلیون سے گوشت کاٹا جاتا ہی اور اونکے منھ مین ڈالا جاتا ہی اور فرشتے کہتے ہین جسطرح تم لوگ دنیا مین اپنے بھائیون کا گوشت کھاتے تھے اب اپنا گوشت کھاؤ اور اپنے عضو کو اپنا لقمہ بناؤ پس مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین اونھون نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کی غیبتین کرتے ہین اونکے واسطے یہ عذاب مقرر ہوا دسوین مضرت قیامت کے روز اپنے بدنون کو ناخونون سے نوچنا چنانچہ حدیث معراجی مین ابو داؤد سے سابقاً حدیث گذر چکی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے شب معراج مین جو لوگ غیبت کرتے ہین اونکو دیکھا کہ وہ اپنے ناخونوں سے اپنے بدنون کو نوچ رہے ہین اور عذاب سخت مین گرفتار ہین گیارھوین مضرت جہنم مین مرض خارشت مین مبتلا ہونا چنانچہ سابقاً مجاہد سے نقل گذر چکی کہ جو لوگ مسلمان کی غیبت کرتے ہین وہ لوگ بسبب فی ذلیل کرنے مسلمانوں کے

جہنم مین خارشت مین مبتلا ہونگے **بارھوین مضرت** جنت مین سب کے بعد جانا
اور جہنم مین سب سے اول جانا یعنی اگر غیبت کرنے والا غیبت سے توبہ کر کے مرے اگرچہ وہ جنت
مین جائیگا لیکن بعد لوگون کے جائیگا اور اگر بغیر توبہ کے مرا ہے پس وہ سب کے پہلے
دوزخ مین جائیگا چنانچہ یہی مضمون سابقا قول کعب احبار سے نقل ہوچکا **حکایت**
روضۃ الواعظین مین مُلا مسکین ہروی تحریر کرتے ہین کہ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفون
مین یہ نصیحت لکھی تھی کہ اے ابن آدم غیبت کو تو چھوڑدے تا بہشت تیری مشتاق ہووے
تیرھوین مضرت آخرت مین بندر ہونا چنانچہ نزہۃ المجالس سے حاتم اصم
کا قول منقول ہوچکا کہ غیبت کرنے والے دوزخ مین بندر ہونگے **چودھوین مضرت**
عذاب قبر کا زیادہ ہونا چنانچہ سابقا یہ مطلب قتادہ سے ہوچکا کہ ایک تہائی عذاب
قبر کی بسبب غیبت کے ہوتی ہے **پندرھوین مضرت** صفت
نفاق کے آجانا اور مثل منافقین کے ہوجانا چنانچہ سابقا ہوچکا کہ ایک شخص نے
حجاج کی غیبت کی ابن عمرؓ نے اوس سے پوچھا اگر یہان حجاج موجود ہوتے تم انکو برا کہتے
یا نہین اوسنے کہا نہین پس ابن عمرؓ نے کہا اسکو ہم نفاق سمجھتے تھے کہ جب کسی سے
ملاقات ہووے نہایت مہربانی کرین اور پیچھے اوسکے قربانی کرین **سولھوین
مضرت** اعتماد کا چلا جانا یعنی جو شخص لوگون کے سامنے کسی کی غیبت کرتا ہے
لوگون کے نزدیک اوس شخص کا اعتماد چلا جاتا ہے اور وہ لوگ سمجھتے ہین کہ اسکا
اعتبار نہین ہے جیسا اسنے آج ہمارے سامنے فلان شخص کو برا کہا ایسا ہی ہمکو بھی لوگون کے سامنے
برا کہیگا سعدی ؒ ہر آنکس بر دنام مردم بعار ۔ تو چشم نکو گوئی از وے بدار ۔ کہ اندر
قفاے تو گوید ہمان ۔ کہ پیش تو گفت از پس مردمان ۔ **حکایت** ایک شخص نے
ایک زاہد کے سامنے کسی کی غیبت کی پس اوس زاہد نے کہا اے شخص تو میرے
سامنے کسی کی غیبت نہ کر اور اپنے حق مین مجھکو بدگمان نہ کر سعدیؒ اسی حکایت کو نظم مین فرماتے ہین

زبان کرد شخصے بہ غیبت دراز	بدو گفت دانندۂ سرفراز
کہ یاد کسان پیش من بد مکن	مرا بدگمان در حق خود مکن

سترھوین مضرت ظلم کرنا مسلمان پر اور ضرر پہونچانا اہل ایمان پر ارشاد
ایک حکیم سے کسی نے کہا کچھ نصیحت کرو پس اونھون نے کہا لا تجف ربك ولا تجف الخلق
ولا تجف نفسك یعنی تین بات کو لازم لو ایک یہ کہ اللہ پر ظلم نکرو باین طور کہ سوا اللہ کے
کسی کی خدمت نکرو اور ریا کو دخل نہ دو دوسرے یہ کہ مخلوقات پر ظلم نہ کرو باین طور کہ
کسی کی غیبت نہ کرو تیسرے یہ کہ اپنے نفس پر ظلم نہ کرو باین طور کہ فرائض مین اور عبادت
مین کمی کرو نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الذنوب مین حدیث فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خصلتان لیس فوقہما من الشر الشرك باللہ والضر
بعباد اللہ خصلتان لیس فوقہما من خیر الایمان باللہ والنفع لعباد اللہ یعنی
دو وصفت سے بہتر کوئی نہین ہے ایک ایمان لانا اور دوسرے نفع دینا اور
دو وصف ہین کہ اونسے بدکوئی صفت نہین ایک شرک کرنا دوسرے اللہ کے بندون کو
ضرر دینا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب حقوق المسلم علی المسلم مین اٹھارھوین
مضرت اللہ تعالی کے عدو کو یعنی ابلیس کا خوش کرنا کیونکہ ابلیس غیبت سے نہایت خوش
ہوتا ہے حکایت حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک روز شیطان
کو دیکھا کہ اوسکے ایک ہاتھ مین شہد ہے اور دوسرے ہاتھ مین راکھ ہے پس حضرت عیسی علیہ السلام
نے شیطان سے پوچھا اوس مردود الرحمن نے کہا یہ راکھ مین یتیمون کے مونہون مین ڈالتا ہون
تا اونکے منہ خراب ہوجائین اور اونکی صورتین بد ہوجائین پس لوگ اونسے اجتناب کرین
یتیمون کی خبر گیری نہ کرین اور یہ شہد غیبت کرنے والون کے منہ مین ڈالتا ہون کیونکہ مین
اونسے نہایت خوش ہوتا ہون نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس منتخب النفائس کے باب الغیبۃ
مین اور شیطان کا خوش ہونا نہایت ضرر کرتا ہے دو وجہ سے ایک وجہ
یہ کہ شیطان خدائے تعالے کا نافرمان ہے اور اوسپر غضب رحمن ہے پس موجب خوشنودی
شیطان باعث غضب رحمن ہے کیونکہ جو شخص اپنے مولے کے دشمن کی اطاعت کریگا بلاشک مولی
اوس سے رنجیدہ ہوگا دوسری وجہ یہ کہ شیطان انسان کا بھی دشمن جانی ہے مولانا
روم فرماتے ہین ع زانکہ این شیطان عدو جان تست ؛ دائما در فکرت ایمان تست

ایسا کہ ظاہر مین دوست معلوم ہوتا ہے کیونکہ نفس کو اوسکی اطاعت سے مزہ ملتا ہے اور خفیہ خفیہ شعلہ لگاتا ہے نفس کو بیوقوف بنا کے اپنے دام مین لا کے جہنم مین لے جاتا ہے اور ایسا عدو نہایت سخت ہوتا ہے اور اوسکا دفع نہایت مشکل ہوتا ہے کیونکہ جو شخص ظاہر ظاہر دشمنی کرتا ہے لوگ اوسکو کبھی جان لیتے ہین اوسکی شیطنت سے واقف ہو رہتے ہین بخلاف اوسکے جو دشمن خفی ہو کیونکہ ظاہر مین اوسکی باتین اچھی معلوم ہوتی ہین اور حقیقت مین وہی باتین فتنہ انگیز ہوتی ہین اسیواسطے کیا عوام کیا خواص ظاہر مین شیطان کو گالیان دیتے ہین اور حقیقت مین اوسکی اطاعت کرتے ہین اسیواسطے وہب بن منبہ کہتے ہین ۔ ارشاد واتق اللہ ولا تسب الشیطان فی العلانیۃ وانت صدیقہ فی السر یعنی اے ابن آدم اللہ سے خوف کر اور نہ گالی دے تو شیطان کو ظاہر مین حال یہ کہ باطن مین اوسکی تابعداری کرتا ہے کیونکہ اس گالی دینے سے کچھ فائدہ نہین نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب تفصیل مداخل الشیطان فی القلب مین ہان جو لوگ خداتعالی کیطرف سے ہدایت کی راہ مین چلتے ہین شیطان کو اپنا عدو ظاہر مین اور باطن مین بناتے ہین اور از حد اوس سے اجتناب کرتے ہین حکایت فقیہ ابو اللیث باب المتوکل مین ایک قصہ عجیبہ قابل استماع لکھتے ہین کہ ایک روز شفیق نے حاتم اصم سے پوچھا یا حاتم تم میری خدمت مین تیس سال سے رہتے ہو اس مدت مین تم نے کیا مجھسے سیکھا حاتم نے جواب دیا اس مدت مین مین نے چھ چیزین سیکھین اور چھ امر نصیحت کے مین نے سمجھے پہلا امر یہ کہ مین نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی کوئی چلنے والا زمین پر نہین ہے مگر اوسکا رزق خدا کے ذمے پر ہے اور مین بھی ایک چلنے والون مین سے ہون پس مین نے توکل کو اپنا شیوہ کیا اور عبادت کو اپنا طریقہ کیا کیونکہ خداتعالی میرے رزق کا ضامن ہے میری جانفشانی کی حاجت نہین ہے جب کہ اللہ تعالی مجھ کو رزق پہونچاتا ہے مجھکو کہ بشر ہون کیون نہ رزق دیگا اور اپنی عنایت سے قوت مرحمت کریگا دوسرا امر یہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے انما المؤمنون اخوۃ یعنی سب مسلمان باہم بھائی ہین اور بھائی کو لائق ہے کہ اپنے بھائی کو تکلیف نہ دے ہمیشہ اوسکے ساتھ نرمی کیا کرے اور باہم عداوت نہ کرے اپنے بھائی سے بغض نہ رکھے

او سبب بغض کا حسد ہوتا ہی پس مین نے اپنے نفس کو خوب صاف کیا بالکل حسد سے
پاک کیا اب میرا نفس ایسا ہوگیا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو مشرق مین رنج ہووے اور مجھکو
اوسکی خبر ہووے میرا بھی دل رنج کرتا ہی میرا نفس بھی بسبب بھائی کی تکلیف کے مغموم ہوتا ہی
اور اگر کسی مسلمان کو مغرب مین خوشی پہونچی اور مجھکو خبر اوسکی پہونچی میرا دل خوش
ہوجاتا ہی بسبب بھائی کی خوشی کے میرا دل فرحت کرتا ہی **تیسرا امر** یہ کہ مین نے دیکھا کہ
ہر شخص کسی چیز سے دوستی پیدا کرتا ہے لیکن پھر بعد مرنے کے دوست سے جدا ہوجاتا ہی
پس ایسے دوست سے کیا فائدہ ہے اسواسطے مین نے عبادت کو لازم لیا اور طاعت
مولی کو اپنا دوست بنایا کیونکہ یہ دوست میرے ہمراہ قبر مین رہے گا اور محشر مین بھی
ہمراہی کریگا اور صراط پر بھی خبر گیری کرے گا پس مین نے اپنے دل سے تمام چیزون
کی دوستی نکال ڈالی ہے اور عبادت سے دوستی پیدا کی ایک شاعر کہتا ہی ؎

کچھ نہ تونے اپنے رب کی یاد کی	عمر اپنی مفت مین برباد کی
کچھ نہ کی اعمال پر اپنے نظر	آخرت کا آئیگا آخر سفر

چوتھا امر یہ کہ مینے دیکھا کہ ہر شخص کسی چیز کو برا جانتا ہی کسی شخص سے عداوت رکھتا ہی
لیکن سواے ضرر کے عداوت سے کچھ فائدہ نہین ملتا ہی پس مین نے کافر سے اور شیطان
از حد عداوت کی کیونکہ کافر کو اگر مین قتل کرونگا ثواب پاؤنگا اور اگر وہ مجھکو قتل کریگا
شہید ہونگا پس اس دشمنی مین ہر طرح کا فائدہ ہی اور شیطان کو مین نہین دیکھتا ہون
تا اوس سے کسی طرح کا انتقام کرون اور وہ ہر وقت مجھکو دیکھتا ہی جہنم مین مجھکو پھینکتا ہی ؎

ہے شیطان دشمن اولاد آدم	سکھاتا ہی وہی راہ جہنم

پس مینے اس امر کو لازم کیا کہ جب تک مین زندہ ہون خدا کا بندہ ہون شیطان سے
عداوت رکھونگا اوسکے وساوس سے بچونگا **پانچوان امر** یہ کہ دیکھا مینے کہ ہر شخص دنیا مین
گھر بناتا ہی نہایت اوسکو آراستہ کرتا ہی تا اوسمین کسیطرح تکلیف نہووے گرمی جاڑے کی مصیبت نہ پڑے لیکن
جب آدمی مرجاتا ہی سب خانمان کو چھوڑ جاتا ہی تاریکی مین سوتا ہی اپنے اعمال پر روتا ہی پس
مین نے دنیا کی زینت کو چھوڑا اور اشیای دنیویہ سے منہ موڑا مین نے اپنا گھر قبر کو سمجھا ہی اوسکی آراستگی کیطرف

متوجہ ہوا ابیات

یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا	تو ہرگز کبھی اسمین دل مت لگا
نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا	نہ سا غز رہا اور نہ ساقی رہا

چھٹا امر یہ کہ مین نے دیکھا کہ میرا طالب ملک الموت ہے اور میرا راغب ملک الفوت ہے پس مین ملک الموت کے آنے کے واسطے مہیا ہو بیٹھا جیسے دولھن نوشہ کے واسطے زنیت کرکے بیٹھتی ہے جب نوشہ آتا ہے دولھن کو لیجاتا ہے اور اوس وقت وہ دولھن کچھ عذر نہین کرتی ہے اسی طرح مین بھی ملک الموت کے آنیکے واسطے تیار ہو رہا اپنے نفس کو دنیا سے جدا کر رکھا تا جب ملک الموت آوے میری روح کو لیجاوے مجھکو مہلت مانگنے کی احتیاج نہووے ؎

پہلے توبہ کر گنہ سے ای جوان	تا تجھے بخشے خداے دو جہان
کچھ بھروسا اپنی ہستی کا نہ کر	موت کو تو جان ہے بالای سر

جب یہ سب باتین شفیق سن چکے کہنے لگے اے حاتم جو تمنے سمجھا خوب سمجھا اگر تم اسکے موافق کرتے جاؤگے بلاریب راہ راست کو پاؤگے **اونیسوین** مضرت خدا کی نافرمانی کرنا اور خوف خدا کو چھوڑ دینا اور یہ امر موجب ہلاکت کا ہے اور یہی امر باعث خباثت کا ہے کیونکہ اللہ تعالی دانا بینا ہے اوسکی نافرمانی کرنا سامنے اوسکے نہایت زبون ہے رومی کہتے ہین ؎ ہر کہ او عصیان کند شیطان شود * کو حسود دولت نیکان شود *

اسیواسطے حاتم اصم فرماتے ہین **ارشاد** اذا اردت ان تعصی مولاک فاعص فی موضع لا یراک یعنی جب تیرا ارادہ گنہ کرنے کا ہووے پس ایسے مقام مین گنہ کر کہ اللہ تعالی نہ دیکھے ورنہ گنہ نہ کر نقل کیا اسکو مولانا جامی نے نفحات الانس مین اور حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتین کین منجملہ اونکے یہ ہے **ارشاد** یابنی اذا اردت ان تعصی اللہ فاطلب مکانا لا یراک اللہ وملائکتہ یعنی جب تیرا ارادہ کسی گنہ کا ہووے پس تو اوس گنہ کے واسطے ایسے مقام کو تلاش کر کہ وہان اللہ اور فرشتے نہ دیکھتے ہون اگر ایسا کوئی مکان تجھکو ملے پس گنہ سے بچ نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب التوکل مین سعدی کہتے ہین ؎

چنان شرم دار از خداوند خویش	کہ شرمت ز بیگانگان ست و خویش

اور خوف خدا اونے اونے جانور کرتے تھے پس انسان کو کیون خوف خدا نچاہیے ~~نظم~~

خوف سے تیرے خدای ذو المنن	بید کے مانند لرزان ہی بدن

حکایت ایک مرتبہ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام دریا کے کنارے تمام سال عبادت کے بعد کہنے لگے اے رب میری پیٹھ عبادت کرتے کرتے جھک گئی اور آنسو میرے بہت بہے لیکن معلوم نہین کہ میرا مقر جنت ہی یا دوزخ پس ایک مینڈک دریا سے بحکم خدا بولا کہ ای داؤد تم ایک سال کی عبادت مین خدا پر احسان بتلانے لگے قسم ہے خدا کی مین تیس برس سے اس مقام مین خدا کی عبادت مین مشغول ہون پھر بھی میرا بدن خوف خدا سے لرزتا ہی یہ سنکے حضرت داؤدؑ بہت روئے نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب العجب مین اور انبیا کہ یقینی جنتی تھے اونے زلت سے کیسی آہ وزاری کرتے تھے چنانچہ منقول ہی **حکایت** کہ جب حضرت داؤدؑ سے ایک زلت ہوگئی یعنی ایک شخص کے بی بی حسینہ کو دیکھکے چاہا کہ وہ میری بی بی ہوجاوے باوجودیکہ ایک کم سو بی بیان رکھتے تھے اور بعد اوسکے نادم ہوے چالیس روز تک سجدہ مین رو یا کیے ایسا روے کہ اونکے آنسوون سے زمین پر گھانس اوگی نقل کیا اسکو امام غزالی نے باب احوال الانبیا الخ یعنی انبیا مین ہرگاہ ایک ادنے گنہ پر اسقدر حضرت داؤدؑ روئے پس ہم لوگون کو لازم ہی کہ ہر وقت رو یا کرین کیونکہ شام و بیگاہ غیبت مین مبتلا رہتے ہین اور اپنی اوقات کو کبائر مین صرف کرتے ہین سعدی فرماتے ہین ~~شعر~~ بترس از گناہان خویش ای نفس ۞ کہ روز قیامت نترسی ز کس ۞ لیکن ہم لوگ پردۂ غفلت مین چھپے ہوے ہین اور عقلون پر ہم لوگون کی پردی پڑے ہوے ہین رومی مثنوی مین فرماتے ہین ~~شعر~~ حملہ برخود میکنی ای سادہ مرد ۞ ہمچو آن شیرے کہ برخود حملہ کرد ۞ اسی سبب سے عوام وخواص کا یہ حال ہی کہ جب کبھی غیبت کی برائیان سنتے ہین اور اوسکے کرنے والون کی سزا دیکھتے ہین نہایت روتے ہین بعد جب مجلس برخاست ہوجاتی ہی خوف اونکے دل سے چلا جاتا ہی پس اونکی رقت عورتون کی رقت کے مانند ہے جسطرح عورتین جب کوئی امر ملال سنتی ہین کیسا روتی ہین پھر بعد

ایک گھڑی کے اونکے دلمین مطلقاً خیال بھی نہین رہتا ہی اسطرح یہ لوگ ہین اللھم اجعلنا
من الابرار الناجین یارب العالمین **بیسوین مضرت** جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کی مخالفت کرنا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نہایت
غیبت سے لوگون کو منع فرماتے تھے اور اس باب مین صحابہ کو بہت زجر فرماتے تھے یہانتک
تک کہ انتقال کے قریب جب آپنے خطبۃ الوداع پڑھا اوسمین بھی غیبت سی ہر شخص کو
منع کیا اور غیبت کو موجب ہلاکت کا فرمایا **اکیسوین مضرت** روزہ مکروہ ہوتا
اگر غیبت کرنیوالا روزہ دار ہووے بلکہ اشعۃ اللمعات مین ہی کہ غیبت سفیان ثوری کے
نزدیک مفسد صوم ہی چنانچہ یہ مضمون بعض احادیث سی نکلتا ہی ارشاد مجاہد کہتے ہین
خصلتان تفسدان الصوم الغیبۃ والکذب یعنی دو صفت ہین کہ اونسے روزہ ٹوٹ
جاتا ہی ایک غیبت کرنا دوسرے جھوٹ بولنا حالت صوم مین نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے
کتاب اسرار الصوم مین **حکایت** دو شخص روزہ دار تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم کی نماز ظہر اور عصر مین ہمراہ تھے بعد نماز عصر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے اون دونون سی فرمایا تم دونون پھر وضو کرو اور ظہر اور عصر کی نماز کا
اعادہ کرو اور اس روزے کی قضا کرو اون دونون نے پوچھا یا رسول اللہ کسواسطے ہم پر یہ
حکم فرماتے ہین آپ نے فرمایا اس سبب سی کہ حالت روزے مین تم نے غیبت کی ہی روایت
کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا ہی اسکو باب الغیبۃ کی فصل ثالث مشکوۃ
المصابیح مین **حکایت** ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
حکم فرمایا کہ آج کوئی شخص بغیر میرے حکم کے روزہ افطار نکرے جب شام ہوئی ہر شخص آتا
تھا اور افطار کا اذن لے کے افطار کرتا جاتا تھا یہانتک ایک شخص نے آکے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دو جوان عورتین میرے گھر مین روزہ دار ہین اور وہ آپکے
پاس آنے سے حیا کرتی ہین اور افطار کا اذن چاہتی ہین یہ سنکے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے منھ پھیر لیا پھر اوس شخص نے عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے اعراض کیا جب تیسری مرتبہ اوس شخص نے افطار کا اذن چاہا آپنے فرمایا اون دونون

عورتونکا روزہ نہین ہوا کیونکہ جو شخص تمام دن لوگونکا گوشت کھایا کرے اور مسلمانون کی غیبت کیا کرے اوسکا روزہ کیونکر ہوگا اون دونون سے کہو کہ یہان آوین اور قے کرین وہ دونون عورتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آئین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور اون دونون کے سامنے رکھوایا اور اونکو قے کرنے کا حکم فرمایا ہر ایک کی قے مین خون نکلا اور پیپ بھی قے مین ملا ہوا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ دونون عورتین تمام دن ایک جگہ پر بیٹھ کے لوگونکا گوشت کھایا کین نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب الغیبہ مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اربع یفطرن الصائم وینقضن الوضوء ویہدمن العمل الغیبة والکذب والنمیمة والنظر الی محاسن المرأة التی لا یحل النظر الیہا وھن یسقین اصول الشر کما یسقی الماء اصول الشجر یعنی چار چیزین ہین کہ اونکے سبب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نیک کام خراب ہوجاتا ہے اور روزہ فاسد ہوجاتا ہے ایک غیبت دوسرے چغلخوری تیسرے جھوٹ چوتھے اجنبیات عورتونکو دیکھنا اور حرام نظر عورتون کیطرف کرنا اور یہ چار چیزین بدی کی جڑ ہین پانی ڈالتی ہین جس طرح پانی درختون کی جڑون مین ڈالا جاتا ہے یعنی جس طرح پانی کے ڈالنے سے جڑین درختون کی تروتازہ ہوتی ہین اسی طرح ان چار چیزون سے بدی کی بیخ تروتازہ ہوتی ہے نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب الغیبة مین حدیث فرمایا حضرت رحمة للعالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خمس یفطرن الصائم الکذب والنمیمة والغیبة والیمین الکاذبة والنظر بشہوة یعنی پانچ چیزین ہین کہ اونسے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور روزے مین فساد آجاتا ہے ایک جھوٹ بولنا دوسرے غیبت کرنا تیسرے چغلی کرنا چوتھے جھوٹی قسم کھانا پانچوین کسی عورت کو شہوت سے دیکھنا نقل کیا ہے امام غزالی نے کتاب الصوم مین حدیث حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامہ وشرابہ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے کتاب الصوم مین یعنی جو شخص قول زور حالت روزے مین نہ چھوڑے کچھ پروا نہین ہے اللہ کو اوسکی کھانا اور پانی چھوڑنے کی

یعنی اللہ تعالی اوسکے روزیکی طرف التفات نہین کرتا ہے اور اوسکی روزی کو قبول نہین
کرتا ہے اور ملا علی قاریؒ مرقاۃ مین لکھتے ہین کہ مراد قول زور سے قول باطل ہے خواہ جھوٹ بات ہو
یا غیبت ہو چغلخوری ہو جو چیز کہ انسان کو اوس سے رکنا چاہیے **حدیث** فرمایا جناب شفیع المذنبین
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کم من صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش
یعنی بہت روزے دار ہین کہ ان کو روزے مین سوا بھوک اور پیاس کے کچھ فائدہ نہین ہوتا
ہے کیونکہ وہ شخص تمام دن لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے
کتاب الصوم مین **دقیقہ** روزہ تین طرح پر ہوتا ہے ایک روزہ وہ کہ اوس مین روزہ
رکھنے والا فقط کھانا اور پانی اور جماع کو چھوڑدے اور غیبت وغیرہ جو امور حرام ہین جس طرح
خالی دنون مین کرتا تھا کیا کرے اور یہ روزہ عوام کا ہے دوسرا روزہ وہ کہ اوسمین روزہ
رکھنے والا غیبت وغیرہ سے بھی بچے اور ہر حرام سے اجتناب کرے اور یہ روزہ خواص کا ہے
تیسرا روزہ وہ کہ روزہ رکھنے والا بالکل امور دینویہ سے علاقہ چھوڑے اور اپنے دل کو
خدمت مولے مین صرف کرے اور یہ روزہ کاملین کا ہے اور غیبت وغیرہ سے روزہ ٹوٹ
نہین جاتا ہے لیکن روزہ مین کراہت آجاتی ہے اور روزے مین خرابی ہو جاتی ہے پس
غیبت سے روزہ کاملین کا اور خواص کا باقی نہین رہتا ہے اگرچہ فی نفسہ روزہ باقی
رہتا ہے اسیواسطے حنفیہ وغیرہ احادیث کی تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جو غیبت کو مفسد روزہ فرمایا خفگی اور سختی کے واسطے فرمایا
اور اشارہ اسطرف فرمایا کہ بسبب غیبت وغیرہ کے روزہ مرتبۂ کمال مین نہین رہتا ہے
بلکہ ناقص ہو جاتا ہے واللہ اعلم **نصیحت** اہل زمانہ ہمیشہ لوگون کی غیبتین کیا کرتے ہین
لوگون کو تکلیف دیا کرتے ہین خصوصاً جب روزہ رکھتے ہین کہ حالت صوم مین بسبب غلبۂ
بھوک کے شیطان اون پر غالب ہوتا ہے راہ دوزخ کا طالب ہوتا ہے اسی سبب سے روزہ دارونکو
اس زمانے مین غصہ بہت آتا ہے شیطان اونکو بہت ستاتا ہے لوگون کو گالیان دیتے ہین مسلمانونکی
غیبتین کرتے ہین مساجد مین تلاوت قرآن کے بدلے لہو ولعب مین مصروف ہوتے ہین طرفہ ماجرا
یہ ہے کہ جب رمضان کا دن ہلال ہوتا ہے بعض لوگ اپنا بستر مسجد مین بچھاتے ہین لوگون کو اپنی عبادت دکھاتے ہین

اور سوا لوگونکی غیبت کے اور دنیا کے تذکرے کے کوئی اور کار درمیان نہین لاتے ہین الغرض
جو امور منع ہین حالت صوم مین اونکی کثرت کرتے ہین تلاوت قرآن سے اِن کو کار نہین
ذکر خدا سے اونکو سروکار نہین صحبت فساق اونکے یار غار ہے انجام کار اونکا نار ہے اللہ تعالی
اونکو ہدایت اس بات کی کرے کہ جب روزہ رکھا کرین زبان کو بند کیا کرین ذکر خدا سے
شغل رکھا کرین نعت مصطفے پڑھا کرین لغویات سے اجتناب کیا کرین واہیات سے
بچا کرین آمین یارب العالمین **بائیسوین مضرت** لوگون کے دلون مین بغض پیدا ہوتا
اور برائی مسلمان کے دل مین آنا سعدیؒ فرماتے ہین ؎ میان دو تن جنگ چون
آتش ست ؛ سخن چین بدبخت ہیزم کش ست ؛ کیونکہ جب لوگون کے سامنے کسی کی غیبت
کوئی کریگا اوسکی طرف سے خیال بد آویگا اوسکو برا جانینگے اوس سے بغض رکھینگے اوسکے عیوب کی فکر مین
رہینگے جب ایک مرتبہ عیب اوسکا سنینگے دل اونکا اسی کے عیب کے ساتھ متعلق ہو
جائیگا بغیر بیان اوسکے عیب کے دل اونکا گھبرائیگا **حکایت** ایک عاقل کے
سامنے کسی شخص نے ایک مسلمان کی شکایت کی اوس عاقل نے کہا ای شخص پہلے میرا
دل فارغ تھا اب تو نے اس غیبت سے دل میرا اوس مسلمان کے عیب کے ساتھ مشغول کیا
اور میرے دل مین اوس شخص کی طرف سے بغض پیدا ہوا اور تو بھی میرے نزدیک
متہم ہوا کیونکہ پہلے مین سمجھتا تھا کہ تو امین ہے بات کو خوب چھپاتا ہی اب جب تو نے اوسکا
عیب کھولا معلوم ہوا کہ تو امین نہین ہی تیرے دل مین بات رکتی نہین نقل کیا ہی اسکو فقیہ
ابو اللیث نے باب النمیمۃ مین **تئیسوین مضرت** بھید کھولنا اور ایک بھائی مسلمان کے
عیب کو لوگون کے سامنے بیان کرنا حال آنکہ افشائے سر یعنی پوشیدہ عیب کو ظاہر کرنا نہایت
منع ہی اور کسیکی عیوب پر لوگون کو مطلع کرنا بہت گناہ ہی لیکن اس زمانے مین یہ امر نہایت شائع
ہوگیا ہی یہ گناہ بہت پراگندہ ہوگیا ہی اسیواسطے اس زمانے مین بہتر ہی کہ لوگونسے صحبت کم کرے
اور لوگون کی تکالیف سے پرہیز کرے **ارشاد** امام غزالی باب حقوق المسلم مین فرماتے ہین
واحذر صحبۃ اکثر الناس فانہم لا یقبلون عثرۃ ولا یغفرون زلۃ ولا یسترون
عورۃ یحاسبون علے النقیر والقطمیر ویحمدون علی القلیل والکثیر یعنی ایسے

لوگون سے صحبت نہ کرکہ عذر کو قبول نہین کرتے ہین کسی قصور کو معاف نہین کرتے ہین
تھوڑی چیز پر بھی حسد کرتے ہین اونے ادنے چیز پر کبر کرتے ہین لوگون کے عیبون کو پوشیدہ
نہین رکھتے ہین سبھون سے لوگون کے عیوب کہدیتے ہین ہان جو شخص کہ ظاہر عیوب کرتا ہے
اور آشکارا فسق و فجور مین مبتلا رہتا ہے اوسکی غیبت درست ہے چنانچہ تفصیل اسکی سابقاً گذرچکی
اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لیس بفاجر حرمة یعنی جو شخص فاجر ہو علانیہ
اوسکی کچھ عزت نہین ہے اوسکی غیبت درست ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب الاعذار
المرخصة للغیبة مین **چوبیسوین مضرت** وضو کا بوجہ غیبت کے ناقص ہوجانا جیسا کہ
تفصیل اسکی عنقریب آویگی **چھٹی فرع** غیبت کے چھوڑنے کے فائدون کے بیان مین
مخفی نرہے کہ غیبت کے چھوڑنے سے اور زبان کو لوگون کی شکایت سے روکنے سے بڑے بڑے
فوائد ہوتے ہین اور غیبت چھوڑنے والے کو کیسے کیسے مرتبے ملتے ہین **پہلا فائدہ**
مسلمانون کے گوشت کھانے سے بچنا کیونکہ غیبت کرنا مثل مسلمان کے گوشت کھانے کے
ہے چنانچہ اس باب مین تفصیل مرقوم ہوچکی ہے اور بقیہ تحریر ہوتا ہے **حکایت**
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے چند اشخاص سے خلال کرنے کا حکم فرمایا
اونھون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہم لوگون نے آج کھانا نہین کھایا پس خلال
کیون کرین پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے خدا کی مین تمھاری
دانتون مین اوس شخص کے گوشت کی سرخی جسکی تمنے غیبت کی ہے دیکھتا ہون نقل کیا ہے اسکو
جلال الدین سیوطی نے تفسیر دُرِ منثور مین **حکایت** ایک شخص نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے غیبت کا حال پوچھا انھون نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک دفعہ جمعے کے روز ایک ہمسائی کی
عورت میرے پاس آئی اور ایک شخص کی غیبت کرنے لگی مین بھی غیبت مین شریک ہوئی اور
ہنسنے لگی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صبح کی نماز ادا کرکے تشریف لائے ہم دونون
چپ ہوگئے پس آپنے فرمایا جاؤ تم دونون قے کرو پس حضرت ام سلمہ رض نے قے کی اونکے
مُنھ سے بہت گوشت نکلا اور اسی طرح دوسری عورت نے بھی قے کی ام سلمہ رض نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے پوچھا کہ گوشت نکلنے کی کیا وجہ ہے جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت اوس شخص کا ہے جسکی تمنے غیبت کی ہے
روایت کیا ہے اسکو ابن مردویہ نے نقل کیا ہے اسکو درمنثور مین **دوسرا فائدہ** زنا کے
گناہ سے بچنا کیونکہ غیبت زنا سے زائد ہے اور گویا کہ غیبت کرنے والا زنا کرتا ہے چنانچہ
اس باب مین احادیث وغیرہ گذر چکین اور تتمہ یہ ہے **حکایت** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے الربوا نیف وسبعون بابا اھونھن بابا مثل من اتی امہ فی
الاسلام ودرھم الربوا اشد من خمس وثلاثین زنیۃ واشد الربوا واربا الربوا
واخبث الربوا انتہاک عرض المسلم وانتہاک حرمتہ یعنی سود کھانے کے ستر سے
زائد دروازے ہین جو دروازہ بہت آسان ہے وہ مانند اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے ہے
اور سود کا ایک روپیہ لینا پینتیس زنا سے زائد ہے گناہ مین لیکن سود سے زائد تر مسلمان کی
عزت ریزی ہے روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **تیسرا فائدہ** روزے کا
صحیح رہنا اور روزے کا خراب نہونا کیونکہ غیبت مفطرات صوم سے ہے چنانچہ تصریح اسکی گذر چکی اور
تتمہ اوسکا یہ ہے **حکایت** ماہ رمضان مین ایک شخص پچھنے لگاتا تھا اور پچھنے لگانے والے
کے ساتھ شریک ہوکے حالت صوم مین غیبت کر رہا تھا کہ اودھر سے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا گذر ہوا آپنے فرمایا افطر الحاجم والمحجوم یعنی پچھنے لگانے والے
کا روزہ ٹوٹ گیا اور محجوم کا بھی روزہ فاسد ہوگیا روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے **وقیقہ**
راقم الحروف کہتا ہے بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ پچھنے لگانے
والے کا ٹوٹ جاتا ہے اور اونکی دلیل یہی حدیث ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا افطر الحاجم والمحجوم لیکن اگر اس حدیث کا موقع یہ
ہووے جیسا کہ بیہقی نے روایت کیا ہے کہ پچھنے لگانیوالا اور پچھنے لگوانیوالا دونون روزے مین غیبت
کر رہے تھے اسواسطے آپنے یہ قول فرمایا پس یہ حدیث اون لوگون کی دلیل نرہیگی واللہ اعلم
بما ھو الحق فانہ الحق وعندہ الحق ومنہ الحق والیہ الحق **چوتھا فائدہ** وضو کا
باقی رہنا اور وضو کا مکروہ نہو جانا کیونکہ غیبت سے وضو مین نقصان آجاتا ہے اسی سبب سے
حنفیہ کے نزدیک بعد وضو کے اگر کوئی شخص غیبت کرے یا جھوٹ بولے اوسکو بہتر ہے

کہ وضو کا اعادہ کرکے اور وضو کو تازہ کرلے **ارشاد** ابراہیم تابعی فرماتی ہین الوضوء من الحدث واذی المسلم یعنی وضو کا اعادہ دو چیز سے ہوتا ہے ایک حدث دوسرے مسلمان کی اذیت سے یعنی لائق ہے اوس شخص کو جو کسی مسلمان کو بعد وضو کے اذیت دیوے سمجھے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا اور پھر وضو کرلے روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے **حکایت** دو شخص ایک مسجد کے دروازے پر بیٹھے تھے اودھر سے ایک مخنث نے گذر کیا اون دونون نے اوسکی غیبت کی بعدہ فرض نماز ادا کی اور پھر انکے دلمین ندامت ہوئی عطا سے جاکے یہ کیفیت بیان کی عطا نے کہا کہ تم دونون پھر وضو کرو اور اعادہ نماز کا کرو اور اگر روزہ دار ہو تو روزہ کی قضا کرو نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب الغیبت مین **اثر** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین الحدث حدثان حدث من فیک وحدث من نوبک وحدث الفم اشد الکذب والغیبۃ یعنی حقیقت مین جیسا کہ وضو سونے سے جاتا ہے ایسی ہی غیبت اور جھوٹ بھی حدث ناقض ہے نقل کیا ہے اسکو درمنثور مین **پانچوان فائدہ** حرام سے بچنا کیونکہ غیبت کی حرمت باجماع آیات وحدیث ثابت ہوئی ہے چنانچہ ثبوت اسکا حدیث اور آثار سے مسطور ہو چکا اور بعض احادیث مرقوم ہوتی ہین **حدیث** فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے المومن حرام علی المومن لحمہ علیہ حرام ان یاکلہ ویغتاب علیہ بالغیب وعرضہ علیہ حرام ان یخرقہ ووجہہ علیہ حرام ان یلطمہ یعنی ہر مسلمان پر دوسرے کا گوشت حرام ہے پس نہین درست ہے غیبت کرنا کسی کی اور بھی عزت حرام ہے پس نہین جائز ہے کسی کو یہ کہ پھاڑے کسی کی عزت کو اور بھی حرام ہے مونھ پس کسی کو طمانچہ مارنا درست نہین ہے روایت کیا ہے اسکو ابن مردویہ نے نقل کیا ہے اسکو درمنثور مین **نصیحت** اس زمانے کے لوگون کی نظرون سے غیبت کی حرمت مخفی ہوگئی اسیواسطے اگر کسی سے کہو کہ تم نے حرام کیا بہت خفا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ہم پر زنا کا بہتان کرتے ہو اور یہ نہین سمجھتا ہے کہ جسطرح زنا حرام ہے غیبت بھی حرام ہے اور حرمت منحصر زنا پر نہین ہے چنانچہ تفصیل اسکی سابقا گذر چکی اور اسیواسطے لوگ ہمیشہ زنا سے بچتے ہین اور دعائین زنا کے نہ کرنے کی مانگتی ہین اور ہمیشہ غیبت سے آلودہ رہتی ہین اللہ تعالے

ان لوگونکو ہدایت کرے اور بغاوت سے سعادت کی طرف لاوے آمین **چھٹا فائدہ** مسلمانون کا زبان کے تیر سے اور مومنون کا لسان کے زخم سے بچنا **ارشاد** سفیان ثوریؒ فرماتے ہین لان ارمی رجلا بسہم احب الی من ان ارمیہ بلسانی لان رمی اللسان لا یخطی یعنی اگر مین کسیکو تیر سے زخمی کردن میرے نزدیک بہتر ہی اس سے کہ کسیکو زخمی کرون اپنی زبان سے اور کسیکی غیبت کردن کیونکہ تیر مارنی مین احتمال ہے کہ شاید اوس شخص کو نہ لگے بخلاف زبان کی باتون کے کہ جب کسی کی شکایت زبان سے نکلے وہ شخص زخمی ہوگیا نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب حفظ اللسان مین **ساتوان فائدہ** ندامت سے بچنا کیونکہ جو شخص زبان کو نہین روکتا ہی لوگونکی غیبتین کرتا ہی آخر کو نادم بھی بہت ہوتا ہی لیکن ندامت کچھ فائدہ نہین کرتی ہے کیونکہ جو بات زبان سے نکلی وہ پھر نہین سکتی ہی اسیواسطے اہل زہد زبان کو لغویات سے بہت روکتے تھے اور سوا امور ضروریہ کے کبھی بات نہین کرتے تھے تا ندامت سے بچین اور آخرت مین ہنسین **حکایت** حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صفا پر ایام حج مین لبیک پڑھتے تھے اور اپنے نفس کو نصیحت کرتے تھے کہ اے نفس قل خیرا تغنم واسکت عن شر تسلم من قبل ان تندم یعنی کہہ تو زبانی خیر بات تا بہرہ مند ہو اور کوئی بات شر مثل غیبت اور گالی وغیرہ کے زبان سے نہ نکال تا تجکو سلامتی ہووے قبل اسکے کہ ندامت ہووے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت مین **حکایت** ایک مرتبہ راہ مین حضرت عیسیٰ سے اور سور سے ملاقات ہوئی عیسیٰ نے کہا اے خنزیر سلامت سے چل حضار نے کہا یا نبی اس سور کو آپ ایسا کلمہ فرماتے ہین حضرت عیسیٰ نے جواب دیا انی اخاف ان اعود لسانی المنطق بالسوء یعنی مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ کسی کے حق مین بری بات زبان سے نکالون اگرچہ سور بھی ہوے روایت کیا ہی اسکو مالک نے موطا کے باب مایکرہ من الکلام مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من سرہ ان یسلم فلیلزم الصمت یعنی جس شخص کو سلامت ندامت اور ہلاکت سے منظور ہووے پس چاہیے کہ سکوت کرے امور ضروریات سے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت من **حکایت** حضرت لقمان

ایک شخص کے غلام تھے ایک روز انکے مولانے ان سے کہا ایک بکری کو ذبح کرو اور جو عضو اوسکا عمدہ ترین اعضا ہو اوسکو حاضر کرو لقمانؑ نے بکری کو ذبح کرکے اوسکی زبان اور دل کو حاضر کیا دوسرے روز مولے نے کہا آج بکری کو ذبح کرکے جو بدترین عضو ہو حاضر کرو لقمانؑ نے بکری ذبح کی اور وہی دونون عضو یعنی زبان اور دل حاضر کیے مولے نے کہا اسکی کیا وجہ ہے کہ جب مین نے عمدہ عضو مانگا تمنے یہ دونون عضو حاضر کیے اور آج بھی تم یہی دونون عضو لائے لقمانؑ نے کہا اگر زبان اور دل سلامت رہے انسان سلامتی پائے اور اگر ان دونون مین فساد آئے آدمی ہلاک ہوجائے پس یہی دونون عضو اچھے بھی ہین اور برے بھی ہین نقل کیا ہی اسکو ابو اللیث نے باب حفظ اللسان مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من وقی شر قبقبہ و ذبذبہ ولقلقہ فقد وقی الشر کلہ یعنی جو شخص تین چیز کی بدی سے بچے پس گویا وہ تمام خرابی سے بچا ایک قبقب یعنی پیٹ کہ اگر آدمی اسکی بدی سے بچیگا اور کسب حرام سے کھانا نکھاویگا وہ شخص مرتبہ علیا مین پہونچے گا دوسرے ذبذب یعنی فرج کہ اگر انسان اسکی شر سے بچیگا زنا وغیرہ کا ارادہ نکریگا بلا شک نجات پائیگا تیسرے لقلق یعنی زبان نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت مین **ارشاد** حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے کہا یا بنی من یصحب صاحب السوء لا یسلم و من یدخل مدخل السوء یتہم و من لا یملک لسانہ یندم یعنی ای فرزند جو شخص بد صحبت رکھیگا نجات نہ پائیگا صحبت کا اثر اوسمین آجائیگا آخر وہ بھی فاسق ہوجائیگا اور جو شخص بد مقام مین جاوے مثلاً محفل عورتون مین جاوے وہ شخص متہم ہوگا لوگونکی نظرون مین ذلیل ہوگا اور جو شخص اپنی زبان کو نہ روکے نادم ہوگا دنیا اور آخرت مین حسرت کریگا نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب حفظ اللسان مین **آٹھوان فائدہ** نجات پانا زبان کے گناہ کبیرہ سے اور سالم رہنا بدی زبان سے **حدیث** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون فعل ہی کہ موجب نجات ہووے آپنے فرمایا املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک یعنی روک تو اپنی زبان کو کہ زبان سے کوئی امر شر کا نہ نکال اور گھر مین

بیٹھ رہ ماسوای اللہ سے منقطع ہوکے خدا کی عبادت کی طرف متوجہ اور اپنے گناہون پر رویا کر روایت کیا ہی اسکو احمد بن حنبل نے نقل کیا ہی اسکو مشکوۃ المصابیح مین اسیواسطے بعض زہاد نے یہ شیوہ اختیار کیا تھا کہ مطلق کلام کو موقوف کر دیا تھا کیونکہ اگر کلام کرین شاید کسیکی غیبت ہوجاوے کسیکو مضرت پہونچ جاوے چنانچہ منقول ہی **حکایت** ربیع بن خثیم نے زبان کو بند کیا اور ایک گوشہ اختیار کیا بیس برس تک دنیا کی بات نہ بولے اور کبھی لوگون سے بات نہین کی یہانتک کہ جس روز امام حسین کی شہادت ہوئی لوگون نے کہا اگر یہ خبر ہم اونکو پہونچاوینگے البتہ وہ کچھ بولینگے پس لوگون نے یہ خبر ربیع تک پہونچائی ربیع نے اس خبر کو سنکے اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھایا اور یہ فرمایا اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فی ما کانوا فیہ یختلفون یعنی ای پروردگار خالق آسمان اور زمین عالم الغیب تو انصاف کرنے والا ہے اپنے بندونکے درمیان مین اور سوا اسکے کوئی کلام کسی سے نہ کیا اور اپنا دل عبادت کی طرف مشغول کیا نقل کیا ہی اسکو تنبیہ الغافلین کے باب حفظ اللسان مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم نے من صمت نجا یعنی جو شخص چپ رہا اپنی زبان کو حتی الوسع روکا اوس شخص نے نجات پائی روایت کیا ہی اسکو دارمی نے نقل کیا اسکو مشکوۃ المصابیح مین **ارشاد** طاؤس فرماتے ہین لسانی سبع ان ارسلتہ اکلنی یعنی زبان میری مثل درندے کے ہی جسطرح درندے کو جبتک قید مین رکھو کسیکو اوس سے اذیت نہین ہوتی ہی اور جب چھوڑ دو ہر شخص کی جان جاتی ہی اسیطرح زبانکو جب روکے رہتا ہون البتہ بہتری ہوتی ہی ورنہ وہ زبان مجھکو کھا جاتی ہی مجھکو جہنم مین ڈالتی ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب فضیلۃ الصمت مین **اثر** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان سے فرمایا یا شاب ان وقیت سوء ثلاث فقد وقیت شر الشباب ان وقیت شر لقلقک وذبذبک وقبقبک یعنی ای جوان اگر تو فرج اور زبان اور پیٹ کی شرارت سے بچیگا البتہ تو شر شباب سے بچیگا ورنہ شباب سے تجکو نہایت ضرر ہوگا نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب حفظ اللسان مین **نصیحت** انسان کی عمر تین حالت کی ہوتی ہی ایک زمانہ صبا کا کہ جب تک آدمی بالغ نہین ہوتا ہی مرتبہ عقل کامل کو نہین پاتا ہی دوسرا زمانہ جوانی کا تیسرا

زمانہ بڑھاپے کا اور ظاہر ہے کہ عبادت خدا کی پیری کی حالت مین نہین ہو سکتی بوا اس
وجہ سے کہ قوت شہوانیہ غالب ہوتی ہو کیونکہ پیری کی حالت مین شہوت کم ہو جاتی ہی بھوک بھی
مٹ جاتی ہی زبان کی طاری بھی چلی جاتی ہی بلکہ اس وجہ سے کہ زمان پیری مین آدمی کو
سستی آتی ہی اور ضعف ہوتا ہی کہ وہ مانع عبادت سے ہوتا ہی اور طاقت آدمی کی کم ہو جاتی ہی
اس سبب سے عبادت بھی نہین ہو سکتی ہی اور زمانہ صبا کا قابل عبادت نہین ہی دو وجہ سے
ایک یہ کہ لڑکا بیعقل ہوتا ہی عبادت کی طرف رغبت نہین کرتا ہی دوسرے یہ کہ اوسپر
عبادت فرض نہین کیونکہ وہ مکلف نہین باقی رہا زمانہ جوانی کا یہ زمانہ قابل عبادت کے ہی
ہر عضو مین قوت بھی ہی ہر کام کی طاقت بھی ہی لیکن اس زمانے مین شیطان غالب ہوتا ہی
آدمی نفس امارہ کا تابع ہوتا ہی اگر زنا ہو جاے کچھ خیال نہین کرتا ہی اگر غیبت ہو جاے کچھ
التفات نہین کرتا ہی اگر مال حرام آجاوے اوسکو نہین چھوڑتا ہی اسیواسطے سعدی فرماتے ہین ؎
نکہدار فرصت کہ عالم دمی است ؛ دمے پیش دانا بہ از عالمی است ؛ اسیواسطے بعض حکما نے کیا عمدہ
مضمون فرمایا ہی کیسا اچھا مطلب کہا ہی ارشاد فقیہ ابو اللیث باب ہول الموت مین ایک
حکیم کا قول نقل کرتے ہین کہ اونے زبان فارسی مین یہ مضمون کہا ہی بکودکے بازی بجوانی
مستی بہ پیری سستی خدارا کی پرستی بس اگر لڑکا عبادت کرے کچھ کمال نہین ہی کیونکہ وہ لڑکا
لوگون کو دیکھ کے خود بھی عبادت کرنے لگا کیونکہ اوسکو اللہ تعالی نے قوت نفس کی عطا نہین
کی اور پیر اگر عبادت کرے محل تعجب نہین ہی کیونکہ جب پیر نے سمجھا کہ اب ہمارے مرنے کے دن
قریب آئے ہین لاچار ہو کے عبادت کرنے لگا ہان جو شخص جوان ہو مستی اوسکے چہرے
سے عیان ہو باوجود غلبہ شیطان کے اگر عبادت کی کثرت کرے اعضا کے شر سے بچے البتہ
وہ قابل مدح و ثنا ہے اور وہی شخص جوانی کی بدی سے بچا ہی وگرنہ جوانی کی شر مین پڑیگا
جہنم مین چلا جائیگا اسیواسطے سعدی فرماتے ہین ؎ جوانا رہ طاعت امروز گیر ؛ کہ فردا
جوانی نیاید ز پیر ؛ مگر جو جوان عبادت ظاہر بہت کرتا ہو مثلا نماز بہت پڑھتا ہو ورد شریف
سے منھ کو تر رکھتا ہو پھر ہر وقت لوگون کی غیبتین کیا کرتا ہو تحصیل مال حرام کی فکر مین رہتا
ہو اجنبیات سے نظارہ کرتا ہو محرمات سے اشارے کرتا ہو اوس جوان کی جوانی کی

شرارت نہین گئی ہے جب تک کہ اون امور کو نہ چھوڑے گناہون سے منھ نہ موڑے کیونکہ
گنہ چھوڑنا بہتر ہے عبادت کرنے سے **ارشاد** بعض حکما فرماتے ہین کل سفلة یعمل بالطاعة
ولکن الکریم من یترک المعصیة یعنی ہر شخص عبادت کرلیتا ہی اگرچہ رذیل بھی ہو پس
عبادت کرنے مین کچھ کمال نہین ہی لیکن بہتر ہی وہ شخص جو حتی الوسع گناہون سے بچے اگرچہ عبادت
کم کرے نقل کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الذنوب مین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ گنہ کرنے
سے آدمی کے دل مین ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہی پھر جسقدر آدمی گناہ کرتا جائیگا دل سیاہ ہوتا
جائیگا **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان المؤمن اذا اذنب
کانت نقطة سوداء فی قلبہ فان تاب ونزع صقل قلبہ فان زاد زادت یعنی جب
مسلمان کوئی گنہ کرتا ہے اوسکے دل مین تھوڑی سیاہی آجاتی ہی پس اگر اوس شخص
نے توبہ کی اوسکا دل صاف ہوجاتا ہی اور وہ نقطہ سیاہی کا اوسکے دل سے مٹ جاتا ہی
اور اگر اوسنے دوسرا گناہ کیا وہ سیاہی زیادہ ہوجاتی ہی روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے باب
الذنوب مین اسیواسطے سری سقطی فرماتے ہین **ارشاد** انی لانظر الی انفی فی کل یوم مرات
مخافة ان یکون قد اسود وجہی یعنی مین ہر دن اپنی ناک کو چندمرتبہ دیکھ لیتا ہون
اس خیال سے کہ شاید سیاہ ہوگئی ہو اور بسبب گناہون کے میرے منھ پر سیاہی نہ آگئی ہو
نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب حوال الخائفین مین راقم الحروف کہتا ہی اکثر لڑکے اول
زمانہ مین نہایت خوبصورت ہوتے ہین اور بعد بلوغ کے اونکی شکل سیاہ ہوجاتی ہی سبب اسکا
گناہ ہین اون لوگون کے بعد بلوغ کے جب انھون نے ایک گناہ کیا اونکے چہرے کی رونق چلی گئی
اسی طرح بعضون کا رنگ سفید سے گندمی کی طرف ہوجاتا ہی واللہ اعلم اللھم انی منبع السیئات
ظلمت نفسی بالظلمات فاغفرلی ولوالدی ولخالتی ولاقاربی ولاساتذتی ولاشیاخی
الاحیاء والاموات فانک ان تطردنا فبیھات ونحن عبادک المجرمون وقد غلبت رحمتک
علی غضبک فارحم یا من ھو عواد بالمغفرة علی العوادین بالذنوب یوم الحسرات امین

نوان فائدہ مردار کے گوشت کھانے سے سلامت رہنا کیونکہ غیبت کرنا مثل مردار کے
گوشت کے ہی جیسا کہ گذر چکا اور ایک حکایت یہ ہے **حکایت** ایک مرتبہ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا گذر ایک مردار خچر پر ہوا آپ نے اوسکو دیکھ کے فرمایا لان یاکل احد کم من ھذا حتی یملاء بطنہ خیر من ان یاکل لحم رجل مسلم یعنی آہ آئینہ اس مردار کے گوشت کو سیر ہو کے کھانا بہتر ہے انسان کی غیبت کرنے سے روایت کیا ہے اسکو ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے اسکو تفسیر درمنثور مین **دسوان فائدہ** قیامت کے میدان مین کف افسوس سے نجات پانا اور روز حشر مین حسرت سے فلاح پانا کیونکہ جب غیبت کرنے والے کا دامن لوگ پکڑینگے اسکو نہایت ملال ہوگا دہشت وحشت سے عجب اسکا حال ہوگا لوگون کی بدیون کا اسکی گردن پر وبال ہوگا بسبب اسکے کہ اوسدن کبریا کا ظہور جلال ہوگا ایسا خدای تعالی غضبناک ہوگا کہ ہر شخص خوفناک ہوگا علاوہ یہ ہوگا کہ جم غفیر مین لوگونکی عیوب کھلینگے صحائف لوگون کے پھیلینگے **ارشاد** اوزاعی فرماتے ہین کہ قیامت کے روز جب ہر شخص حساب کے واسطے بلایا جاویگا لوگون کو ارشاد ہوگا جسکا حق اس شخص پر ہو وہ آوے اور اپنا بدلا لیوے لوگ کہینگے کچھ ہمارا حق اسپر نہین ہے تب خدا تعالی یاد دلاویگا کہ فلان روز اس شخص نے غیبت کی تھی فلان روز تمکو گالی دی تھی پس وہ لوگ خوش خوش ہوگے اوٹھینگے اور اپنے حقوق کی فریاد کرینگے نقل کیا ہے اسکو سیوطی نے تفسیر درمنثور مین **ارشاد** امام غزالی باب صفۃ المسائلۃ مین فرماتے ہین فھذا انما یرجی لعبد ستر علی الناس عیوبھم واحتمل فی حق نفسہ تقصیرھم ولم یحرک لسانہ بذکر مساویھم ولم یذکرھم فی غیبتھم بما یکرھون لو سمعوہ یعنی یہ اللہ تعالے کا عنایت کرنا قیامت مین اوس شخص کے واسطے ہوگا جسنے لوگونکا عیب چھپایا ہوگا لوگونکی تکلیف اوٹھائی ہوگی لوگونکی غیبت نہ کی ہوگی اور جو شخص یہ سب گناہ کرتا ہے قیامت کے روز اوسپر سختی حساب کی ہوگی نہایت شدت عذاب کی ہوگی اللھم یا رحمن اظلنی واظل والدای وخالتای واقاربی واساتذتی تحت ظل عرشک یوم الدین ولا تناقشنا فی الحساب یا مبین آمین یا رب العالمین **گیارھوان فائدہ** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا خوش ہونا کیونکہ قبر شریف مین جب آپکو خبر پہونچتی ہے کہ فلان شخص نے یہ گناہ کیا آپ کو ملال ہوتا ہے آپ استغفار اوس شخص کے واسطے کرتے ہین مغفرت کی دعا مانگتے ہین اور جب آپ کو خبر نیکی کی پہونچتی ہے طبیعت آپکی

نہایت خوش ہوتی ہی پس جب کسی کی غیبت کرنے کی آپکو خبر ہوتی ہی طبیعت آپکی فی الجملہ ملال کرتی ہی اور اگر لوگون کی غیبت چھوڑنے کو آپ سنتے ہین نہایت خوش ہوتے ہین اللھم اجعل النبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منا راضیا واجعلنا معہ یوم یحشر المتقون یا ارحم الراحمین آمین **ساتوین فرع** غیبت کے اسباب ہین اور اوسکے چھوڑنے کے علاج مین جاننا چاہیے کہ انسان سے جو غیبت ہوتی ہین اوسکے کئی سبب ہین کہ جب وہ سبب پائے جاتے ہین اکثر غیبت ہوجاتی ہی پس لازم ہی انسان کو کہ اون سببون سے بچے تا غیبت سے نجات پائے اسواسطے مین اسباب غیبت کے لکھتا ہون اور ہر ہر سبب کے ذکر کے بعد اوس سبب کے دفع کی تدبیر اور اوسکے رفع کا علاج بھی رقم کرتا ہون **پہلا سبب** غصہ ہونا اور غضب کرنا جب آدمی کسی شخص پر خفا ہوتا ہی اوسکی غیبت کرتا ہی اور اوسکی کئی صورت ہین **پہلی صورت** غصہ کرنا امر دنیا مین جیسے جب کوئی شخص سنتا ہی کہ فلان شخص ہم کو گالی دیتا ہے یا ہماری غیبت کرتا ہی نہایت دل طیش مین آتا ہی شیطان جوش دلاتا ہی پس خود بھی اوس گالی دینے والے کی غیبت شروع کرتا ہی بغیر تحقیق اس امر کے کہ فی الواقع اوس شخص نے گالی دی یا نہین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من خزن لسانہ ستر اللہ عورتہ و من کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ ومن اعتذر الی اللہ قبل معذرتہ یعنی جو شخص اپنی زبان کو روکے گا خدا تعالی اوسکے عیوب کو قیامت کے روز چھپاویگا اور روز محشر اوسکو ذلیل نہ کریگا اور جو شخص اپنے غضب کو روکیگا اور موافق غصے کے نہ کریگا اللہ تعالی اوس سے اپنے عذاب کو رد کریگا اور جو شخص جناب باری کی خدمت مین گناہون سے معذرت کریگا اللہ تعالی اوسکی توبہ قبول کریگا روایت کیا ہی اسکو بیہقیؒ نے علاج اس صورت کا کئی طرح پر ہے **پہلی طرح** یہ کہ اوس نقل کرنے والے کو جھوٹا سمجھے اور جس شخص نے نقل کیا ہی کہ فلان شخص نے تمکو گالی دی ہے وہ چغلخور ہے اوسکے قول کا اعتبار نہین ہے **ارشاد** فقیہ ابو اللیث کہتے ہین کہ جب کوئی شخص تیرے سامنے کسی کی بات نقل کرے کہ فلان نے تیرے حق مین ایسی بات کہی ہی پس تجھکو لازم ہی چھ چیزین اول یہ کہ اوس چغلخور کی قول کو

دوسرے کی طرف نقل نہ کر یعنی کسی سے اسکی چغلخوری کا حال بیان نہ کر یہ اوسکی غیبت
ہو جائیگی دوسرے یہ کہ جس شخص کی بات اوسنے تیرے سامنے نقل کی ہے کہ فلان شخص تجھکو
گالی دیتا ہے اوسکے عیب کو تجسس نہ کر کیونکہ قرآن مین عیب جوئی سے منع وارد ہوئی ہے
تیسرے یہ کہ جس شخص کی بات اوسنے نقل کی ہے اوسکے ساتھ بدگمانی نہ کر کیونکہ بدگمانی
کرنا نہایت بد ہے چوتھے اوس چغلخور سے فی اللہ بغض رکھ کیونکہ گنہگار سے بغض رکھنا
واجب ہے اور اوسکی صحبت سے کنارہ کرنا ضرور ہے پانچوین نقل کرنے والے کو اس چغلخوری سے
منع کر کہ بار دیگر ایسا کام نہ کر چھٹے یہ کہ اوس چغلخور کو جھوٹا سمجھ کیونکہ فاسق کی خبر کا اعتبار
نہین ہے **حکایت** سلیمان بن عبدالملک کی مجلس مین ایک روز زہری بیٹھے تھے کہ
ایک شخص آیا سلیمان نے اوس شخص سے کہا مینے سنا ہے کہ تونے میری شکایت کی ہے اوس
شخص نے انکار کیا سلیمان نے کہا مینے ایک معتمد سے سنا ہے زہری بولے ای سلیمان وہ شخص
جسنے تمھارے سامنے کہا کہ فلان شخص نے تمھاری شکایت کی ہے چغلخور ہے اور چغلخور کبھی سچا
نہین ہوتا ہے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے باب النمیمۃ مین **نصیحت** اس زمانے مین
عجب لوگون کا حال ہے اگر کوئی شخص جو جھوٹا مشہور ہے کہتا ہے کہ فلان شخص تم کو برا
کہتا تھا اوسکی بات کو سچ سمجھ لیتے ہین اور مسلمان بھائی سے بغض رکھتے ہین اور اس چغلخور سے
دوستی پیدا کرتے ہین تا پھر یہ شخص اوسکی باتین نقل کرے بلکہ اوس چغلخور کو مانند نبی کے
نہایت صادق سمجھتے ہین اور مسلمان بھائی کی غیبت مین غیبت کرتے ہین اور اگر وہ و ہیانی
کبھی کوئی خبر نہین رکھتا ہے اوس سے کہتے ہین کہو کیا خبر ہے اور جب اپنی بی بی محفل سے
آتی ہے بی بی سے پوچھتے ہین کہ کوئی ہماری آج تعریف کرتا تھا یا نہین اگر سنتے ہین
کہ آج عورتون نے یا مردون نے انکی تعریف کی ہے نہایت خوش ہوتے ہین بہت
پھولتے ہین اور اگر سنتے ہین کہ فلان نے آج برا کہا ہے بی بی کی بات مثل وحی کے سمجھ کے
خفا ہوتے ہین جسنے گالیان دی ہوتی ہین اوسکی غیبت مین مبتلا ہوتے ہین اللہ تعالی اون
لوگون کو راہ راست پر لاوے اور صراط مستقیم پر چلاوے اور ہم کو ان عیبون سے بچاوے آمین سعدی

خرد مندش بنرمی دل بجوید		اگر نادان بوحشت سخت گوید

وگر از ہر دو جانب جاہلانند   اگر زنجیر باشد بگسلانند

دوسری طرح یہ کہ جب کسی سے سنے کہ فلان شخص تمکو برا کہتا ہی سمجھے کہ ہم مین کچھ عیب ہی
پس اپنے کو ہر عیب سے پاک کرے ہر گنہ سے صاف کرے اور سمجھے کہ اوس شخص کا
ہم کو کہنا بجا ہے پس اوسکا بدلا کیا ہی تیسری طرح یہ کہ انسان سمجھے اسبات کو کہ فلان
بھائی نے اگر ہمکو برا کہا ہی شاید ہمسے اوسکو تکلیف پہونچی ہوگی پس اوسکے ساتھ احسان کرکے
ملاقات خاطرداری کرے تا اوسکا دل بحال ہو وملال کا زوال ہووے نہ یہ کہ اوسکو زائد
تکلیف پہونچاوے اوسکی غیبت وشکایت کرے چوتھی طرح یہ کہ سمجھے کہ اگر اوس شخص نے
ہمکو برا کہا ہی بلا وجہ گناہ کیا ہی خدا تعالیٰ اوسکے گناہ کو معاف کرے اگر ہم بھی اوسکی غیبت
کرینگے ویسی ہی سزا پائینگے حکایت امام ابو حنیفہ رح کو جب خبر پہونچتی تھی کہ فلان شخص نے
ہمکو برا کہا ہی اوسکے ساتھ نہایت نرمی کرتے تھے اور اوسکی غیبت نہین کرتے تھے نقل کیا ہی
اسکو محمد خوارزمی نے مسند امام اعظم مین دوسری صورت خفا ہونا اوسپر جو روبرو گالی
دیوے اور اوسکے پیچھے اوسکی غیبت کرنا علاج ایسی صورت مین انسان کو ضرور ہی کہ اپنے نفس کو
روکے اور اوسکی گالی سے درگذر کرے اور حلم کو دخل دیکے جوان مردی کرے۔
حکایت ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور مین صحابہ حاضر
تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت ابو بکر رض چپ رہے پھر اوسنے
گالی دی پھر آپ خاموش رہے جب اوسنے تیسری مرتبہ گالی دی حضرت ابو بکر رض نے بھی
گالی دینے کا ارادہ کیا پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مجلس سے اوٹھنے لگے حضرت ابو بکر رض
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھسے ناراض ہوگئے حال آنکہ مینے زیادتی نہین کی جب
اوس شخص نے تین مرتبہ گالی دی مینے بھی بدلے کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے فرمایا جب تک تم چپ تھے تمھاری طرف سے ایک فرشتہ گالی دینے والیکو جھوٹا کر رہا تھا
اور جب تمنے بولنے کا ارادہ کیا شیطان بیچ مین کود اسی واسطے مین اوٹھا روایت کیا ہی اسکو
ابو داؤد نے کتاب البر والصلۃ کے باب الانتصار مین حکایت ایک روز امام ابو حنیفہ رح
منی مین مسجد خیف مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اوسنے امام سے کہا اے حرامزادے تجھسے مینے فلان

مسئلہ پوچھا تھا اور تونے اوسکا جواب خلاف جواب حسن بصری کے دیا امام نے فرمایا حسن بصری نے خطا کی حقیقت مین وہی فتوی ہی جو مین نے کہا پس اوسنے چند گالیان امام کو دین حضار سب اوس شخص کے مارنے کے ارادے سے اوٹھے امام نے سبھون کو منع کیا اور لوگون کو اوسکی تکلیف سے روکا پھر امام نے کہا ای شخص تو نے مجھکو جو کافر وغیرہ کہا اللہ تعالی خوب جانتا ہی کہ مین نے کسی کو اوسکا شریک نہین کیا اور مین نے کسی سے امید نہ رکھی سوا اوس ذات وحدہ لاشریک کے اور مین نہین ڈرا مگر اوسکی عذاب سے جب ذکر عقاب کا آیا امام کو ایک خوف ہوا اور نہایت رونے لگے زار زار آنسوونکو بہانے لگے جب اوس شخص نے یہ کیفیت دیکھی خود بخود نادم ہوا اور امام سے قصور معاف کرایا امام نے کہا تیرے قصور کو مین نے معاف کیا اور جو مجھکو گالی دی اوس گالی سے مین درگذرا نقل کیا ہی اسکو محمد خوارزمی نے عبدالرزاق بن ہمام سے مسند امام اعظم مین دقیقہ امام نے اگرچہ حسن بصری کی غیبت کی اور اون کی خطا بیان کی لیکن یہ غیبت جائز ہی چنانچہ سابقا اوسکی تشریح ہو چکی کہ جو غیبت واسطے امر دین کے ہو وہ درست ہی جیسے محدثین جرح و تعدیل کیا کرتے ہین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنی جوان مردی کا مدار کشتی پر نہین ہی اصل جوانمرد وہ ہی جو غصے کی وقت اپنے نفس کو روکے روایت کیا ہی اسکو مؤطا کے باب الغضب مین امام مالک نے دقیقہ راقم الحروف کہتا ہی اسکی دو وجہ ہین اول وجہ کہ نفس کشی کرنا نہایت مشکل ہی کیونکہ نفس عجب طرحکا عدو ہی کہ آدمی کو ہلاک کردیتا ہی پس اوس سے کشتی کرنیوالا بلاشک جوانمرد ہوگا اوس شخص سے جو آدمیون سے کشتی کرتا ہی دوسری وجہ یہ کہ کشتی کرنا ظاہر اعضا کا کام ہی اور غصے کو روکنا دل کا کام ہی اور باطن کی عمدگی نہایت عمدہ ہی ظاہر کی عمدگی سے ارشاد ابوبکر وراق فرماتے ہین کہ اللہ جلشانہ نے بندونسے چھ چیزین طلب کی ہین لازم ہی بندون کو کہ اوسکو بجالاوین دو چیز دل سے ایک خدا کی حکم کی تعظیم دوسرے خلق اللہ کی تکریم زبانسے دو چیز ایک اقرار کرنا توحید جناب باری کی دوسرے نرمی کرنا مخلوقات کیساتھ اور خلق سے دو چیز ایک صبر کرنا اوامر خدا تعالے پر دوسرے حلم کرنا خلق پر نقل کیا ہی

اسکو تذکرۃ الاولیا مین **حکایت** بنی اسرائل مین ایک شخص نے تین سو اور ساٹھ کتابین حکمت مین تصنیف کین اور اس تصنیف کو اللہ تعالی کی طرف پہونچنے کا وسیلہ گردانا اوس زمانے کے نبی کی طرف وحی آئی کہ اس شخص نے تمام زمین مین بسبب ان کتب حکمت کے نفاق پھیلا دیا اور کوئی تصنیف اسکو مفید نہین ہوگی جب اوس شخص نے یہ خبر سنی دنیا و مافیہا کو چھوڑ کے سبھون سے منھ موڑ کے ایک گوشے مین ہو کے نہایت عبادت کی اور محبت اللہ تعالی کی اپنے دل مین پیدا کی پھر اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ ابتک مین اس سے راضی نہین ہوا ہان اگر یہ شخص لوگون سے موانست رکھے لوگون سے معاملات جاری رکھے باوجود اسکے لوگون کی تکالیف پر صبر کرے کسی سے بدلا نہ لیوے اوس وقت مین راضی ہونگا اوس شخص نے جب یہ خبر سنی ایسی ہی کیا پس اللہ تعالی نے کہلا بھیجا اب مین اوس سے راضی ہوا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے کتاب العزلۃ مین **چھٹے** فائدے مخالطت کے بیان مین **تیسرے صورت** خفا ہونا اوس پر جسنے کسی طرح کی تکلیف دی ہووے اور کسی طرح کی نوبت پہونچائی ہو اس سبب سے اوسکی غیبت کرنا لوگون کے سامنے اوسکے عیبون کو کھولنا کیونکہ جب اوسنے ہمکو تکلیف دی ہے ہم بھی اوسکو اذیت دینگے اوسکی غیبت کرینگے **علاج** ایسے وقت مین اگرچہ آدمی کا دل طیش کرتا ہی نفس چاہتا ہی کہ اگر اوسنے ہمکو ایک طرح تکلیف دی ہی ہم سو طرح کی تکلیف دین لیکن لازم ہی کہ اوسکی اذیت کو عفو کرے اور اوسکی غیبت نکرے اور سمجھے کہ اگر اوس پر احسان کرینگے قیامت کے روز ہم کو اوسکی نیکیان ملینگی اور اگر ہم اوسکی غیبت کرینگے اوسکی بدیان ہماری کتاب مین آئینگی **ع** بدی را بدی سہل باشد جزا ؛ اگر مردی احسن الے من اساء **حکایت** حضرت ابراہیم عم کے صحیفون مین منجملہ نصایح کے یہ مضمون بھی لکھا تھا کہ ای ابن آدم جو تجھپر ظلم کرے اوسکے ساتھ عفو کر اور جو تیرے ساتھ بدی کرے اوسکے ساتھ نیکی کرتا تو بہشت مین ہر دو جا اور میری رحمت پاوے نقل کیا ہی اسکو روضۃ الواعظین مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا و ان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساوا فلا تظلموا یعنی نہو تم لوگ ساتھ ہو جانیوالی ایسی کہ کہنے لگو کہ اگر لوگ احسان کرینگے ہم بھی احسان کرینگے

اور اگر لوگ ہم کو تکلیف دینگے ہم بھی ونکو ستاوینگے بلکہ تم لوگ اپنے نفوس کو اسطرحپر رکھو کہ اگر لوگ احسان کرین تم بھی احسان کرو اور اگر لوگ ظلم کرین کچھ تمکو اوذیت دین تم اوسکا عوض نہ لو روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے باب الاحسان والعفو مین **نصیحت** اہل زمانہ کی عجب چال ہو گئی کہ اگر لوگ اونکو اوذیت پہونچاوین بخشش کا نام نہین لیتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ اگر کوئی ہم کو کسی طرح تکلیف دیگا ہم اوسکے باپ کو اوذیت دینگے اگر کوئی ہم کو گالی دیگا ہم اوسکی سو پشت کو گالی دینگے ہان اگر کوئی احسان کریگا البتہ ہم بھی اوسکے ساتھ احسان کرینگے اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ احسان کے بدلے مین احسان کرنا کچھ کمال نہین ہے کمال وہ ہے کہ تکلیف کے بدلے مین احسان کرے **اصلاح** حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین لیس الاحسان ان تحسن الی من احسن الیک ذلک مکافاۃ انما الاحسان ان تحسن الی من اساء الیک یعنی نہین ہے احسان یہ کہ خیر پہونچاوے تو اپنے محسن کو کیونکہ وہ بدلا ہے احسان وہ ہے کہ اپنے تکلیف دینے والے کے ساتھ آدمی احسان کرے نقل کیا ہے اسکو امام رازی نے والعافین عن الناس کی تفسیر مین **حکایت** ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زیارت سے خواب مین مشرف ہوئے اونھون نے پوچھا یا رسول اللہ لوگون کے ساتھ معاشرت کیا کرون یا یہ کہ اکیلے ہوکے عبادت کیا کرون جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا لوگون سے الگ ہوکے موانع چھوڑکے عبادت کرنا کمال نہین ہے کمال وہ ہے کہ لوگون سے مخالطت رکھو اور اونکی تکلیف اوٹھایا کرو نقل کیا ہے اسکو نزہۃ المجالس و منتخب النفائس کے باب الحلم مین **چوتھی صورت** خفا ہونا اوس شخص پر جو اپنا کہنا نہ مانتا ہو حکم بجا نہ لاتا ہو اور اوسکی غیبت کرنا جسطرح اہل زمانہ کا دستور ہے کہ لونڈی ہو یا غلام ماما ہو جب وہ کوئی امر خلاف مرضی کے کرتے ہین موئے اونسے خفا ہوتے ہین اور لوگون کے سامنے اونکی شکایتین کرتے ہین اور لونڈی اور غلام کو نہایت تکلیف دیتے ہین کبھی اونکو مارتے ہین ایسا کہ خون بہاتے ہین کبھی اونکی شکایت کرتے ہین ہر طرح سے اون کو ستاتے ہین **علاج** اسکا کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ آدمی کو لازم ہے کہ کسی کی مخالفت سے خفا نہووے کسیکو اف نہ کہے خواہ لونڈی ہو یا غلام ہو ماما ہو یا غیر ہو کسی کو

نہ جھڑکے اور سمجھے کہ جس طرح ہمکو اسقدر غصہ اسکی مخالفت سے آیا اللہ تعالی کو بھی ہماری مخالفت سے کسقدر غصہ آتا ہے پس اگر ہم ان لوگون کو تکلیف دینگے لوگون کو ستاوینگے جبار ہم سے بہت خفا ہوگا نہایت سختی ہم پر کریگا **اثر** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین واللہ لقد خدمت النبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سبع سنین او تسع سنین ماعلمت قال لشئ صنعت لم فعلت کذا ولا لشئ ترکت ھلا فعلت یعنی مین نے سات برس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت کی اگر کوئی کام مجھسے جو کرنا نچاہیے تھا ہوگیا کبھی حضرت نے مجھکو خفا ہوکے نہ کہا کہ یہ کام کیون تونے کیا اور کوئی کام مجھسے جسکا کرنا ضرور تھا چھوٹ گیا کبھی آپ نے نہین فرمایا کہ یہ کام تونے کیون نہ کیا روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب الآداب مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اخوانکم جعلھم اللہ تحت اید یکم فاطعموھم مما تاکلون والبسوھم مما تکسون ولا تکلفوھم مایغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم یعنی لونڈی اور غلام سب تمھارے بھائی ہین کہ اللہ تعالی نے تمکو اونپر قادر کیا اور اون لوگون کو تمھارے تابع بنایا پس جیسا تم لوگ کھاتے ہو ویسے ہی اونکو کھلاؤ اور کپڑا بھی بہتر پہناؤ اور کسی کام مین اونکو سخت تکلیف نہ دو اگر کبھی اونکو کسی مشکل کام کا حکم کرو پس تم بھی اونکی مدد کرو روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے باب الاحسان الی الممالیک مین **حکایت** ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین آکے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرے دو غلام ہین اور وہ میرے نافرمان ہین اسی سبب سے مین اونکو مارتا ہون گالی بھی دیتا ہون قیامت کے روز میرا کیا حال ہوگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا میدان حشر مین ذری ذری سا حساب ادنی ادنی پر عذاب ہوگا اگر تیری مار اور گالی اونکے گناہونکے برابر ہوجائیگی پس نہ تجھکو کچھ جزا ملیگی کیونکہ تونے موافق اونکے نافرمانی کی اونکو زدوکوب کیا حد سے تجاوز نہ کیا اور نہ اونکو کچھ سزا ملیگی کیونکہ بدلے مین اونکے نافرمانی کے تونے اونکو تکلیف بھی دی اور اگر تیری مار اور گالی اونکی نافرمانی سے کم ہوگی اللہ تعالی تیری طرف سے اونسے بدلا لیگا اور اونکو سزا دیگا

اور اگر تیری مار اور گالی اونکی نافرمانی سے زائد ہو گئی اللہ تعالی تجھسے اسکا حساب کریگا اونکی طرف سے تجھ سے اس ظلم کا قصاص کریگا جب یہ کلام اوس سائل نے سنا نہایت رویا اور بہت ڈرا کہ شاید میری مار اور گالی اونکی نافرمانی سے بڑھ جاوین کہنے لگا یا رسول اللہ صلعم مین نے ان دونون غلامون کو آزاد کیا اپنا ذمہ پاک کیا روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے ابواب الحساب مین **دوسرا علاج** جب کسی غلام یا نوکر یا فرزند سے کوئی قصور ہو جائے سمجھے کہ یہ مقام کرم ہے موضع رحم ہے کسی طرح سے اوسکی شکایت بلکہ اوس قصور کو معاف کرے کیونکہ از خردان عصیان واز بزرگان امتنان اور اللہ تعالی احسان کرنے والون کو نہایت دوست رکھتا ہے اور اجر جزیل عنایت کرتا ہے **حکایت** میمون بن مہران کی لونڈی ایک روز شوربا پیالے مین لائی اتفاقاً وہ شوربا میمون پر گر پڑا میمون نے ارادہ مارنے کا کیا پس اوس لونڈی نے کہا اے موے اللہ تعالے غصہ کھا جانے والون کی مدح کرتا ہے موافق اوسکی تمکو عمل لازم ہے میمون نے کہا موافق اللہ تعالے کے اچھے لوگون کی تعریف مین والکاظمین الغیظ۔ مین نے غصہ پی لیا پھر لونڈی نے کہا اللہ تعالی اچھے لوگون کی تعریف مین یہ بھی فرماتا ہے کہ اچھے لوگ وہ ہوتے ہین جو قصورون کو معاف کرتے ہین میمون نے کہا مین نے تیرے قصور کو معاف کیا پھر اوس لونڈی نے کہا کہ خدا تعالی احسان کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے میمون نے کہا مین تجھپر احسان بھی کرتا ہون کہ مین تجھکو آزاد کرتا ہون نقل کیا ہے اسکو تنبیہ الغافلین کے باب کظم الغیظ مین **نصیحت** اہل زمانہ عجب چال رکھتے ہین کہ ہرگز رحم کو دخل نہین دیتے ہین اگر کسی کا غلام یا کسی کی لونڈی نافرمانی کرے اوسکو مارتے ہین اوسکی ذلت کرتے ہین خصوصاً یہ امر عورتون مین بہت شائع ہے کہ اگر لونڈی خلاف مرضی کوئی کام کرے بہت اوسپر خفا ہوتے ہین اوسکے سامنے بہت گالیان دیتے ہین قحبہ حرامزادی کہہ سناتے ہین اوسکے پیچھے اوسکی ذلت کرتی ہین اوس کی غیبت کرتے ہین تمام عمر کے عیب اوسکے بیان کرتے ہین کبھی کہتے ہین اس لونڈی سے ہم کو کبھی فائدہ نہین ہوا کبھی کہتے ہین اس لونڈی سے ہمیشہ ہم کو ضرر ہوا اور لونڈیون کو از حد مارتی ہین یہانتک کہ خون بہتا ہے ہر طرف سے فوارہ نکلتا ہے اور جو لوگ عورتون سے صحبت بہت رکھتے ہین

خاصیت عورتون کی پیدا کرتے ہین لونڈیون غلامون کو گالیان دیتے ہین اپنی بی بیون کی
تابعداری کرتے ہین سعدیؒ فرماتے ہین ؎ زنے را کہ جہل ست ونا راستی ٭ بلا بر سر خود
نہ زن خواستی ٭ اگر کوئی اپنی بی بی کے خلاف مرضی کرے نہایت اوس سے ناراض ہوتے
ہین اسیواسطے عورت کی تابعداری نہایت منع ہی چنانچہ شمہ اوسکا رقم ہوچکا دوسرا
سبب تکبر اور غرور اور اوسکی بھی کئی صورتین ہین پہلی صورت تکبر کرنا نسب
مین اور اپنے نسب کو سب سے بہتر سمجھنا اور دوسرون کے نسب کے باب مین غیبت کرنا لوگون کے
نسب کی برائیان بیان کرنا اثر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لا یحقرن احد
احدا من المسلمین یعنی نہ ذلیل جانے کوئی مسلمان کسی مسلمان کو اور ذلیل جاننا حرام ہی
نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب ذم الکبر مین علاج انسان کو لازم ہی کہ سمجھی اس امر کو کہ اللہ
تعالی نے ہم سبھون کو حضرت آدم اور حضرت حوا علے نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام سے پیدا
کیا اگرچہ بیچ مین کسی کا باپ اچھا بنا یا کسیکا دادا بد کیا پس اگر ہم نسب مین عمدہ ہوئے
اور دوسرے لوگ نسب مین خراب ہوئے اس سے ہمکو فضیلت اون لوگون پر نہین
ہوجاتی ہی کیونکہ اگر اعتبار بنیاد کے دیکھو تو اصل ہم سبھون کی ایک ہی اور اگر باعتبار
عاقبت کے دیکھو پس مدار اوسکا تقوی پر ہی جو شخص متقی ہووے اگرچہ بد نسب ہووے
وہی صراط مستقیم کو جاویگا اور جو شخص اللہ تعالے کی عبادت مین قصور کرتا ہو اگرچہ
اشراف زادہ ہو وہ آخرت مین پچتائیگا پس غیبت کرنا برے نسب والون کی اور
اون کی حقارت کرنا محض حماقت ہی سعدی ؎ تکبر بود عادت جاہلان ٭ تکبر نیاید
ز صاحبدلان ٭ حدیث جسوقت جناب رسول اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے حجۃ الوداع مین گیارھوین تاریخ ذی الحجہ کو مقام منی مین خطبہ فرمایا منجملہ نصائح
کے آپ نے فرمایا یا ایھا الناس ان ربکم واحد الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا
عجمی علے عربی ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم یعنی اے لوگو تم سبھونکا معبود یکا ہے لاشریک لہ ہی اور اگر حقیقت مین دیکھو تو کسی
کو کسی پر بزرگی نہین ہے مگر باعتبار زہد کے نہین لازم ہی عربی کو فخر کرے نسب مین عجمی پر یا عجمی

فخر کرے عربی پر یا سیاہ شخص فخر کرے سرخ رنگ والے پر یا سرخ رنگ والا فخر کرے
سیاہ رنگ والے پر ہاں مگر جسمین تقویٰ ہو اور وہ بہتر ہی غیر پرہیزگار سے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی بزرگتر تم سے وہ شخص ہی جو متقی ہو نہ وہ کہ
شقی ہو نقل کیا ہی اسکو جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین طبرانی سے **سوال** اگر کوئی
شخص پوچھے وہ کون چیز ہی کہ حضرت آدم کے جسم سے پیدا ہوئی ہو بغیر علاقہ حضرت حوا کی
جواب وہ کتا ہے کہ جب حضرت آدم کا قالب اللہ تعالے نے مٹی سے بنا کے تیار کیا
فرشتون کو اوسکے دیکھنے کا حکم ہوا سب فرشتون نے دیکھا جب نوبت شیخ نجدی
یعنی ابلیس کی آئی شیطان نے اوس کالبد کو حقیر سمجھکے اوس پر تھوک دیا اللہ تعالے نے
جس مقام پر شیطان نے تھوکا تھا اوس مقام سے ایک ٹکڑا جدا کر لیا اور اوس سے کتے کو بنایا
اور وہ مقام خالی رہا چنانچہ ناف کے مقام مین خلو ہے گوشت نہین ہے یہ وہی مقام ہی
کہ اللہ نے اوس جگہ سے ایک ٹکڑا کاٹ کے کتا بنایا اسیواسطے کتے کو آدمیون سے
اُنسیت بہت ہوتی ہے پس کتا ایسی چیز ہے کہ اسکی پیدایش حضرت آدم کے بدن سے
ہوئی اور حضرت حوا سے کچھ علاقہ نہین ہی نقل کیا ہی اسکو نزہۃ المجالس و منتخب النفائس
مین **نصیحت** اہل زمانہ کو نہ عاقبت کا پاس ہی نہ آخرت کا لحاظ ہی تقویٰ کو طاق پر رکھدیا ہے
زہد کو ہاتھ سے پھینکدیا ہے ہر شخص اپنے نسب کو اچھا کہتا ہی دوسرونکی ذلت کرتا ہی
کوئی کہتا ہی میرا نسب بہت عمدہ ہے کہ تا بہ غوث اعظم رض بلکہ تا برسول اوسکا سلسلہ ہے
کوئی کہتا ہی میرا نسب سب سے بہتر ہے کیونکہ میرے آبا و اجداد مین ہر شخص مہتر ہی کوئی
کہتا ہے میرا نسب بہت اچھا ہے کیونکہ میرے آبا مین ہر شخص عالم ہوا ہی کوئی کہتا ہی
ہم لوگ کہ اہل ہند ہین حسب و نسب مین عقل و دانش مین نہایت بہتر ہین اور اہل دکھن نسب
مین نہایت بدتر ہین کیونکہ دکھنی کے نسب کا اعتبار نہین اونکے خصائل سے صاف عیان ہوتا ہی
اور نہین سمجھتے ہین کہ نسب و حسب آخرت مین کام نہ آئیگا جب کوئی حامی و مددگار نہوگا ہان
اگر تقوے ہمراہ ہوگا البتہ صورت نجات ہوگی جبکہ ہر طرف آواز جوش جہنم کی آوے گی اللھم
یا ارحم الراحمین ارحمنا یوم لا یرحم فیہ الا انت یا من ھو ارحم من کل راحم

دوسری صورت تکبر کرنا حسن وجمال مین فضل وکمال مین اور دوسرونکی حقارت کرنا
صورت وخلقت مین اعتقاد وملت مین پہلا علاج سمجھی اس بات کو کہ سب صورتین اللہ تعالی
نے بنائی ہین کسیکی صورت اچھی بنائی کسی کی خلقت بری بنائی پس صورت بری ہونا محل طعن
نہین ہی اور خلقت کی بدی مین کچھ نقصان نہین ہی سعدی تکبر زدانا بود ناپسند ؛
غریب آید این معنی از ہوشمند ؛ مدار فلاح دارین کا زہد وعبادت احسان ومروت
پر ہے اسیواسطے انسان کو لازم ہی کہ خدا تعالی کی کسی مخلوق کو بد نہ سمجھی اور کسی مخلوق خدا کو
برا نہ کہے حکایت ایک مقام پر ایک کتا مردار بدبودار پڑا اتفاقا کہ حضرت نوح علی
نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا اودہر سے گذر ہوا انہون نے اوس سے کراہت کی طبیعت اون کی
اوس سے نفرت کی فی الفور اللہ تعالی نے حکم بھیجا کہ ای نوحؑ اس چیز کو ہمنی اسی طرح بنایا اگر تمکو
یہ کتا مردار برا معلوم ہوتا ہی تم اس سے عمدہ بنالو حالانکہ تم اسکی مثل بنانی پر بھی قادر نہین ہو
پس کیون اسکو برا سمجھتے ہو جب یہ حکم نازل ہوا حضرت نوحؑ کا دل کانپا زار زار نوحہ
کرنے لگے اور گریہ وزاری کرنے لگے اسیوقت نام انکا نوحؑ مقرر ہوا نقل کیا ہی اسکو
نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس کے باب الادب مین دوسرا علاج یہ کہ آدمی خیال کرے
کہ کوئی شخص جمیع عیوب سے خالی نہین حتی کہ خود بھی تمام عیبون سے مبرا نہین ہی پس جب تک
اپنی ذات مین عیب موجود ہی دوسرونکا عیب بیان کرنا اور اپنے جمال پر یا حسن صورت پر فخر کرنا
بیوقوفی ہی حدیث ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خطبے
مین فرمایا طوبے لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس یعنی بڑی خوشی اوس شخص کے
واسطے ہی جو ہر وقت اپنے عیب کو دیکھے اور غیرونکے عیب سے نظر پھیرے نقل کیا ہی اسکو
امام غزالی نے ابواب العلم مین تیسرا علاج سمجھے کہ مدار بہتری کا صورت کی عمدگی پر نہین ہے بلکہ
تقوی پر ہی حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہین المسلمون
اخوۃ لافضل لاحد کم علی احد الا بالتقوی یعنی باعتبار اصل کے سب مسلمان بھائی
ہین کسیکو کسی پر بزرگی نہین ہی کسی طرح سے مگر بسبب پرہیزگاری کے روایت کیا ہی
اسکو طبرانی نے نقل کیا ہی اسکو درمنثور مین پس کسی کی غیبت کرنا صورت مین اور اپنی صورتکو

اچھی جاننا دوسرون کی صورتون کو بد سمجھنا کار عقلا نہین ہی کیونکہ جو صورت ہی اگرچہ مثل یوسفؑ ہو بعد مرگ خاک مین ملیگی مٹی اوسکو کھاجائیگی ؎ عزت شاہ و گدا زیر زمین یکسان است ؛ سکندر خاک برای ہمہ کس جا خالی ؛ جب آدمی قبر مین جاویگا سارا کارخانہ دنیا کا رہ جائیگا ؎ باپ بیٹا بھائی کام آتا نہین ؛ ساتھ قبر مین کسی کے کوئی جاتا نہین **حکایت** ایک فقیہ ایک روز عمر بن عبد العزیز کے پاس آئے ان کی صورت کو دیکھا کہ بسبب کثرت عبادت کے نہایت مضمحل ہوگئی ہی اونھون نے تعجب کیا عمر بن عبد العزیز نے کہا یا حضرت آپ کیا اس صورت سے تعجب کرتے ہین جب آدمی مرتا ہی اوسکی صورت البتہ قابل تعجب ہوتی ہی جب مین قبر مین جاؤنگا ہر طرح کی تکلیف اوٹھاؤنگا اگر تم اوسوقت میری صورت دیکھوگے ہر آئینہ وحشت کروگے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب زیارۃ القبور مین **حکایت** مہلب بن ابی سفر سالار قافلہ حجاج کا گذر ہوا مطرف بن عبد اللہ کے سامنے دیکھا مطرف نے کہ مہلب عمدہ لباس پہنے ہوے تکبر کرتے ہوے چلتے ہین پس مطرف نے کہا ای عبد اللہ یہ چال تکبر کی اللہ تعالے کے نزدیک پسند نہین ہی مہلب نے بطور غرور کے کہا اے مطرف کیا تم نصیحت کرتے ہو مجھکو کیا نہین جانتے ہو کہ مین کون ہون مین سالار قافلہ ہون مطرف نے کہا ہان مین تجھکو خوب جانتا ہون کہ اول مین تو نطفہ بیجان تھا اوسوقت نہ یہ چال تھی نہ اس تکبر کا گمان تھا اور آخر جب تو قبر مین جائیگا بدن تیرا بدبودار ہو جائیگا پھر یہ تکبر کچھ کام نہ آئیگا **نظامی** ؎ چو کار کالبد گیر د تباہی ؛ نہ درویشی بکار آید نہ شاہی ؛ اور ما بین اول و آخر کے حالت زندگی مین غلیظ کو تیرے بطن مین بھرا ہے باطن تیرا سڑا ہی پس جب کہ تیرا ابتدا اور انتہا اور وسط تینون خراب ہین تجھکو تکبر لائق نہین ہی اور کپڑے کی عمدگی پر یا صورت کی خوبصورتی پر کبر کرنا بہتر نہین ہے جب یہ قول مہلب نے سنا اوس چال کبر کو چھوڑ دیا اسی کی طرف مثنوی مین اشارہ ہی ؎

حد خود بشناس و در بالا مپر	تا نیفتی در نشیب شور و شر

اور محمود بن الوراق نے مطرف کی نصائح کو منظوم کر کے کہا ؎

عجبت من معجب بصورتہ	وکان بالامس نطفۃ مذرۃ

وفي غنيٍ بعد حسن هيئته	يصير في اللحد جيفة قذرة
وهو على تيهه ونخوته	ما بين ثوبيه يحمل العذرة

نقل کیا ہے اسکو امام ابو اللیث نے باب الکبر مین ارشاد حسن بصری وہ ہے کہ مطلب کے موافق فرماتے ہین العجب من ابن آدم یغسل الخرء بیده کل یوم مرة اومرتین ثم یعارض جبار السموات یعنی تعجب ہے آدمی سے کہ تکبر کرتا ہی باوجودیکہ دن مین دو ایک مرتبہ اپنے ہاتھ سے پائخانہ دھوتا ہے نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب ذم الکبر مین **تیسری صورت** تکبر کرنا حرکات وسکنات مین عقل تمیز مین یعنی اپنے افعال کو اچھا سمجھنا اور دوسرونکے افعال کی غیبت کرنا کہ فلان شخص دیوانون کی طرح چلتا ہے مجنونون کے طور پر رہتا ہے فلان شخص سخت بیوقوف ہی نہایت بدوقوف ہی فلان شخص از حد بدتمیز ہے **علاج** اسبات کو جاننا چاہیے کہ عاقبت کا حال معلوم نہین شاید وہ شخص جسکو مجنون سمجھتی ہین خدا کے نزدیک اچھا ہووے اور سیدھا جنت مین جاوے کیونکہ مدار فلاح کا عبادت پر بلکہ عنایت باری پر ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو لوگ ظاہر مین دیوانے ہوتے ہین حقیقت مین وہی جنت کے سزاوار ہوتے ہین اور جو لوگ ظاہر مین بہت ممتاز ہوتے ہین خدا کے علم مین بدترین خلائق ہوتے ہین اگرچہ ظاہر مین یہ لوگ اچھے معلوم ہوتے ہین اور وہ لوگ برے معلوم ہوتے ہین پس غیبت کرنا کسیکے افعال واعمال مین اور فخر کرنا اپنی تمیز وعقل مین موجب حماقت ہی کیونکہ ظاہر کی برائی کا اعتبار نہین سواسطے کہ دنیا کو زوال ہی اصل برائی عاقبت کی ہی اور وہ یقینًا معلوم نہین کہ اوس شخص مین موجود ہی کیونکہ اکثر معاملہ قضا وقدر کا الٹ جاتا ہی طالع بدبخت ظاہری کا سعید ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہے اور تجربے مین بھی آیا ہے کہ اولیاء اللہ ظاہر مین بد معلوم ہوتی ہین اور خاصان خدا ظاہر مین بے وقار معلوم ہوتے ہین لیکن خدا کے نزدیک بڑی اونکی عزت ہوتی ہے دعا اونکی قبول ہوجایا کرتی ہی **حکایت** ایک سال مدینہ منورہ زدہا اللہ الشرف ایسا مین قحط ہوا لوگون کو از حد غم ہوا ایک روز اہل مدینہ نماز استسقا کے واسطے نکلے اور ابن المبارک بھی نکلے سب لوگ دعا مانگنے لگے آہ وزاری کرنے لگے کسی کی

دعا قبولیت مین نہین پہونچی تھی کہ ایک شخص حبشی سیہ صورت آیا اور وہ فقط ایک لنگی باندھے تھا اور ایک چادر مونڈھے پر ڈالے ہوے تھا اور وہ کہنے لگا آلہی ہم لوگ گنہگار ہین اور تو نے پانی روک لیا ہی ہمین لوگون کے ادب دینے کے واسطے یا اللہ اسیوقت پانی برسا اور پانی سے ہم کو نہ ترسا جب اوس شخص نے یہ دعا کی فی الفور رحمت خدا نازل ہوئی سارا آسمان بدلی سے چھپ گیا پانی بھی خوب برس گیا نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے ابن المبارک سے باب آداب الدعا مین اور اس زمانے مین جب ایسے شخص کو اہل زمانہ دیکھتے ہین دیوانہ اوسکو سمجھتے ہین بسبب اوسکی بد صورتی کے اوس سے بھاگتے ہین کبھی اوسکو ذلیل کرتے ہین کبھی اوس سے استہزا کرتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ شاید یہی شخص کاملین سے ہووے مرتبہ اسکا علیین مین ہووے جیسا کہ ابھی ذکر ہوا ارشاد یونس سے فقیہ ابو اللیث نے باب الضحک مین نقل کیا ہے کہ مین نے حسن بصری کو نہین دیکھا مگر ہمیشہ غمگین و حزین کبھی مین نے اونکو ہنستا نہ دیکھا کبھی اونکو خوش نہ دیکھا فقط اور اس زمانے مین اگر کسی شخص کو ایسا دیکھتے ہین کہ وہ لوگونسے باتین نہین کرتا ہی اوسکو دیوانہ سمجھتے ہین اوسکو متکبر جانتے ہین نعوذ باللہ منہ حکایت اویس رح قرنی جب وعظ سنتے تھے اگر اوسمین ذکر جنت کا آتا خوش ہوتے اگر کبھی واعظ جہنم کا ذکر کرتا بہت خوف کرتے حتے کہ اویس رح چیخ مارکے بھاگتے اور تاب سننے کی نہ لاتے اس فعل پر لوگ اونکو دیوانہ کہتے اور سب اون کو مجنون بناتے نقل کیا ہی اسکو احیاء العلوم کے باب احوال الخائفین مین **الحاصل** مدار حسن انجام اور خیر مرام کا ظاہر حرکات پر نہین ہی بلکہ اوسکا مدار نیت اور اعمال پر ہے پس کسی کی غیبت کرنا حرکات و سکنات مین یا اعمال مین بیجا ہے واللہ اعلم **تیسرا سبب** عجب یعنی اپنی نیکیون پر فخر کرنا اور بسبب کثرت عبادت کے اپنے نفس کو ابرار و متقین سے جاننا اور جو لوگ عبادت نہین کرتے ہین یا اپنی عبادت سے کم کرتے ہین اونکو اہل دوزخ سے سمجھنا اور اون کی اس باب مین غیبت کرنا کہ فلان شخص عبادت نہین کرتا ہی بہت برا کرتا ہی فلان شخص بہت بد ہے بسبب اسکے کہ اوسمین حسد از حد ہے فلان شخص بڑا افاجر ہے کیونکہ نہایت متکبر ہے فلان شخص دوزخ کا سزاوار ہے کیونکہ وہ بڑا گنہگار ہے فلان شخص اگرچہ حاکم ہی لیکن بڑا ظالم ہی وز بسبب

ان سب غیبتون کا یہی ہوتا ہے کہ آدمی اپنی ذات کو عیبون سے مبرا سمجھتا ہے دوسرون کے
عیبون کی طرف دیکھتا ہے اپنی کثرت عبادت سے اپنے کو اہل جنت سے گنتا ہے دیگرونکو
بسبب اونکی عبادت کم ہونے کے ذلیل سمجھتا ہے علاج پہلا اسکا یہ ہے کہ عبادت کی زیادتی
سے پاکی نفس کی خوب دریافت نہین ہوتی ہے اگرچہ ظاہر مین انسان مین عمدگی
ہوجاتی ہے لیکن باطن کی بہتری نمایان نہین ہوتی ہے شاید مقلب القلوب دل کو پھیردے آخر
مین عبادت سے منہ موڑدے اور عبادت کی کمی سے برائی اوس شخص کی یقینی نہین ہے
کیونکہ شاید وہی شخص نجات پائے سیدھا جنت مین جائے اسواسطے کہ بہت لوگ
تمام عمر عبادت کیا کرتے ہین وقت مرگ ایمان سے پھر جاتے ہین اور بہت لوگ تمام
عمر فسق وفجور مین مبتلا رہتے ہین وقت انتقال ہدایت ازلی جوش کرتی ہے تو وہ لوگ توبہ کرتے
خدا کے سامنے پاک جاتے ہین **حکایت** ایک شخص مفسد مرگیا کوئی شخص بسبب اوسکے
تکلیف وفساد کے اوسکے جنازے کے واسطے نہین آیا اوسکی بی بی دو آدمیون کو کرایہ
دے کے عیدگاہ مین اوسکا جنازہ لے گئی کسی شخص نے اوسپر نماز نہ پڑھی پس وہ عورت
دفن کے واسطے جنگل مین لے گئی اوس مقام کے قریب ایک پہاڑ تھا کہ اوسپر ایک زاہد رہتا تھا وہ
زاہد پہاڑ سے اوترا اور ارادہ نماز کا اوس مفسد کے جنازے پر کیا یہ خبر شہر مین مشتہر ہوئی
ساری خلقت نماز کے واسطے جمع ہوئی جب نماز ہوچکی لوگون نے زاہد کی نماز سے تعجب کیا
کہ باوجودیکہ یہ شخص ایسا مفسد تھا زاہد نے اوسکے جنازے پر نماز ادا کی پس زاہد نے
کہا مجھکو الہام ہوا کہ ایک جنازہ آتا ہے اوسکو ہمنے مغفور کیا ہے اسواسطے مین نے
نماز ادا کی یہ سنکے لوگون کو زائد تعجب ہوا کہ یہ شخص مفسد کیونکر بخشا گیا پس اوس زاہد نے
اوس مفسد کی بی بی سے پوچھا کہ اسکا کیا حال تھا اونے کہا یہ شخص ہمیشہ شراب پیتا تھا ہر طرحکا
گناہ کرتا تھا لیکن تین باتین خیر کی اسمین تھین ایک یہ کہ جب صبح کو بیہوشی جاتی غسل کرتا
وضو کرکے صبح کی نماز جماعت سے پڑھتا دوسرے یہ کہ ہمیشہ دو ایک یتیم کو اپنے گھر مین رکھتا
اور ہمیشہ احسان کرتا تیسرے یہ کہ جب شراب کے نشے سے اوسکو افاقہ ہوتا خدا تعالے
سے ڈرتا اور کہتا یا باری معلوم نہین کس کونے مین جہنم کے کونون ہین سے مجھکو ڈالیگا

جب عابد نے یہ بیان سنا کہا کہ وجہ اوسکی بخشش کی یہی تین چیزین ہوئین نقل کیا ہی
اسکو امام غزالی نے باب کلام المختصرین مین **حکایت** ایک صالح جوان مرد نے خواب
مین ایک عابد کو دیکھا کہ وہ جہنم مین داخل ہوا اور ایک بادشاہ کو دیکھا کہ جنت مین داخل
ہوا اوس جوان نے خواب مین لوگون سے اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا اگرچہ عابد نہایت
عبادت کرتا تھا لیکن ایک عیب رکھتا تھا وہ یہ کہ بادشاہون سے ملاقات بہت کرتا تھا کچھ
میل دنیا کی طرف بھی رکھتا تھا اسواسطے وہ جہنم مین گیا اور بادشاہ اگرچہ ظالم تھا لیکن عقیدہ
اوسکا بہت اچھا تھا کہ درویشون سے نہایت خلوص رکھتا تھا فقط یہ امر اوسکا اللہ تعالی کو
پسند آیا ہی اسی سبب سے اللہ تعالی نے اوسکو مغفور کیا نقل کیا ہے اسکو سعدی رح نے
گلستان مین خلاصہ کلام یہ ہی کہ مدار نجات کا عبادات ظاہریہ پر نہین کیونکہ کبھی حال
برعکس ہو جاتا ہی معاملہ بد ہو جاتا ہی اگر کوئی شخص ہاتھ مین ہمیشہ تسبیح رکھتا ہی جامہ
پیوند لگا ہوا پہنتا ہی اوسکا جنتی ہونا معلوم نہین ہان اگر جمیع اعمال بد سے بچتا ہی ہر صغیرہ
سے حتی الوسع پرہیز کرتا ہی البتہ اوسمین استحقاق جنت کا ہوتا ہی **سعدی** دلقت بچہ کار آید
و تسبیح و مرقع ؛ خود را ز عملہای نکوہیدہ بری دار ؛ اسی طرح جو شخص ہمیشہ گنہ کیا کرتا ہی اوسکا بد
ہونا یقینی نہین کیونکہ شاید خدا تعالی اوسکی کسی ادنی عبادت کو پسند کرے اور اوسکی
گناہو سے درگذر کرے پس اپنی عبادت کے سبب سے اپنی ذات بہتر سمجھنا اور دوسرونکو بد سمجھکے
اونکی غیبت کرنا از حد بد ہی **علاج دوسرا** اگر کوئی شخص عبادت کرتا ہی لازم
ہے اوسکو کہ اپنی عبادات پر فخر نہ کرے اور خوش نہووے اور دوسرون کو جہنمی سمجھکے
کے غیبت نہ کرے اونکو رسوا نہ کرے اور سمجھے کہ ہر شخص گنہ سے خالی نہین کیونکہ کوئی معصوم
نہین پس ہرگاہ خود بھی کبھی کبھی گنہ کرلیتا ہی دوسرون کو کیا ملامت کرتا ہی اور دوسرونکو
کیون بد سمجھتا ہی **حکایت** عمر بن ذر کا ایک ہمسایہ کہ بڑا فاسق تھا مر گیا اکثر لوگون نے
اوسکو ذلیل سمجھا اور بسبب کثرت اوسکے گناہون کے اوسکی نماز جنازہ سے کنارہ کیا لیکن
عمر بن ذر نے نماز ادا کی اور تجہیز وتکفین بھی کی جب دفن سے فارغ ہوے اوسکی قبر پر کھڑے
ہو کے کہنے لگے ای شخص مین جانتا ہون کہ تو نے تمام عمر اسلام مین گذاری اور تو نے

نماز بھی ادا کی بس یہی نیکی بس ہے اگرچہ لوگ تجھکو کہتے ہین کہ فلان شخص بڑا گنہگار تھا لیکن مین
کہتا ہون کہ کون شخص گنہگار نہین ہے نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے باب کلام المتصرفین
مین چوتھا سبب اپنے ہمنشینون کی موافقت کرنا اور حسب دلخواہ دوستون کے کرنا
کیونکہ جب آدمی دیکھتا ہے کہ دوچار دوست ہم عمر ہم مجلس بیٹھے ہوے ذکر دنیا کر رہے
ہین لوگون کی غیبتین کر کر کے طبیعت کو خوش کر رہے ہین اوسکی بھی طبیعت چاہتی ہے
کہ ہم بھی اس مجلس مین جاوین دوچار قصے کہہ سنا دین جو آدمی محض تابع شیطان
ہوتا ہے بمجرد اس خیال کے شیطان اوسکو اوس مجلس مین لیجاتا ہے غیبتین ملوس سے کرتا ہے
اور جو آدمی ذرا تشرع ناقص ہوتا ہے شیطان اوسکے نفس سے لڑائی کرتا ہے اس طرح پر کہ
جب شیطان اوسکو یہ وسوسہ دلاتا ہے فرشتہ اوسکو کہہ سناتا ہے کہ گوشہین لوگون سے
کنارہ کشی کر کے رہنا بہتر ہے شیطان اوسکے کان مین پھونکتا ہے کہ کیون اس طرحکی
اپنی جان پر تکلیف لیتا ہے تیرے ہمسنون مین کوئی ایسا نہین کرتا ہے فرشتہ اوسکو جواب
سکھاتا ہے کہ لوگون کی صحبت کرنے سے ہمنشینون کی مجالس مین جانے سے سراسر
ضرر ہے ہر طرح سے آخرت مین شر ہے اگر تو ایک ساعت اپنے نفس کو روکیگا اپنی ذات کو
جہنم مین نہ جھونکیگا غیبت کی مجلس مین نہ جائیگا البتہ آخرت مین نہایت مزہ پائیگا اور
اگر تو اس گھڑی مین نفس کی متابعت کریگا دوستونکی موافقت کریگا قیامت مین نہایت
سزا پائیگا پس اگر وہ مرد ہوشیار ہے عابد کردگار ہے فرشتے کے قول کو شیطان کے قول پر
ترجیح دیتا ہے مجلس غیبت مین نہین جاتا ہے اور اگر وہ شخص گناہون مین بہت مبتلا رہتا
ہے شیطان کی اطاعت کرتا ہے اوسکا نفس شیطان کی بات کو مانتا ہے اچھی بات کو بد
جانتا ہے کیونکہ شیطان مثل کتے کے ہے اگر کسی مقام مین کھانا وغیرہ نہو اور کتا آوے فقط
ایک مرتبہ ہکانے سے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین سامنے کتے کے روٹی رکھی ہو وہان سے کتا
ایک مرتبہ کے بھگانے سے دفع نہین ہوتا ہے بلکہ روٹی کی طرف دیکھتا ہے البتہ جب
چند مرتبہ ہکایا جاوے تب جاتا ہے اسی طرح جو نفس گناہونسے پاک ہوتا ہے فرشتہ
کے دو ایک جواب سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اگر نفس گنہگار ہے شیطان

غالب آجاتا ہے انسان کو نہایت ستاتا ہے اور گر بھاگتا ہے نہایت کوشش کی حاجت ہوتی ہے سخت محنت ہوتی ہے علاج جب آدمی دیکھے کہ ہمنشین مجلس گرم کر رہے ہین لوگون کی غیبتین کر رہے ہین اور دل مین آوے کہ ہم بھی اوس مجلس مین چلین اپنا دل بہلاوین اوسوقت لازم ہے آدمی کو یہ سمجھ لینا کہ دوستون کی موافقت سے کچھ فائدہ نہین ہے بلکہ آخرت مین ضرر ہے **نظامی** زن وفرزند ومال ودولت وزور ؛ ہمہ ہستند باتو طالب گور ؛ روند این ہمرہان غمناک باتو ؛ نیاید ہیچکس در خاک باتو ؛ اگر دل مین یہ خیال آوے کہ اگر ہم علیحدہ رہینگے عبادات مین مشغول ہونگے کوئی دوست ہمکو متکبر کہیگا کوئی ہمکو دیوانہ سمجھیگا کوئی شخص ہم کو احمق بناویگا کوئی ہمکو بیعقل کہہ سناویگا پس بہتر ہے کہ ہم بھی شریک محفل ہووین تا ان باتون سے بچین اوسکو یون دفع کرے کہ یہ لذت ایک ساعت کی ہے **سعدی**

بفرج کنان در ہوا و ہوس	گذشتند بر خاک بسیار کس

اوسکے بدلے مین تکلیف مدت دراز کی قیامت مین ہے لائق ہے کہ ہم ایک ساعت اپنے نفس کو روکین تا محشر مین ثواب پاوین کیونکہ ایک گھڑی کی لذت لے کے مدت مدید کی محنت اوٹھانا سخت بیوقوفی ہے **سعدی** فرماتے ہین ؎ بناز وطرب نفس پرورده گیر ؛ بایام دشمن قوی کرده گیر ؛ یکے بچۂ گرگ می پرورید ؛ چو پروردہ شد خواجہ برہم درید ؛ دیکھو اگر طبیب بیمار سے کہتا ہے کہ اگر تم تین روز تک کھانا نہ کھاؤ گے اس بیماری سے صحت پاؤگے ورنہ سخت بیمار ہوگے پھر بچپاؤگے مجبر اس قول کے وہ مریض تین روز کی تکلیف پسند کرتا ہے تا اوس بیماری سے صحت جلد ہوجاوے اور بیماری زیادہ نہو جاوے باوجودیکہ اوس طبیب کے قول کا سچ ہوجانا اور موافق اوسکے کہے کے واقع ہوجانا یقینی نہین ہے شاید ایسا ہو کہ باوجود کھانا چھوڑنے کے وہ مریض صحت نہ پاوے جبکہ طبیب دنیوی کا یہ حال ہے پس ہم گنہگارون کے طبیب صادق رحم فرمائے گنہگاران کر مفر مائے بیکسان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے قول کا کیونکر نہ اعتبار ہو جب وہ خود فرماگئے ہین کہ جو شخص لوگون کے عیبون سے زبان کو روکیگا اللہ تعالیٰ روز قیامت مین اوسکے عیبون کو بھی پوشیدہ کردیگا مجمع عام مین اوسکو ذلیل نکریگا

پس ایک گھڑی کی موافقت دوستون کی کرنا اور اوسکے معاوضہ مین تکلیف آخرت کو لینا شان عقلا نہین ہی اسی واسطے انبیا اور صلحا ہم نشینون کی بات کو نہین مانتے تھے **حکایت** حضرت یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب آٹھ برس کے ہوے بیت المقدس مین تشریف لائے وہان کے عابدون کو دیکھا کہ نہایت عبادت کرتے ہین یہان تک کہ بعض لوگ نفس کشی کے واسطے اپنے کو رسیون سے باندھتے ہین یہ حال دیکھ کے ان کو بھی جوش ہوا اپنے وطن کو روانہ ہوے راہ مین انکے ہمسن چند لڑکے لہو ولعب مین مشغول تھے ان کو بھی انھون نے بلایا یحییٰ ع نے کمال فطانت سے ہمسنون کی موافقت سے کنارہ کرکے کہا اے لڑکو مجھکو خدا تعالیٰ نے عبادت کے واسطے پیدا کیا نہ لہو لعب کے واسطے بعدہ حضرت یحییٰ ع اپنے والدین سے اجازت طلب کرکے بیت المقدس مین مقیم ہوئے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب احوال الانبیاء الخائفین مین نسال اللہ العظیم ان یجعل قلوبنا مشتغلین بہ لا بغیرہ آمین **چھٹا سبب** جو علما غیبت مین مصروف رہتے ہین اونکی موافقت کرنا کیونکہ جب لوگ دیکھتے ہین کہ علما لوگونکی غیبتون سے باک نہین کرتے ہین بخوف ہوکر شکایتین کرتے ہین خود بھی شریک محفل غیبت ہوتے ہین اگر اونسے کوئی کہتا ہی کہ غیبت نہ کرو جواب دیتے ہین فلان عالم فلان بزرگ ایسے لوگون کے ذکر سے خوف نہین کرتے ہین پس ہم کیون خوف کرین کیونکہ اگر یہ امر منع ہوتا علما اسکو کیون کرتے **علاج پہلا** جو لوگ غیبت کرتے ہین شکایت سے توبہ نہین کرتے ہین سمجھنا چاہیے کہ فی الواقع وہ عالم نہین ہین کتابون کے پڑھنے سے علم نہین آتا ہی ہان جب موافق علم کے عمل ہو البتہ عالم بزرگ ہوتا ہی چنانچہ سعدیؒ فرماتے ہین **ع** علم چندانکہ بیشتر خوانی ❊ چون عمل در تو نیست نادانی ❊ نہ محقق بود نہ دانشمند ❊ چارپائے برو کتابے چند ❊ **ارشاد** سفیان بن عیینہ فرماتے ہین من عمل بما یعلم فھو من اعلم الناس ومن ترک العمل بما یعلم فھو الجاھل یعنی جو شخص موافق علم کے عمل کرے سمجھو کہ بڑا عالم ہی اور جو موافق علم کے عمل نکرے سمجھو کہ وہ جاہل ہی نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نی باب العمل بالعلم مین پس لازم ہی ان کو کہ جب کسی عالم کو غیبت کرتے ہوئے دیکھے خود اوسکو جاہل سمجھ کے اوسکی تابعداری نکرے

کیونکہ ایسا عالم تکلیف دہندۂ مومنین مثل مکھی بے شہد کے ہی بلکہ اوس سے یہ شعر سعدیؒ کا
کہدیوے اور اوسکو نصیحت اس قول کے ساتھ کردیوے مصرع بارے چو عسل نمیدہی
نیش مزن علاج دوسرا جو عالم موافق علم کے عمل نہ کرتا ہو مثلاً ہمیشہ لوگون کی
غیبتین کیا کرتا ہو وہ مغضوب آلٰہی ہی قیامت کے روز اللہ تعالی کا وہ معاتب ہوگا
اور اوسپر نہایت زجر ہوگا چنانچہ احادیث اور آیات مین اقوال و آثار مین عالم بے عمل
کے کیسی کیسی مذمتین وارد ہوئی ہین اثر حضرت ابوالدردا فرماتے ہین ویل لمن لا یعلم
مرۃ وویل لمن یعلم ولا یعمل سبع مرات یعنی لعنت اوس شخص پر ہی ایک مرتبہ جو علم نہین
رکھتا ہی اور جو شخص عالم ہو کے عمل نہین کرتا ہی اوسپر سات مرتبہ لعنت ہی نقل کیا ہی اسکو
امام غزالی نے باب آفات العلم مین حکایت کسی شخص نے بصریؒ سے ایک مسئلے
کو کہا کہ اس زمانے کے فقہا ایسا فتوے دیتے ہین پس حسن بصری خفا ہوئے اور کہنے لگے
کہ اس زمانے مین کوئی فقیہ نہین کیونکہ اصل فقیہ وہ شخص ہے جو دنیا سے کنارہ کشی
کرے آخرت کی طرف خواہش کرے ہمیشہ عبادت رب کی کرے اور اس زمانے مین
کوئی ایسا شخص نہین ہے نقل کیا ہے اسکو ابواللیث نے باب العمل بالعلم مین حدیث
فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اشد الناس عذابا یوم القیمۃ لم ینفعہ
علمہ یعنی قیامت کے روز اوس شخص کو سخت عذاب ہوگا جسکو علم سے فائدہ نہین ہوا
اور اوسنے موافق اپنے علم کے عمل نہین کیا روایت کیا ہے اسکو بیہقی وغیرہ نے اور نقل کیا
ہے اسکو عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمۃ عن احوال الامۃ مین اصلاح حضرت عیسی
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین مثل الذی یتعلم العلم ولا یعمل بہ کمثل
امرءۃ زنت فی السر فحملت فظہر حملہا فافتضحت یعنی مثل اوس عالم کے کہ موافق
علم کے عمل نہ کرتا ہو مانند اوس عورت کے جو پوشیدہ زنا کرے اور جب حاملہ ہو جاوے
لوگو نپر اوسکا عیب آشکارا ہو جاوے پس اس عورت کو کسطرح کی ندامت ہوتی ہی
جبکہ لوگون کے سامنے اوسکی فضیحت ہوتی ہے اسی طرح جو عالم بے عمل ہی ظاہر مین
لوگون کے نزدیک بڑا متقی ہوتا ہی باطن مین عامل نہین ہوتا ہی قیامت کے روز وہ

عالم نہایت نادم ہوگا نقل کیا ہے اسکو احیاء العلوم کے باب آفات العلم مین حدیث
فرماتے ہین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مثل العالم الذی یعلم الناس و
ینسی نفسہ مثل الفتیلۃ تضیٔ علی الناس وتحرق نفسہ یعنی مثل عالم بےعمل کی جو لوگون کو
نصیحت کرتا ہو اور خود اپنے نفس کو بھولتا ہو مانند مشعل کے ہے کہ لوگون کو اوسکے سبب سے
روشنی پہونچتی ہے اور خود وہ جلتی ہے اور فنا ہوتی ہے روایت کیا ہے اسکو بزار نے نقل کیا ہے
اسکو ترغیب والترہیب مین منذری نے ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین
عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست ؎ بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت ؛ چیزے نخرید زر بینداخت
ہر گاہ اسطرحکی برائیان عالم بےعمل کی شان مین آئی ہین پس لازم ہے انسان کو کہ
جب عالم کو کسی گناہ مثلاً غیبت مین مبتلا دیکھے اوسکی متابعت نہ کرے ورنہ ایسی ہی سزا پاے گا
نہایت پچتائیگا علاج تیسرا جب کسی عالم کو بےعمل دیکھے اوسکے افعال کی طرف
خیال نہ کرے بلکہ اوسکے نصایح اور اقوال کو دیکھے کیونکہ جب کوئی شخص اوس عالم سے
پوچھیگا کہ غیبت درست نہین ہے یا درست ہے لاجرم وہ عالم کہیگا کہ غیبت حرام قطعی ہے
اسی واسطے مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اثر انظر الی ما قال ولا تنظر الی
من قال یعنی جب کوئی شخص تجھکو نصیحت کرے پس تو نصیحت کرنے والے کے افعال کو نہ دیکھ
بلکہ اوسکے اقوال کو تسلیم کر اور اوسکی مطابق عمل کر نصیحت اس زمانیکے بعض علما کا یہ حال ہے
اپنے کو عالم کہتے ہین حقیقت مین ظالم ہوتے ہین ؎ کار شیطان میکند نامش ولی ؛
گر ولی این ست لعنت بر ولی ؛ اپنی اوقات کو غیبت و شکایت مین صرف کرتے ہین
لوگونسے حسد رکھتے ہین ظاہر مین لوگون کو پند و نصیحت کرتے ہین باطن مین صفائی کے
واسطے مشقت نہین کرتے ہین بلکہ بعضے لوگ اس قسم کے ہین کہ علما مین اون کا شمار ہے
عبادت سے کسل کرتے ہین جمعے کا خطبہ پڑھنے کو شاق جانتے ہین نماز مین التفات
جانب دنیا کرتے ہین الحق جو انبیا اور صلحا علماء سوء سے ڈراتے تھے وہ یہی ہین کہ خدا سے
خوف نہین کرتے ہین بیباک ہوکر کبائر کرتے ہین اور سلاطین دنیا سے اسقدر ڈرتے
ہین کہ اونکے سامنے خوف سے پیشاب کرتے ہین اگر کسی سلطان کا شقہ اپنے نام پر آوے

اوسکو نہایت آداب سے پڑھتے ہین اسمین اپنی عزت سمجھتے ہین اور خدا کے کلام کو بے حقیقت سمجھتے ہین تلاوت قرآن کے وقت کچھ ادب نہین کرتے ہین پس گویا یہ لوگ اللہ تعالے کے کلام کا رتبہ سلطان کے کلام کے رتبے سے کم سمجھتے ہین فرماتا ہے اللہ تعالے **توریت** یا عبدی اما یستحی منی یاتیك کتاب من بعض اخوانك وانت فی الطریق تمشی فتعدل عن الطریق وتقعد لاجله وتقرءو ولا تتدبره حرفا حرفا حتی لا یفوتك شئ منه وهذا کتابی انظر کم فصلت لك من القول وکم کررت علیك لتتامل طوله وعرضه ثم انت متعرض عنه افکنت اهون علیك من بعض اخوانك یا عبدی یقعد الیك بعض اخوانك فتقبل علیه بکل وجهك وتصغی الیه بکل قلبك فان تکلم متکلم او شغلك شاغل عن حدیثه ارمات الیه ان کف وها انا مقبل علیك ومحدث لك وانت معرض لقلبك عنی افجعلتنی اهون من بعض اخوانك یعنی ای بندے میرے تجھکو کیا مجھسے حیا نہین آتی ہے کہ جب تیرے دوست کے یہان سے خط آوے اور تو راہ مین چلتا ہو راہ سے تو الگ ہو کے بیٹھتا ہے اور بغور اوس خط کو پڑھتا ہے تا کوئی مضمون فوت نہو جاوے اور کوئی مطلب رہ نہ جائے اور یہ توراۃ میری کتاب ہے دیکھ کیا مین نے اسمین لطف کیا ہے اور تو اوسکو پڑھتا ہے زبان سے اور دل سے خیال نہین کرتا ہے کیا مین تیرے دوست سے ذلیل ہو گیا ای بندے میرے اگر کوئی دوست تجھ سے کلام کرے تو کسطرح سے اوس سے توجہ کرتا ہے یہانتک کہ اگر کوئی اثناء کلام مین بولے تو اوسکو چپ کراتا ہے اور مین تجھسے اس کتاب مین خطاب کرتا ہون لیکن تو التفات نہین کرتا ہے کیا مین تیرے دوست سے بھی بدتر ہو گیا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب ذم تلاوۃ الغافلین مین اور بسبب بے عملی ہونے ان علما کے اونکی نصیحت مین اثر نہین ہے اگرچہ یہ وعظ بہت بیان کرتے ہین لیکن کسیکو انکے بیان سے اثر نہین ہوتا ہے کیونکہ جو عالم خائف ہوتا ہے اور ہر گناہ سے بچتا ہے البتہ اوسکی نصیحت مین تاثیر ہوتی ہے ارشاد مالک بن دینار فرماتے ہین اذا لم یعمل العالم بعلمه زلت موعظته عن القلوب یعنی جب عالم مطابق علم کے عمل نکرے اوسکی نصیحت لوگون کے

دلون مین نهین جمتی ہی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب آفات العلم مین پس لازم ہی لوگونکو
کہ جب ایسے عالمون کو وعظ کہتے ہوے دیکھین اونسے کہدین کہ پہلے تم اپنے نفس کو بتاؤ
بعدہ دوسرون کو سکھاؤ نہ یہ کہ خود ہر طرح کے گناہ مثل غیبت وغیرہ کرتے ہین اور دوسرون کو
نصیحت کرتے ہین چنانچہ اسی مضمون کی طرف خواجہ حافظ نے رمز کیا ہی بیت واعظان
کان جلوہ در محراب منبر میکنند ۞ چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند ارشاد یحیے
بن معاذ رازی سے تذکرۃ الاولیا مین نقل کیا ہی کہ تین شخصون سے صحبت نہ کیا کرو ایک
صوفی جاہل دوسرے قاری ریا کرنے والے تیسرے عالم غافل اور اس زمانے کے
عوام کا یہ حال کہ مسجد مین تذکرۂ دنیا کرنے سے یا لوگون کے عیوب پر ہنسے سے جب کوئی
منع کرتا ہی کہتے ہین کہ دیکھو فلان فلان عالم اس امر کے مرتکب ہین ہم کیون نہ کرین اور
نہین سمجھتے ہین کہ یہ قول سخت بیعقلی ہی کیونکہ اگر کوئی شخص قصداً جہنم کو جاتا ہو کوئی
عاقل اوسکے ساتھ نہوگا اللہ تعالیٰ ان لوگون کو ہدایت دیوے اور ہم کو ابرار مین داخل
کرے **ساتوان سبب** حسد کسی شخص سے رکھنا کیونکہ جب انسان لوگون سے حسد رکھتا ہی
ہر وقت اوسکی غیبت وشکایت مین اوقات بسر کرتا ہی **علاج** اگر دل مین کسی سے حسد
پیدا ہو لازم ہی کہ حسد کو دل سے نکالے اور زبان کو روکے اپنی اوقات کو برباد
نہ کرے اور سمجھے کہ حسد ایک گناہ کبیرہ ہے اس سے دل کو صاف رکھنا چاہیے **نظم**

گوش دل سے سن کلام اولیا	کہہ گئے عطار راے مرد خدا
از حسد اول تو دل را پاک دار	خویشتن را بعد از ان مومن شمار

اگر صاف نہو سکے حتی الوسع زبان کو روکے تا زبان کے گناہ سے بچے کیونکہ ایک گناہ
اگر کسی شخص سے ہو وہ بہتر ہے اوس سے جو دو گناہ کرے **آٹھوان سبب**
خدا کے فضل وکرم پر اعتماد کرنا کیونکہ غیبت کرنے والے کہتے ہین اگر کوئی منع کرتا ہی
کہ خدا غفور رحیم ہے ہمارے گناہونسے درگذر ریگا ہم پر احسان کریگا **علاج پہلا**
سمجھنا چاہیے کہ اگرچہ خدا غفور رحیم ہے لیکن اوسکی صفت قہاریت بھی ہی کیا معلوم ہی کہ
اللہ تعالیٰ ہم پر ضرور ہی احسان کریگا شاید ہمکو اگر ادنی گنہ مین پکڑے کوئی حامی ہمارا نہوگا

پس غیبت کو کون پوچھتا ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور خدا تعالی کسی طرح کا عذاب نکرے فقط محشر مین حساب کرے اوسوقت اپنا کیا حال ہوگا اسی وسطے انبیا کسقدر خوف کرتے تھے اور اونے اونے زلات پر کسقدر روتے تھے جب انبیا علیہم السلام کا یہ حال تھا باوجودیکہ خوف جہنم سے اونکو اطمینان تھا پس ہم لوگون کا کیا حال ہو کہ از سر تا پا گناہ ہوئے ہین ایک دن حضرت داؤد علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی لغزش کو یاد کیا اور نہایت انکو وحشت ہوی با آہ وزاری جنگلون اور پہاڑون مین چلے گئے نقل کیا ہے اسکو غزالی نے باب الانبیاء الخائفین مین **علاج دوسرا** سمجھے اس امر کو کہ خدا تعالے حق ذات مین غفار ہے لیکن غیبت کہ حق عبد ہے بندہ اس مین مختار ہے بندہ قیامت مین استغاثہ کریگا لاجرم اوسکو جناب باری بنظر عدل کے خوش کریگا **نوان سبب** لوگون سے بغض رکھنا کسواسطے کہ جب آدمی کو کسی سے بغض ہوتا ہے ہر طرح کی اوسکی شکایتین کرتا ہے ہر وقت اوسکی غیبت کرتا ہے **علاج** لازم ہے انسان کو کہ جب کسی سے تکلیف پاوے اوسکے ساتھ بغض نرکھے اور اوسکی شکایت نہ کرے اگرچہ شیطان ایسے مقامات مین نہایت وسوسہ دلاتا ہے ہر طرح کی خرابیان پیدا کرتا ہے **ہدایت** اس زمانے والے لوگون سے بلا فائدہ بغض رکھتے ہین اور اونکی شکایتین کرتے ہین اگرچہ جب ملاقات ہوتی ہے نہایت ملایمت کرتے ہین ظاہر مین لوگون سے محبت کرتے ہین باطن مین دشمنی کرتے ہین سامنے لوگون کے قسم کھاتے ہین کہ ہم تمھارے نہایت دوست ہین اور باطن مین وہ مانند بچھو کے ڈنک مارتے ہین ایسے لوگ قابل دوستی کے نہین ہین بلکہ خدا کے ملعون ہین

لا خیر فی ود امرء متملق	حلو اللسان وقلبہ یتلھب
یلقاك یحلف انہ بك واثق	واذا تواری عنك فھو العقرب

یعنی نہین بہتری ہے اوس شخص کی دوستی سے کہ جب تجھ سے ملاقات کرے قسم کھاوے کہ مین تیرا دوست ہون اور جب مجلس سے جاوے تیرے حق مین خصلت نیش زن کے پیدا کرے **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اذا تعلم الناس العلم وترکوا العمل وتحابوا بالالسن وتباغضوا بالقلوب وتقاطعوا فی الارحام لعنھم اللہ تعالے

فاصمھم واعمیٰ ابصارھم یعنی جب لوگ علم سیکھین اور عمل نہ کرین اور زبان سے محبت
کرین لیکن دل سے بغض رکھین اور قطع قرابت کرین بسبب ان اعمال کے اللہ تعالیٰ اون پر لعنت
کرتا ہے اور اونکو اپنی رحمت سے دور کرتا ہے پھر اونکو اندھا اور بہرا کردیتا ہے اسی سبب سے دل
اونکا کسی نصیحت کو قبول نہین کرتا ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب آفاۃ المناظرہ
مین ابواب العلم سے ہدایت اس زمانے مین جو لوگ بغض رکھنے والے ہین اونسے راقم الحروف
سے چند تقریرین ہوئی ہین اور وہ لوگ بعض مسلمانون سے خصوصًا اپنے اہل قرابت سے نہایت
بغض کرتے تھے یہانتک کہ اگر وہ شخص بیمار ہووے اوسکی عیادت کے واسطے نہین جاتے تھے
پس راقم الحروف اون تقریرون کو درج کتاب کرتا ہے اگرچہ یہ مقام مقام بیان بغض
کا نہین لیکن چونکہ بغض سبب غیبت کا ہے اس سبب سے بغض کے ذکر کرنے مین اور
تقریرون کے لکھنے مین البتہ فائدہ ہوگا بعض بغض رکھنے والون سے مین نے کہا یا حضرت
آپ فلان شخص سے کیون بغض رکھتے ہین اور اونسے کیون کلام چھوڑتے ہین اور اگر وہ بیمار ہو
اوسکی عیادت کے واسطے نہین جاتے ہین اونھون جواب دیا کہ ہم کو اوس شخص نے ازحد تکلیف دی ہے
ہماری طبیعت اوس سے نہایت ناراض ہے ہمارا دل اونسے خوش نہین ہوتا ہے مین نے کہا
آپ نفس کے تابع ہین یا نفس کے مطبوع ہین لازم ہے آپکو کہ تکلیف لوگون پر نظر نہ کرین اور
اونکے ساتھ بغض نہ رکھین حکایت بعض زہاد نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو
خواب مین دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مین لوگون سے کنارہ کشی اختیار
کرون یا کیا کرون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بہتر یہ ہے کہ تم لوگون
کے ساتھ معاشرت رکھو اور اونکی تکالیف کو اوٹھاؤ نقل کیا ہے اسکو صفوری نے نزہۃ المجالس
ومنتخب النفائس کے باب الحلم مین جب وہ لوگ تقریر سے ساکت ہوئے کہنے لگے کہ تم ہمارے دشمن کی طرفداری
کرتے ہو اور بعض متبا غضین سے مین نے جب مطلب سابق کہا کہنے لگے ہم کو مطلقًا
بغض نہین ہے مین نے کہا پھر کیون ترک ملاقات کرتے ہین کہنے لگے تا پھر فساد
نہ ہو مین نے کہا عیادت کہ سنت ہے چھوڑنا کب درست ہے بس ساکت ہوئے دوسوان سبب
لوگون کے ساتھ استہزا کرنا اور اونکی غیبت بہ نیت استہزا کے کرنا

علاج لازم ہے اس امر کو سمجھنا کہ دنیا مین استہزا جو شخص کرتا ہے آخرت مین وہ ہنسا جاتا
ہے اگر لوگون کے ہنسانے کے واسطے کسی شخص کے ساتھہ استہزا کیا روز محشر مین سامنے
مجمع عام کے وہ شخص اسپر استہزا کریگا **گیارھوان سبب** بدگمانی رکھنا کیونکہ جب
کسی سے بدگمانی رکھتا ہی اوسکے عیوب بیان کرتا ہے ہر طرح کی شکایت کرتا ہے
علاج سمجھنا چاہیے کہ مسلمان سے بدگمانی رکھنا اور اوسکی غیبت کرنا منع ہی کیونکہ بدگمانی
اگر بغیر کسی کے کہنے کے ہے پس ایسی بدگمانی لائق حماقت ہی کیونکہ واقع کا حال معلوم نہین
شاید جس بات کو ہم گمان کرتے ہین وہ اوس مسلمان مین نہو **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الظن یخطی ویصیب یعنی گمان کبھی سچا ہوتا ہی کبھی جھوٹا
ہوتا ہی پس فقط گمان پر اعتماد کرنا نہ چاہیے روایت کیا ہی اسکو ابن مردویہ نے نقل کیا ہی
اسکو سیوطی نے تفسیر درمنثور مین اور اگر کسی شخص نے اوس مسلمان کا کچھ عیب بیان کیا
اس سبب سے ہم کو بدگمانی ہوئی پس سمجھنا چاہیے کہ بیان کرنے والے کی سچائی کہان سے معلوم
ہوئی کیونکہ اوسپر وحی نہین آئی شاید وہ بھی جھوٹ کہتا ہو علاوہ یہ ہی کہ جس نے اوس
مسلمان کی کسی صفت کو نقل کیا اوسنے غیبت کی اور غیبت کرنے والا فاسق ہوتا ہی
اور فاسق کے قول کا اعتبار نہین ہی اور اگر خود کسی کو کسی کام مین مبتلا دیکھا مثلا
کسی کو دیکھا کہ وہ زنا کرتا ہے اس سبب سے بدگمانی ہوئی کہ وہ شخص زانی ہوا پس اوسکا
دفع یون کرنا چاہیے کہ شاید اوسنے بعد ایک مرتبے کے توبہ کر لی ہو اور ایک مرتبہ
اوسپر شیطان غالب ہو گیا بعدہ وہ ابلیس پر غالب ہو گیا ہو اور اگر کسی مسلمان سے کوئی کلمہ
ایسا صادر ہوا ہو کہ اوس سبب سے بدگمانی ہوئی پس اسکا دفع یہ ہے کہ شاید اوس
مسلمان کی اوس قول سے امر آخر مراد ہووے کیونکہ جب تک کہ کلام کا ایک مطلب
صحیح بھی نکلتا ہو اوس کو مطلب باطل پر محمول کرنا باطل ہی **حدیث** فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے لا تظنن بکلمۃ خرجت من اخیک سوء وانت تجد لہا
فی الخیر محملا یعنی جو بات تیرے بھائی کی زبان سے نکلے جبتک اوسکا مطلب خیر
نکل سکتا ہی محمل باطل پر اوسکو محمول نہ کرنا چاہیے نقل کیا ہی درمنثور مین احمد بن حنبل کے

روایت سی گیارھوان سبب سلاطین دنیا کے نزدیک اپنی عزت بڑھانا
اور دوسرونکی غیبت کرکے شاہ کو اوس سے ناراض کرنا تا دربار اپنا گرم ہو اور
دوسرون پر سلطان گرم ہو علاج سمجھے اسبات کو کہ اگر ایک مسلمان کی ذلت
سلطان یا کسی امیر کے سامنے ہوئی اور اپنی عزت ہوئی کچھ فائدہ نہین ہوا کیونکہ
یہ عزت دنیا کی ہے اور دنیا امر زائل ہے جو آرام ہے دنیا کا اگرچہ بہت دن تک ہے
ایک روز فنا ہو جائیگا پھر جب جناب باری سے ملازمت ہوگی شدت حساب کی
ہوگی چنانچہ اسی مضمون کی طرف امیہ نے اشارہ کرکے کہا ہے ~~شعر~~

کل عیش وان تطاول دہرا	صائر امرہ الی ان یزولا
ان یوم الحساب یوم عظیم	شاب فیہ الولید یوم ثقیلا

نقل کیا ہے اسکو علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے شرح کتاب سیوطی
مین کہ جسکا نام جامع صغیر فی حدیث البشیر النذیر ہے اور اون دونون شعرون کا
مطلب یہ ہی عاجز فریدون یا سکندر یا کہ دارا ؛ نہ تھا جز موت کے کچھ اونکو چارا ؛
نہ اونکے ملک کام آیا نہ دولت ؛ رہی سب دل کی اونکے دل مین حسرت ؛ اور سمجھے کہ بسبب
غیبت اوس مسلمان کی اگرچہ سلطان دنیا کے نزدیک اوسکی ذلت اور اپنی عزت
ہوئی لیکن سلطان السلاطین کے نزدیک معاملہ بالعکس ہوگیا مرتبہ اوسکا
فوق الفوق اور مرتبہ اپنا تحت التحت ہوگیا اسیواسطے زبان کا روکنا اور دوسرون کی
شکایت وغیرہ سے بچنا ضرور ہے حدیث فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
من کان یومن باللہ والیوم الاٰخر ویشہد انی رسول اللہ فلیسعہ بیتہ ویبک
علی خطیئتہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیرا لیغنم اویسکت عن شر فیسلم
یعنی جو شخص ایمان لایا ہی اللہ پر اور اوسکے رسول پر لائق ہے اوسکو کہ لوگون سے کنارہ کشی
کرکے خلوت مین عبادت کیا کرے اور اپنے گناہون پر رویا کرے اور جو شخص مومن ہے
اور یوم قیامت کو حق سمجھتا ہی لائق ہے اوسکو کہ ہمیشہ نیک بات کہا کرے تا فائدہ مند ہووے
اور اپنی زبان کو بدی سے روکا کرے تا عذاب سے نجات پائے روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے

نقل کیا ہے اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہا مثلہ من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم یعنی جو شخص بسبب غیبت کسی مسلمان کی کوئی لقمہ کھاوے یا کوئی کپڑا پہنے اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ کی آگ کا کھانا کھلاویگا اور لباس آگ کا پہناویگا روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے **نصیحت** اس زمانے کے لوگون کی عجب چال ہے کہ جو لوگ مقربین سلاطین ہوتے ہین دوسرون کو برا کہا کرتے ہین اگر کبھی کوئی امیر کسی کی تعریف کرے یا اوسکا حال پوچھے دو ایک عیب اوسکی بیان کردیتے ہین تا امیر اوسکی طرف التفات نکرے اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ امیر غلام ہے جناب باری کا پس ایسا کام کرنا کہ اوس سے غلام خوش ہووے اور مولے ناراض ہووے بیعقلی ہے **تیرھوان سبب** مسلمان کی ذلت کی نیت رکھنا تا وہ اپنے ہمنشینون مین ذلیل ہوجاوے لوگون کے نزدیک اوسکی توقیر کم ہوجاوے دوستون مین وہ بدنام ہوجاوے **علاج** سمجھے کہ ذلت دنیا کی عزت آخرت کی ہے اور عزت دنیا کی ذلت آخرت کی ہے اگر دنیا مین وہ شخص ذلیل ہوا ہے محشر مین وہ شخص معزز ہوگا اور غیبت کرنے والا خراب ہوگا جب اسکی نیکیان اوس شخص کی کتاب مین جائینگی اور اوسکی بدیان اسکے صحیفے مین آئینگی **ارشاد** امام غزالی فرماتے ہین ما اشد فرحک الیوم بتمضمضک باعراض الناس وتناولک اموالہم وما اشد حسراتک فی ذلک الیوم اذا وقف ربک علی بساط العدل وشوفہت بخطاب السیاسۃ وانت مفلس فقیر عاجز مہین لا تقدر ان ترد حقا او تظہر عذرا فعند ذلک توخذ حسناتک التی تعبت فیہا عمرک وتنقل الی خصمائک عوضا عن حقوقہم یعنی دنیا مین تو لوگونکی عزت ریزی سے اور ذلت وہی سے خوش ہوتا ہے روز محشر مین کیسی تیری خرابی ہوگی کس طرح کی تجھکو ندامت ہوئی جب جناب باری بچھونا عدل کا بچھلاویگا اور تجھسے مشافہۃً خطاب کریگا اور تو اوسوقت مفلس فقیر وذلیل وحقیر ہوگا نہ کوئی ہمدم نہ رفیق ہوگا البتہ اوسوقت تیرے خیال مین آویگا ع نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم۔ حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم

پس اسوقت تیری نیکیان جائینگی اور حق والون کی بدیان آوینگی چودھوان سبب صفائی چاہنا اپنی ذات کی اوس عیب سے جو کسی نے منسوب کیا ہی مثلاً اگر کسی نے ہم کو کسی عیب کے ساتھ یاد کیا اب ہمکو منظور ہے کہ ہم اس عیب سے بری ہو جاوین پس اوس عیب کو اوس شخص کی طرف اگر اوسمین ہو منسوب کردین اور لوگون کے سامنے اوس شخص کو معیوب کردین تا لوگ سمجھین کہ یہ شخص عیوب سے مبرا ہے علاج سمجھنا چاہیے کہ اگر اوس شخص نے ہماری طرف خلاف واقع عیب بیان کیا ہے پس یہ بہتان ہو اللہ تعالی اوسکو سزا دیگا اور یوم الجزا مین اسکی جزا دیگا اور اگر اوسنے سچ سچ نقل کیا ہے پس برا ماننا کیا ہی بلکہ لائق ہی کہ اوس عیب کو اپنی ذات سی نکال ڈالین تا لوگ معیوب نہ کرین پندرھوان سبب نفس کی خوشی اور لوگون کے ہنسنے کے واسطے اور عورتون کی دلگی کے واسطے غیبت کرنا ضیغم

خود پرست ہو گیا ہی اک عالم		نفس کو اپنے جانتا ہے صنم

کیونکہ جب مجلس ہمنشینون کی گرم ہوتی ہے البتہ طبیعت ہنسنے کو چاہتی ہے دنیا کے قصے نکلتے ہین لوگون کے عیوب بیان کر کر کے لوگ ہنستے ہین کہ دیکھو فلان شخص عجب دیوانہ ہے عجب مستانہ ہے فلان شخص واہی ہی پاجی ہی فلان شخص بدصورت ہی خراب سیرت ہی اسی طرح ہر ہر شخص کے عیوب بیان کر کر کے لوگ ہنستے ہین رحمت خدا کو مجلس سے معدوم کرتے ہین اور ایسی مین طبیعت خواہ مخواہ چاہتی ہے عبادت سے گھبراتی ہے اور اگر کسی نے طبیعت پر جبر کیا اور اوس مجلس مین نہ گیا اہل مجلس اوسپر طعن کرتے ہین کہ فلان شخص نہایت عبادت مین مشغول ہی سیدھا جنت مین جائیگا اسی طرح کے کلمات کہہ کہہ کے قہقہہ مارتے ہین علاج سمجھنا چاہیے کہ لوگونکی خوشی اُن امور مین جن مین اپنا ضرر ہوتا ہو حماقت ہے مثلاً اگر لوگ کسی کے کنوین مین گرنے سے خوش ہوتے ہون وہ شخص کبھی کنوین مین نہین گرتا ہے خوشی کے واسطے یہ حرکت نہین کرتا ہے اسیطرح اگر دھوپ سخت ہووے آفتاب تیز ہووے اور لوگ اوسی گرمی مین کھڑے ہووین اور ایک شخص کے واسطے ایک مقام سایہ دار ملتا ہو پس وہ شخص آیا اپنی راحت کو پسند کرتا ہے یا لوگون کی موافقت کو پسند کرتا ہی پس سمجھے آدمی اس باتکو کہ غیبت کرنے مین سراسر اپنا ضرر ہے اور لوگون کی موافقت مین ہر طرح کا نقصان ہے

پس ایسی متابعت سی اور ایسی خوشی اور ہنسنی سی باز رہنا چاہیے **سولھوان سبب** دفع کرنا اپنے عیوب کا دوسری کو معیوب کر کے اس طرح سے کہ جب سمجھی کہ فلان شخص ہماری غیبت کریگا سلطان کے سامنے ہماری شکایت کریگا پہلے اوس شخص کا عیب بیان کر دے کہ وہ مجھسے دشمنی رکھتا ہے بہت جھوٹ بولتا ہے تا سلطان اوس شخص کی غیبت بیان کرنے کو نہ مانے اور اوس شخص کو برا جانے **علاج** لازم ہی اس امر کو سمجھنا کہ اوسکے عیب بیان کرنے سے ہم کو کچھ ضرر نہین ہی نہ دین مین نہ دنیا مین پس اوسکی غیبت کی کیا ضرورت ہی کیونکہ جب وہ غیبت ہماری کریگا اپنا نامۂ اعمال سیاہ کریگا ہم کو اپنی نیکیان عنایت کریگا اور دنیا مین اگر خدا ہمارا ناصر و مددگار ہے تو بیڑا پار ہی جسطرح وہ ہماری غیبت کہولیگا اور ہماری غیبت کریگا اللہ تعالی اوسکے بھی عیوب کو آشکارا کر دیگا لوگون کے سامنے اوسکو ذلیل کراویگا اسواسطے کہ جب آدمی کسی کے عیب کو ظاہر کرتا ہے خدا بھی اوسکے عیب کو کھولتا ہی **تنبیہ** اسباب غیبت کے اگرچہ بہت ہین لیکن اس مقام مین جو اسباب اس زمانے مین زیادہ پائے جاتے تھے وہ لکھے گئے اور باقی چونکہ زیادہ مفید نہ تھے چھوڑ دیے گئے اور عین العلم اور احیاء العلوم وغیرہ مین تھوڑے اسباب بیان ہوئے اس کتاب مین مین نے بہت اسباب جمع کیے **آٹھوین فرع** غیبت کے کفارے مین انسان کو لازم ہی زبان کو روکنا اور حتی الوسع غیبت سے بچنا تا ایسا نہو کہ غیبت صادر ہو جاوے اور خرابی دنیا اور آخرت کی ہو جاوے لیکن اگر شیطان غالب ہوا کسی سے کوئی گناہ صادر ہوا اگر وہ فقط حق اللہ کا ہے جیسے نماز وغیرہ چھوڑنا علاج اوسکا یہ ہی کہ جناب باری کی خدمت مین توبہ کری **سعدی** مخسپ ای گنہ کردہ خفتہ خیز: بعذر گنہ آب چشمی بریز: لیکن توبہ مین ضرور ہے کہ دل مین گناہ سے ندامت ہووے زبان سے استغفار ہووے اور ارادہ اس بات کا ہووے کہ پھر کبھی ایسا گناہ نہووے جب بندہ توبہ شرائط سے کریگا اللہ تعالی اپنی عنایت کرے گا **رباعی**

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور اگر اوس گناہ مین حق بندے کا ہی فقط توبہ سے اوسکا رفع نہین ہو سکتا ہی کیونکہ قیامت مین وہ شخص پکڑ سکتا ہی بلکہ اوسمین ضرور ہے کہ جس بندے کا حق اپنے اوپر ہوا ہے اوس سے بھی معاف کراوے اور چونکہ غیبت بھی حق بندہ کا ہی اوسکا بھی رفع محض توبہ سے ممکن نہین ہی بلکہ جس شخص کی غیبت کی ہی اوسکی بھی خوشنودی ضرور ہی اسیواسطے بیان کرنا کفارۂ غیبت کا بھی ضرور ہے پس جاننا چاہیے کہ غیبت مین دو حق ہین ایک حق اللہ کا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی غیبت نہ کرو اور رسول بھی کہتا ہی کہ آدمی کا گوشت نہ کھاؤ اور غیبت کرنیوالا اللہ اور رسول کی مخالفت کرتا ہی اور شیطان کی تابعداری کرتا ہی کفارہ اوسکا یہ ہی کہ غیبت کی سزا کو یاد کرے اور آنکھ سے آنسو بہاوے اور زبان سے استغفار کرے

سعدی نکوست کہ چشم ست اشکبار	زبان در وہان ست عذری بیار

اور دل سے ندامت کرے اور ارادہ اس امر کا رکھے کہ پھر کبھی غیبت نہ کرونگا اگرچہ جلایا جاؤنگا جب بندہ اس طرح کی توبہ کرتا ہی دریاے رحمت خدا کا جوش کرتا ہی **ضیغم**

برق مضطر کی طرح ہون بیقرار	دیدۂ گریان ہی دائم اشکبار
دیکھیے کیا حال ہوا ہی کردگار	حرف توبہ ہے زبان پہ بار بار

اثر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین من ذکر خطیئۃ فوجل منہا قلبہ محیت عنہ فی ام الکتاب یعنی جو شخص گنہ کو یاد کرکے اللہ تعالے سے دل مین خوف کرے گناہ اوسکے نامۂ اعمال سے مٹجاتا ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے ابواب التوبہ مین

بیا ای دیدہ تا یک دم بگریم	تنم چون خوشدل و خرم بگریم
دمے بر جان پر حسرت بنالم	زمانے بر دل پر غم بگریم

دوسرا حق بندہ کا جسکی غیبت کی ہی اور اوس حق کا کفارہ مختلف فیہ ہی کئی فرقے اور گروہ اس باب مین مختلف ہوگئے ہین ایک فرقہ اس طرف گیا ہی کہ غیبت کا گناہ فقط توبہ سے معاف ہوجاتا ہی جسکی غیبت کی ہی اوس سے معاف کرانے کی ضرورت نہین ہے **ارشاد** حسن بصری فرماتے ہین یکفیہ الاستغفار دون الاستحلال یعنی غیبت

اگر نے والے کو فقط توبہ کرنا کافی ہے **استحلال** کی یعنی جسکی غیبت کی ہے اوس سے معاف کرانے
کی حاجت نہین ہے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب کفارۃ الغیبۃ مین اور اسی
مذہب پر بعض احادیث اور آثار بھی دلالت کرتے ہین **ارشاد** عبداللہ ابن مبارک
فرماتے ہین اذا اغتاب رجل رجلا فلا یخبر بہ ولکن لیستغفر اللہ یعنی
جب کوئی کسی شخص کے غیبت کرے پس اوسکو خبر اپنے غیبت کرنے کی نہ کرے بلکہ
اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے نقل کیا ہے اوسکو سیوطی نے تفسیر درمنثور مین **دوسرا
فرقہ** کہتا ہے کہ سوا توبہ کے غیبت مین ضرور ہے کہ جس شخص کی غیبت کی اوسکی تعریف
کردینا اور جناب باری مین اوسکے واسطے مغفرت چاہنا اور اوسکے واسطے دعاے خیر
کرنا جب غیبت کرنے والا سب امور کو کریگا غیبت کے گناہ سے نکل جائیگا چنانچہ
بعض احادیث اور آثار سے بھی یہی مطلب معلوم ہوتا ہے **ارشاد** مجاہد فرماتے ہین
کفارۃ اکلک لحم اخیک ان تثنی علیہ بخیر وتدعو لہ یعنی کفارہ بھائی کے
گوشت کھانے کا اور کسی کی غیبت کرنے کا یہ ہے کہ تو اوسکی تعریف کردے اور اوسکے
واسطے دعاے خیر کردے نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے باب کفارۃ الغیبۃ مین **حدیث**
فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ
یعنی غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ طلب مغفرت کی کرے تو اوس شخص کے واسطے جسکی تو نے
غیبت کی ہے نقل کیا ہے اسکو درمنثور مین بیہقی سے۔ **تیسرا فرقہ** کہتا ہے کہ غیبت کے محو ہونے
کے واسطے سوا توبہ کے اوس شخص سے جسکی غیبت کی ہے معاف بھی کرانا ضروری ہے
خواہ اوس شخص کو غیبت کی خبر پہونچی ہو یا نہ پہونچی **چوتھا فرقہ** کہتا ہے کہ اگر اوس شخص
کو غیبت کی خبر پہونچی ہو ضرور ہے کہ اوس سے معاف کراوے ورنہ فقط استغفار پر اکتفا
کافی ہے **تحقیق** راقم الحروف کہتا ہے کہ کوئی مذہب عمدہ نہین ہے بلکہ اسمین تفصیل ہے وہ
یہ کہ جسکی غیبت کی ہے وہ زندہ ہے اور نزدیک ہے یا مر گیا ہے یا دور ہے اول صورت مین اسکو
غیبت کی خبر پہونچی ہے کہ فلان شخص نے ہماری غیبت کی ہے یا نہین پہونچی ہے اگر اوسکو خبر
پہونچ گئی ہے پس یا یہ کہ اوسکو تفصیل معلوم ہے کہ فلان نے ہماری غیبت فلان فلان عیوب مین

کی ہی یا تفصیل معلوم نہین ہی اور ہر صورت کا حکم علیحدہ علیحدہ ہی پس اگر اوس شخص کو جسکی
غیبت کی ہی خبر ہماری غیبت کی بالتفصیل معلوم ہو گئی ہی ضرور ہی کہ اوس سے قصور معاف کراوے
اگر اوس سے ملاقات ہو سکتی ہو اسطرح پر کہ صدق دل سے اوسکے پاس جاوے اور
اور اوس سے کہے یا حضرت ہمنے فلان فلان امور مین آپ کی غیبت کی ہے جیسا کہ آپ کو
معلوم ہے اب ہم اوس سے نادم ہوئے امیدوار ہین کہ آپ ہمارے قصور کو معاف
کیجیے آیندہ کبھی ہم آپکی غیبت نہ کرینگے اور کسی کے سامنے آپکی شکایت نہ کرینگے لیکن
شرط اس معاف کرانے مین یہ ہے کہ صدق دل سے ہووے کیونکہ اگر ظاہر مین اوس
سے معاف کرالیا اور دل مین نادم نہین ہوا کچھ فائدہ نہوگا بلکہ شمار ایسے شخص کا منافقین
مین ہوگا اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہے خبر غیبت کی بالاجمال معلوم ہے
اور تفصیل غیبت سے وہ شخص واقف نہین ہے پس اوس سے تفصیل غیبت کی کہ ہمنے تمھاری
فلان فلان عیوب بیان کیے ہین بیان نہ کرے تا اوس شخص کی طبیعت ملول نہ ہو جاوے
بلکہ فقط اسقدر اوس سے کہے کہ ہمنے آپ کی غیبت کی آپ اوس سے درگذر کیجیے اور قصور
معاف کیجیے اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہے خبر غیبت کی معلوم ہوئی ہو لیکن
وہ شخص مر گیا ہے یا کسی دور شہر مین گیا ہو کہ اوس سے ملاقات ہونا اور معاف کرانا
نہین ہو سکتا ہے پس لازم ہے کہ اوس شخص کے واسطے استغفار کرے اور لوگونکے
سامنے اوسکی تعریف کرے کہ شاید اللہ تعالی اوسی تعریف کے بدلے ہمکو نہ پکڑے
اور وہ شخص ہمسے نہ جھگڑے اور اسی صورت کے واسطے مجاہد نے کہا ہی کہ کفارہ گوشت
کھانے کا دعاے خیر ہے چنانچہ قول اونکا احیاء العلوم سے منقول ہو چکا اور یہی مطلب ہی
حدیث کا جو درمنثور سے منقول ہوئی اور اگر اوس شخص کو جسکی غیبت کی ہی خبر غیبت کی نہ پہونچی
تو فقط استغفار جناب باری کے حضور مین کافی ہی اور ارادہ اوس بات کا رکھنا کہ پھر کبھی
ہم اوسکی غیبت نہ کرینگے کافی ہے کیونکہ اوس شخص کو غیبت کی خبر کرنا موجب عداوت
کا ہوگا اور بغض پیدا ہوگا اور یہی مطلب ہی عبداللہ ابن مبارک کے قول کا جو درمنثور
سے مرقوم ہوا اور اسی واسطے ابن سیرین نے جب ایک شخص کی غیبت کی اور

اوسکے بدن کی سیاہی عیان کی کہ وہ شخص کالا ہے فقط توبہ پر کفایت کی چنانچہ یہ
حکایت بھی سابقًا عین العلم کی شرح ملا علی قاری سے نقل ہو چکی الحاصل
غیبت کی محو ہونے کے واسطے دو امر ضرور ہین ایک خدا سے توبہ کرنا چنانچہ سلیمان
جمل حاشیۂ جمل مین فرماتے ہین کہ اس امر مین کسیکا خلاف نہین ہے دوسرا امر مغتاب
سے یعنی جسکی غیبت کی ہے قصور معاف کرانا اگر ممکن ہووے کیونکہ اگر غیبت کرنیوالا
اوس شخص سے قصور نہ معاف کراویگا لاجرم وہ شخص روز حشر مین دامنگیر ہوگا
کیونکہ اوس روز اونے اونے ظلم پر لوگ جھگڑینگے اور خدا تعالی کے سامنے فریاد
کرینگے **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقتص للخلق بعضہم
من بعض حتی للجلجاء من القرنی وحتی للذرۃ من الذرۃ یعنی قیامت کے
روز ایک مخلوق سے دوسری مخلوق کے واسطے بدلا لیا جاویگا یہانتک کہ
جس بکری سینگ والی نے دنیا مین بے سینگ کی بکری کو مارا ہوگا اللہ تعالی
روز حشر مین بے سینگ کی بکری کو سینگ عطا کریگا اور حکم اوسکو مارنے کا کریگا **ع**

ہوویگا آپس مین بندونکا قصاص	اسمین انسان کو نہین ہے اختصاص
گر کوئی حیوان حیوان پر ستم	کر گیا دنیا مین اوسپر بس ہے غم

بلکہ ایک ذرہ کو دوسرے ذرے سے حساب ہوگا پس انسان کو کون پوچھتا ہے روایت کیا ہے
اسکو احمد نے نقل کیا ہے اسکو منذری نے ترغیب وترہیب مین **حکایت** حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو کہا کہ وہ دراز زبان ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے فرمایا اے عائشہ رض تمنے اوسکی غیبت کی لازم ہے تمکو کہ اوس سے عفو قصور کراؤ نقل کیا ہے اسکو غزالی نے
کیمیا سعادت مین **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم الغیبۃ اشد
من الزنا یعنی غیبت کا گناہ زنا کے گناہ سے زائد ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
کس سبب سے آپ نے جواب دیا ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب
الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفرہا لہ صاحبہ یعنی کوئی آدمی جب زنا کرکے خدا کی حضور مین توبہ کرتا ہے
اللہ تعالی توبہ اوسکی قبول کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کا ذمہ پاک نہین ہوتا جبتک کہ صاحب غیبت

معاف نہ کرے روایت کیا ہے اسکو ابن مردویہ نے نقل کیا ہی اسکو درنثور مین حدیث فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شئ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار و لا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ من مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ یعنی جس شخص نے کسی پر کسی طرحکا ظلم کیا ہو خواہ عزت ریزی کی ہو یا مال مین چوری کی ہو چاہیے اوسکو معاف کرائے قبل اسکے کہ دن قیامت کا آوے کہ اگر اوس شخص کی نیکیان ہونگی اسکے اعمال لوگون کو ملینگے جب لوگ فریاد کرینگے اور اگر اسکے پاس نیکیان نہونگی بدیان لوگون کی اسکو ملینگی اور اوسدن کسیکے پاس نہ دراہم ہونگے نہ دنانیر ہونگے سب لوگ مفلس ومحتاج ہونگے روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابواب القصاص مین سعدی بعذر آوری خواہش امروز کن ؎ کہ فردا نماند مجال سخن ؎ لطیفہ چونکہ غیبت مین دو حق ہین ابو عاصم کہتے ہین جبسے مین نے سنا ہے کہ غیبت حرام ہے تب سے مین نے کسیکی غیبت نہین کی نقل کیا ہی اسکو دمیری نے حیوۃ الحیوان مین ذکر فیل کی ذیل مین لطیفہ چونکہ زبان سے نہایت گناہ ہوتے مین اسیواسطے قطا کہ ایک پرندہ ہے جب بولتا ہی کہتا ہی من سکت سلم یعنی جو شخص مضرات اور گناہون سے سکوت کرے وہی سلامتی پائیگا نقل کیا ہے اسکو صفوری نے نزہتہ المجالس اور منتخب النفائس مین باب زکوۃ الاعضا مین نصیحت اہل زمانہ ایسی زبان کو نہین روکتے ہین سلامت کو چھوڑتے ہین سعدی فرماتے ہین ؎ کمال است در نفس انسان سخن ؎ تو خود را بگفتار ناقص مکن ؎ لوگونکی غیبت کرتے ہین بلکہ خلق کی غیبت کرتے ہین اوسے معاف بھی نہین کراتے ہین بلکہ معاف کراتے کو عار جانتے ہین قیامت کی دہشتونکو غور نہین کرتے ہین اپنے نفس پر جور کرتے ہین احوال موت سے غم نہین کرتے اپنی ذات پر ستم کرتے ہین اور زہاد زمانہ سابق کے حساب قیامت سے اور عذاب ممات سے اسقدر ڈرتے تھے کہ ابدان اونکے لرزتے تھے حکایت حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے سینے پر ایک روز چیٹی چل رہی تھی حضرت سلیمان نے زمین پر اوسکو پھینک دیا چیٹی نے کہا ای سلیمان کسواسطے اسقدر سلطنت کرتے ہو کیا مالک زبردست کے

حضور مین قیامت کے روز کھڑے ہونگے جب یہ قول سلیمانؑ نے سنا بیہوش ہو گئے پھر
جب ہوش مین آئے کہنے لگے اے جیٹی میرے قصور کو معاف کراوے کہا تین شرطون سے
قصور تمھارا معاف کرونگی پہلی شرط یہ کہ سائل کو جواب نہ دینا دوسرے یہ کہ فخر کی راہ سے
نہ ہنسنا تیسرے یہ کہ فریادی کی فریادرسی کرنا اور بنظر اپنے مرتبے کے فریادرسی مین فتور
نہ کرنا جب حضرت سلیمانؑ نے یہ تینون شرطین قبول کین جیٹی نے قصور معاف کیا
نقل کیا ہی اسکو صفوری نے باب اجتناب الظلم مین اپنی کتاب نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس
مین پس لازم ہی اہل زمانہ کو کہ اپنے افعال سے توبہ کرین اور لوگون کی غیبتون سے باز آئین
اور اگر کسی کی غیبت کرین اوسے معاف کراوین تا محشر مین عذاب سے بچین ٥

ہے صالح جو قرآن مین قول خدا		تجھے اوسکے معنے مین اب وون بتا	
وہ صالح ہے جو کوئی توبہ کرے		گناہون سے پھر اپنے ایسا ڈرے	
نہو اوسکو پس خوف سے کچھ گناہ		رہے عمر بھر اپنے وہ روبراہ	

نوین فرع غیبت کے معاف کرنے کے بیان مین معلوم کرنا چاہیے کہ جس شخص نے کسی نے
غیبت کی اوسکا حق غیبت کرنے والے پر ہوگیا اور اسکا دعوی شکایت کرنے والے پر
لگ گیا لیکن اگر غیبت کرنے والا اپنے فعل پر نادم ہوکے قصور معاف کراوے لائق ہی
اس شخص کو کہ اوسکے قصور سے درگذرے اگرچہ معاف کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ اپنا حق
چھوڑنا کسی پر واجب نہین ہے اسیواسطے سعید ابن المسیب فرماتے ہین **ارشاد**
لا احلل من ظلمنی یعنی جو شخص مجھپر ظلم کرے اوسکے قتل کو مین کبھی اوسکی واسطے حلال نکرونگا
اور اوسکا قصور معاف نہ کرونگا کیونکہ حق باقی رہنے مین میرا فائدہ ہی نقل کیا ہی اسکو
احیاء العلوم مین لیکن محسنین اور متقین کی شان یہ ہے کہ لوگون کے قصورون سے درگذرین
اور قیامت مین اوسکا حساب نکرین اور اس معاف کرنے مین خدا تعالی کی خوشنودی
ہوتی ہی کیونکہ شان جناب باری کی یہی ہے کہ جب کوئی اوسکے سامنے اسلیے عاجزی کرتا ہی
اللہ تعالے اوسکو پاک صاف گناہون سے کردیتا ہے اسی واسطے منقول ہی **حکایت**
حضرت زین العابدین بن الحسین رضی اللہ عنہما جب صبح کو مکان سے نکلتے تھے کہتے تھے

اللھم انی اتصدق الیوم لمن یغتابنی یعنی آج جو میری غیبت کرے اوسکو مین نے اپنی عزت
کو دیدیا اور تصدق کردیا اوسکی غیبت سے مین ناراض نہونگا اور اوسپر دعوی نکرونگا نقل کیا ہی
اسکو دمیری نے حیوۃ الحیوان مین خچر کے احوال کے بیان مین حدیث فرماتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ایعجز احدکم ان یکون کابی ضمضم کان اذا خرج من بیتہ قال
اللھم انی قد تصدقت بعرضی علی الناس یعنی کیا عاجز ہے کوئی شخص اس امر سے کہ ہووے
مثل ابوضمضم کے یعنی لائق ہے ہر شخص کو کہ مانند ابوضمضم کے ہوجاوے اوسکا حال یہ تھا کہ
جب اپنے گھر سے نکلتا کہتا تھا یا اللہ آج مین نے اپنی عزت کو لوگون پر تصدق کیا اگر کوئی میری
غیبت کریگا مین اوس سے دامنگیر نہونگا کیونکہ مین نے اوسکو غیبت کرنا حلال کردیا نقل کیا ہی
اسکو امام غزالی نے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ان للجنۃ بابا لا
یدخلھا الا من عفا عمن ظلمہ یعنی جنت مین ایک دروازہ عظیم الشان ہی کوئی شخص اوس
دروازے سے نہ جائیگا مگر وہ شخص کہ اپنے ظالم سے عفو کریگا نقل کیا ہی اسکو صفوری نے نزہۃ المجالس
ومنتخب النفائس کے باب الاحسان الی الیتیم مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے ثلاث من کن فیہ حاسبہ اللہ حسابا یسیرا وادخلہ الجنۃ برحمتہ قالوا
وما ھی یا رسول اللہ بابی انت وامی قال تعطی من حرمک وتصل من قطعک وتعفو
عمن ظلمک یعنی تین خصلتین ہین کہ جو شخص اونکو کریگا اللہ تعالی اوسے حساب مین سختی نہ کریگا
اور جنت مین لیجاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون خصلتین ہین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے عطا کرو اوس شخص کو جو تم کو محروم رکھے اور وصل کرو اون اقارب سے
جو تمسے قطع کرین اور عفو کرو اوسکے قصور کو جو تمپر ظلم کرے روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے
نقل کیا ہی اسکو کتاب الترغیب والترہیب مین منذری نے اور نزہۃ المجالس مین صفوری نے
دوسری اصل غیبت کے سننے کے بیانمین سمجھنا چاہیے کہ جسطرح غیبت کا کرنا حرام ہی اسیطرح سننا بھی
حرام ہی اور جب کوئی غیبت کرے اوسکی غیبت کو سن لینا اور اوسکو منع نہ کرنا اور مسلمانکی عزت ریزی پر
خوش ہونا بڑا گناہ ہی اثر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما فرماتے ہین نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم عن الغیبۃ وعن استماع الغیبۃ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے

منع کیا ہی غیبت کرنے سے اور غیبت کے سننے سے نقل کیا ہے اسکو آفندی نے سیرۃ احمدیہ کے آفات الاذن مین بلکہ جب غیبت سنے چاہیے افعال دوسرے ضرور ہین **پہلا فعل** یہ کہ جب غیبت سنے اوس شخص کی ساتھ جسکی غیبت ہوئی ہی بدگمانی نہ کرے اور جو اوصاف بد اوسکے مذکور ہوئے ہین اوسکو سچ نہ سمجھے اور اوسکی برائی دوسرون کے سامنے نقل نہ کرے اور سمجھے کہ جس شخص نے غیبت کی ہی اوسنے ایک گناہ کبیرہ کیا ہے اوسکے قول کا اعتبار نہین ہی شاید اوسسے اور غیبت سے عداوت ہو گی اس سبب سے بد احوال اوسکی نقل کرتا ہی پس سچا ہونا ناقل کا یقینی نہین ہی **دوسرا فعل** یہ کہ جب کسی کی غیبت سنی لازم ہی کہ خود غیبت مین شریک نہو وے اور مسلمان بھائی کے زائد عیوب نہ کھولے بلکہ سمجھے کہ غیبت کرنے والا خدا کا معاتب ہی اسکی موافقت سے ہم پر بھی خدا تعالی خفا ہو جائیگا اور روز محشر مین عذاب کریگا **حکایت** ایک روز حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے مددگارون سے پوچھا اگر کوئی شخص سوتا ہو اور اوسکا تھوڑا ستر کھلا ہو پس آیا تم اوس ستر کو چھپا دوگے یا باقی ستر کو بھی کھول دوگے لوگون نے کہا ہم مسلمان کے ستر کو جب کھلا ہوا دیکھینگے اوسکو چھپا دینگے پس حضرت عیسی نے کہا جب تمھارے سامنے کوئی شخص کسی مسلمان کی عیوب کو آشکارا کرتا ہے تم لوگ کیون اوسکے شریک ہو جاتی ہو اور باقی عیبون کو بھی کھولدیتے ہو لازم ہے کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرے اوسکے عیبون کو ڈھاپ دو اور باقی عیبون کو نہ کھولو یعنی غیبت والے کے شریک ہوکے تم بھی غیبت نہ کرو نقل کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے باب الغیبت مین **حکایت** خالد ربعی کے سامنے لوگون نے کسیکی غیبت کی انھون نے اونکو منع کیا بار دیگر جب انھون نے پھر غیبت شروع کی خالد بھی شریک غیبت ہوے پس خواب مین اونکو کسی نے سور کا گوشت کھلایا چنانچہ یہ حکایت سابق مین گذر چکی **تیسرا فعل** یہ کہ جب کسی بھائی مسلمان کی غیبت سنے لازم ہی کہ اوس مسلمان کی تعریف کرنا شروع کرے اور اوسکی مدد کرے تا غیبت کرنے والا غیبت سے باز آئے اور مسلمان کی ذلت نہ کرے وگرنہ قیامت کے روز اوسکی ذلت ہو گی نہایت افسوس و حسرت ہو گی **حکایت** عبد اللہ بن المبارک کی مجلس مین ایک شخص نے امام ابو حنیفہ رح کی غیبت کی ابن المبارک نے کہا اے شخص تو امام کے کیون عیوب بیان کرتا ہی اونکی شان یہ تھی کہ ایک وضو سے پانچون وقت کی نماز پڑھتے تھے اور یہی حال اونکا پینتالیس سال رہا ہی نقل کیا ہی اسکو رد المحتار حاشیہ درمختار مین **حدیث**

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ذب عن عرض اخیہ رد اللہ عذاب النار یوم القیامۃ یعنی جو شخص دفع کرے کسی مسلمان کی عزت ریزی سے اللہ تعالیٰ اس دفع کے بدلے مین اپنا عذاب اوس سے دفع کریگا اور اپنی رحمت سے اونکو جنت مین لیجاویگا روایت کیا ہی اسکو ابو الشیخ نے نقل کیا ہی منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من نصر اخاہ المسلم بالغیب نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ یعنی جو شخص مدد کرے مسلمان بھائی کی اوسکی غیبت مین اللہ تعالیٰ اوسکی مدد دنیا و آخرت مین کریگا روایت کیا اسکو ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہی اسکو آفندی نے سیرۃ احمدیہ مین حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من ذب عن عرض اخیہ بالغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار یعنی جو شخص مسلمان کی عزت ریزی سے لوگون کو روکیگا اوسکا گویا حق خدا تعالیٰ پر ہوگا اسبات کا کہ اللہ تعالیٰ اوسکو دوزخ سے آزاد کریگا روایت کیا ہی اسکو احمد بن حنبل نے نقل کیا ہی اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین حدیث فرمایا حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من اذل عندہ مؤمن وھو یقدر علی ان ینصرہ فلم ینصرہ اذلہ اللہ علی رؤس الاشہاد یوم القیمہ یعنی جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی ذلت ہوئی اور کسی کی غیبت ہوئی اور اوس نے اوس مسلمان کی باوجود قدرت کے کچھ مدد نہ کی خدا تعالیٰ قیامت کے روز تمام خلائق کے روبرو اوسکو ذلیل کریگا اور اوسکے عیبون کو کھولیگا روایت کیا ہی اسکو ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے اسکو جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر فی حدیث البشیر النذیر مین **فائدہ** شارح جامع صغیر علامہ عزیزی رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدد نہ کرنا کسی مسلمان کی حرام بلکہ گناہ کبیرہ ہی **حدیث** ما من امرء یخذل امرءً مسلما فی موضع ینتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرء ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ فی موطن یحب نصرتہ یعنی نہین کوئی شخص ذلیل کرتا ہی کسی مسلمان کو اوس مقام مین کہ لوگ اوسکی عزت لے رہے ہین ہر طرح کی اوسکی شکایتین کر رہے ہین مگر اللہ تعالیٰ

اوسکو ذلیل کریگا ایسے مقام مین کہ اوسکو اپنی عزت محبوب ہو گی یعنی مقام محشر مین اور
نہین کوئی شخص مدد کرتا ہی مسلم کی اوس مقام مین جہان اوسکی عزت ریزی ہوتی ہو مگر اللہ تعالے
اوسکو مجمع خلائق مین معزز کریگا روایت کیا ہی اسکو ابو داوٗد نے ابواب البر والصلہ مین
حدیث فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم من حمی عرض اخیہ فی
الدنیا بعث اللہ عزوجل ملکا یحمیہ عن النار یعنی جو شخص دنیا مین اپنے مسلم بھائی کی
عزت کو بچاویگا خدا تعالی روز قیامت مین ایک فرشتہ اوسکے ساتھ کریگا کہ وہ فرشتہ
اوس شخص کو نار دوزخ سے بچاویگا روایت کیا ہی اسکو ابن ابو الدنیا نے نقل کیا ہی
اسکو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم نے من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجھہ النار یعنی جو شخص ایک
مومن بھائی کی عزت ریزی کو رد کریگا جناب باری قیامت مین اوسکے منھ سے آتش دوزخ
کو ہٹا دیگا اور اوس شخص کو جنت مین داخل کر دیگا روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے ابواب البر والصلہ
مین **حدیث** فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم من اغتیب عندہ اخوہ
المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ ادرکہ اثمہ فی الدنیا والآخرۃ یعنی جس شخص کے سامنے کسی
مسلم کی غیبت ہوئی اور اوسکی طرف سی مدد نہوئی اللہ تعالی اس گناہ کی سزا دارین مین دیگا روایت
کیا ہی ابو الشیخ نے نقل کیا ہی آفندی نے سیرت احمدیہ مین **حکایت** ایک شخص نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حضور مین کسی کی غیبت کی دوسرے شخص نے
اوسکی طرف سی غیبت روکی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من رد
عن عرض اخیہ کان لہ حجاب من النار یعنی جو شخص کسی کی غیبت کو رد کریگا
یہ فعل اوسکا دوزخ کے جانے سے پردہ ہو جائیگا نقل کیا ہے اسکو امام غزالی نے
باب حقوق المسلم مین **حدیث** المومن مرآۃ المومن والمومن اخو المومن یکف عنہ
ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ یعنی ہر مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہی جسطرح کہ آئینے مین صورت
معلوم ہوتی ہی اسی طرح ہر شخص کا عیب دوسرونکو معلوم ہوتا ہی کیونکہ اپنا عیب اپنی نظر مین
ہنر ہوتا ہی اور ہر مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہی ہر شخص کو چاہیے کہ دوسرے کی جان و مال کو ہلاکت سے

بچاوے اور اوسکی حفاظت کرے تا کوئی کسی قسم کی شکایت نہ کرے کسی نوع کی غیبت
نہ کرے روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے سعدی فرماتے ہین ؎ مکن ہش دیوار غیبت
کسے بو وگر بسین گوش دارد کسے ؛ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے من ذب عن لحم اخیہ بالمغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار
یعنی جو شخص دفع کریگا کسی شخص کو مسلمان کے گوشت کھانے سے اللہ تعالی اوسکو آتش دوزخ
سے آزاد کریگا روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے نقل کیا ہے اسکو ولی الدین محمد بن
عبداللہ الخطیب تبریزی نے مشکوۃ المصابیح مین چوتھا فعل یہ کہ غیبت کرنیوالے کو
امر بالمعروف کرے زبان سے اوسکو غیبت کرنے سے منع کرے یا آنکھ سے اوسکی طرف
اشارہ کردے یا ہاتھ سے کہدے کہ غیبت نکر مسلمان کی شکایت نہ کر ؎ اگر بینم
کہ نابینا و چاہ است ؛ اگر خاموش بنشینم گناہ است ؛ اگر منع کرنا نہ ہوسکے کسی سلطان
وغیرہ کا ڈر ہووے اوس مجلس سے اوٹھ کے چلا جاوے اگر یہ بھی نہ ہوسکے دل سے اوسکی
غیبت کو برا جانے اور راضی ہو کے چپ نہ بیٹھے ارشاد امام غزالی فرماتے ہین الساکت
شریک المغتاب یعنی جو شخص چپ بیٹھیگا گناہ اوسکو مثل گناہ غیبت کرنے والے کے ہوگا
حکایت جب ماعز رضی اللہ عنہ بسبب زنا کے سنگسار ہوئے ایک شخص نے دوسرے سے
کہا اللہ تعالے نے اسکے زنا کو چھپایا تھا لیکن خود اسنے اپنے عیب کو کھولا اور مثل کتے کے
مارا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس قول کو سنا راہ مین اون دونون
سے کہا تم اس گدھے مردار کو کھاؤ اونھون نے کہا کون اسکو کھائیگا آپنے فرمایا تمنے ابھی
جو غیبت ماعز کی کی وہ اس سے بدتر ہی روایت کیا ہی اسکو ابن حبان نے نقل کیا ہی اسکو
منذری نے کتاب الترغیب والترہیب مین پس حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے دونون
شخصون کو غیبت کرنیوالا بتایا حالانکہ ایک غیبت کا فاعل تھا اور ایک سنکے چپ ہو رہا تھا
پس معلوم ہوا کہ سننے والا بھی شریک غیبت کرنے والے کے ہی پس لازم ہی کہ حتی الوسع غیبت
کرنے والے کو منع کرے اور مجلس غیبت مین چپ ہوکے نہ بیٹھے سعدی کہتے ہین ؎
گذرگاہ قرآن پندست گوش ؛ بہتان باطل شنیدن مکوش

اسی واسطے علما اور صلحا مجلس غیبت مین نہین بیٹھتے تھے اور غیبت کرنے والے کو منع کرتے تھے
اگرچہ مجلس سلطان کی ہو اور مسلمان بھائی کی مدد کر دیتے تھے وہ ایک تعریف اوسکی بیان
کر دیتے تھے **حکایت** ایک روز مجلس دعوت مین کہ وہان ابراہیم ابن ادہم بھی تھے لوگون نے
دستر خوان پر کسی شخص کی غیبت کی فی الفور ابراہیم اوٹھ کے چلے گئے چنانچہ یہ حکایت سابقًا
گذر چکی اور اس قسم کی حکایتین سابقا چند گذر چکین ہین کلام سعدی سے اشعار مین
مسطور ہوئی ہین **حکایت** ابن عائشہ سے منقول ہے کہ ایک روز حجاج نے
بصرے اور کوفے کے فقہا کو بلوایا ہم لوگ وہان حاضر ہوئے اور حسن بصری بھی آئے
حجاج نے حسن بصری کی نہایت تعظیم کی اور اپنے پہلو مین انکے واسطے کرسی بچھوائی
پھر حجاج نے تذکرے لوگون کے شروع کیے یہانتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا
ذکر آیا حجاج نے حضرت علی کی شکایت شروع کی اور ہم لوگون نے بھی بسبب موافقت
حجاج کی غیبت شروع کی لیکن حسن بصری چپکے بیٹھے رہے اور اپنے انگوٹھے کو دانت
کے نیچے دبائے رہے حجاج نے کہا یا حسن تم کیون چپ بیٹھے ہو علی کی شان مین تم
کیا کہتے ہو حسن نے کہا علیؓ وہ شخص ہین کہ انکے ساتھ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آپ نہایت انکے ساتھ محبت کرتے تھے اور علیؓ
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے جب حجاج نے یہ سنا
نہایت خفا ہوا اور چہرہ اوسکا سرخ ہو گیا آخر اوٹھ کے غصے کے گھر مین چلا گیا اور ہم لوگ چلے آئے
جب مجلس برخاست ہو گئی شعبی نے حسن سے کہا اے حسن تم نے امیر کو خفا کیا حسن نے کہا
اے شعبی تم میرے پاس سے چلے جاؤ لوگ کہتے ہین کہ عامر شعبی بڑا عالم ہے اور حال یہ ہے
کہ تم ایک شیطان ہو کہ نام اوسکا سلطان ہے پاس آئے اور اوسکے موافق خواہش اور
مرضی کے کلمہ وکلام کرنے لگے نعوذ باللہ اے شعبی تم کو کیا ضرور تھا حضرت علیؓ کی شکایت کرنا
اگر تم چپ رہتے سلامتی ملتے ہان اگر تم سے حجاج احوال علیؓ کا پوچھتا تم سچ سچ بیان کرتے
جیسا مینے کیا شعبی نے کہا یا حسن مین حضرت علی کے اوصاف کو جانتا ہون حسن نے کہا
یہ طرفہ ماجرا ہوا کہ باوجود تمھارے جاننے کے پھر غیبت علیؓ کی تمنے کی اور اونکی منقصت

بیان کی نقل کیا ہی اسکو امام غزالی نے باب امر الاعراب بالمعروف مین حدیث فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ
فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان یعنی جو شخص کوئی کام خلاف شرع دیکھے
لازم ہی اوسکو کہ ہاتھ سے اوس امر کو محو کردے اگر ہاتھ سے منع کرنے کے قابل ہووے
اگر ہاتھ سے امر بالمعروف نہو سکے زبان سے منع کرے اگر یہ بھی نہو سکے فقط دل سے
اوسکو برا جانے لیکن یہ تیسری قسم بہت ضعیف ہی روایت کیا ہی اسکو مسلم نے حکایت
ایک روز مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص قبیلہ بنی اسد کا حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آئے حضرت معاویہؓ نے کہا ای مقدام تین سنا ہی کہ حسنؓ
بن علیؓ کا انتقال ہوا مقدام نے جب یہ خبر سنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا ایک شخص نے مقدام سے
کہا کیا تم حسنؓ کی موت کو مصیبت سمجھتے ہو مقدام نے کہا کیون مصیبت نہ سمجھون حالانکہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حسنؓ کو اپنی گود مین لیا اور کہا کہ حسینؓ علیؓ کا دلبند ہی اور حسنؓ میرا فرزند ہی
پس اوس شخص نے کہا حسنؓ مثل آگ کی تھا اچھا ہوا کہ چنگارا بجھ گیا مقدام سمجھے کہ شاید اس شخص نے حضرت
معاویہؓ کی خوشی کے واسطے حسنؓ کو برا کہا ہی پس کہا کہ چونکہ تو نے حسنؓ کی منقصت بیان کی مین
تیرے دل کو جلا اونگا اور اے معاویہؓ جو مین حدیث بیان کرون اگر سچ کہون تم مجھکو سچا کہنا اگر جھوٹ
کہون تم مجھکو جھوٹا سمجھنا پس مقدام کہنے لگے ای معاویہ آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وسلم نے سونے کے استعمال سے منع کیا ہے یا نہین حضرت معاویہ نے کہا ہان پھر مقدام نے
کہا اے معاویہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ریشمی کپڑے کے پہننے سے
منع کیا یا نہین معاویہؓ نے کہا ہان منع کیا ہی پھر کہا ای معاویہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
نے درندون کے چمڑے پر بیٹھنے سے منع کیا ہی یا نہین معاویہ نے کہا ہان منع کیا ہے پس مقدام نے کہا
ای معاویہ مینے تیرے گھر مین سونے کا اور ریشمی کپڑے کا اور درندونکے چمڑونکا استعمال
دیکھا ہر گاہ تمھارے گھر مین حرام چیزونکا استعمال ہوتا ہی تمھارے ہمنشین کسطرح سے منقصت
صاحب عالیشان کی بیان کرتے ہین روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد نے باب جلود الفور
مین دقیقہ اس حدیث سے حضرت معاویہؓ کا راضی ہونا غیبت حسنؓ پر علوم ہوتا ہی اور ایک

مفسدۂ عظیم پیدا ہوتا ہی مگر یہ جواب ممکن ہی کہ اوس شخص نے بسبب عناد کے نہ بسبب رضا حضرت معاویہؓ کے غیبت امام حسنؓ شروع کی تھی اور حضرت معاویہؓ اسپر راضی نہ تھے بلکہ منع کرنے والے تھے کہ مقدام منع کر بیٹھے پس اونکے منع کی ضرورت نر ہی واللہ اعلم الحاصل لازم ہی انسان کو کہ جب کسی کی غیبت سنے چار امور کرے جیسا کہ مفصلاً مذکور ہوئی اور خدا تعالی سے اپنے حسن عاقبت کی اور غیبت سے بچنے کی دعا مانگے **اختتام** خدا کے فضل سے یہ کتاب ختم ہوئی اور اس کتاب مین راقم الحروف نے بہت محنت کی اور از حد مشقت کی دو تین مہینے کے عرصے مین باوجود قلت فرصت کے ختم کی اور ہر مطلب کے واسطے احادیث و حکایات کتب احادیث اور کتب قصص و سلوک سے لکھے اور آثار و اقوال تحریر کیے اور اس کتاب مین چند التزامات کیے کہ جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا قول منقول کیا وہان لفظ حدیث سے اشارا کیا اور جس مقام مین کوئی قصہ لکھنے کی حاجت ہوئی خواہ وہ قصہ جناب رسول اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے مین ہوا ہو یا بعد اوسکے واقع ہوا ہو وہان لفظ حکایت کی لکھی اور جب کسی صحابی کا قول نقل کیا لفظ اثر اوسکے قبل لکھا اور جہان کسی تابعی کا یا کسی زاہد کا قول نقل کیا اوسکو بلفظ ارشاد تعبیر کیا اور انبیا کے اقوال کو بلفظ اصلاح اطلاق کیا اور جب قرآن مجید کے تحریر کی ضرورت پڑی لفظ آیت اوسکے قبل لکھی اور اگر اس زمانے کے لوگون کا حال بیان کرنا منظور رہا نصیحت کو وہان دخل دیا اور اگر کوئی عمدہ قصہ ہوا اوسکو لطیفہ کہکے لکھا اور اگر کوئی دلیل اپنی یا کسی کی رد یا کسی پر اعتراض یا کوئی مضمون عمدہ یا کوئی مسئلہ وغیرہ منظور رہا دقیقہ اوسکو کہا اور جو مضمون کسی حدیث سے یا قول صحابی سے یا آیت سے نکلا اوسکو بلفظ ہدایت لکھا اور متفرقات کو کبھی لفظ تنبیہ لکھا اور کبھی فائدہ لکھدیا اور وقت تالیف اس کتاب کے جو کتابین میرے مطالعہ مین تھین اونکی تفصیل یہ ہی احیاء العلوم امام ابو حامد غزالی کی تنبیہ الغافلین تصنیف شیخ سمرقندی کی کتاب الآثار تصنیف امام محمد کی مسند امام اعظم تصنیف محمد خوارزمی کی نزہۃ المجالس منتخب النفائس عبد الرحمن صفوری کی کشف الغمہ عن احوال الامہ تصنیف شیخ عبد الوہاب

شعرانی کی حیوة الحیوان[7] تصنیف شیخ کمال الدین ومیری کی عین العلم[8] تصنیف محمد بن عثمان
بن عمر بلخی کی شرح[9] عین العلم تصنیف ملا علی قاری کی گلستان[10] اور بوستان[11] سعدی کی سنن[12]
ابوداؤد جامع[13] ترمذی صحیح[14] مسلم صحیح[15] بخاری سنن[16] ابن ماجہ موطا[17] امام مالک کی جامع[18] الصغیر
فی حدیث البشیر النذیر تصنیف جلال الدین سیوطی کی شرح[19] جامع صغیر تصنیف شیخ علی بن شیخ
احمد بن شیخ نور الدین بن محمد بن ابراہیم عزیزی کی مشکوة[20] المصابیح تصنیف شیخ ولی الدین محمد بن
عبداللہ الخطیب تبریزی کی کتاب الترغیب[21] والترہیب تصنیف عبد العظیم منذری کی خزانة[22]
الروایات تنویر[23] الابصار درمختار[24] ردالمحتار[25] حاشیہ درمختار تصنیف ابن عابدین شامی کی مطالب[26]
المومنین شرح[27] صحیح مسلم تصنیف امام نووی کی تفسیر درمنثور[28] سیوطی کی تفسیر کبیر[29] تصنیف
امام رازی کی تفسیر جلالین[30] تصنیف محلی اور سیوطی کی حاشیہ[31] جلالین تصنیف سلیمان جمل کا
تفسیر معالم[32] التنزیل تصنیف محی السنہ بغوی کی تفسیر مظہری[33] تصنیف قاضی ثناء اللہ پانی پتی
کی بزازیہ[34] تاتارخانیہ[35] حاشیہ طحطاوی[36] بر درمختار اشعة اللمعات[37] شرح مشکوة مرقاة[38] شرح
مشکوة تاریخ[39] ابن خلکان جواہر[40] التفسیر تصنیف صاحب تفسیر حسینی کی مدارج[41] النبوة
شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی نفحات[42] الانس مولانا جامی کی تذکرة[43] الاولیاء کیمیاے[44]
سعادت امام غزالی کی روضة[45] الواعظین ملا معین مسکین ہروی صاحب معارج[46] النبوة
کی اور مین نے اس امر کا التزام کیا کہ ہر حدیث اور ہر حکایت اور اثر اور ارشاد و لطیفے
کا نشان کتاب سے لکھا اور باب کا پتہ بھی درج کیا لیکن جو حدیث وغیرہ کتاب الغیبة
مین ہے اوسکی تحریر باب کی ضرورت نہین سمجھی اور تحسین مضمون کے واسطے اشعار
فارسی اور ہندی اور عربی مع ترجمہ لکھے گئے اور اس کتاب کی تصنیف سے فقط لوگون
کی نصیحت منظور رہی اسواسطے کہ ابھی تک کوئی رسالہ غیبت مین عام فہم اس تفصیل
سے کسی نے نہین لکھا اگرچہ مفتی محمد عنایت احمد مرحوم نے ایک رسالہ اس باب مین لکھا ہے لیکن
تا این زمان وہ رسالہ میری نظر سے نہین گذرا اور اگر مجھکو اظہار علم منظور ہوتا تو کوئی کتاب
عربی مین لکھتا تا فضل میرا ظاہر ہوتا اب امیدوار ارباب خلت نیک خصلت سے یہ ہے
کہ اس کتاب کو من اولہ الی آخرہ ملاحظہ فرماوین نصیحتون کو غور کرکے اپنے نفوس

کو پاک فرماوین فلقد نصحتك ان قبلت نصیحتی ؎ فالنصح اعلی مایباع ویوھب
سے ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ؎ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ؎ انشاء اللہ تعالی اس کتاب سے
جہلا بہت فائدہ مند ہونگے اور علما نہایت خوش ہونگے اللہ تعالے اس کتاب سے لوگون کو
فائدہ مند کرے اور مجھکو اسکا ثواب دے اہل احسان اور ارباب امتنان کے حضور
مین یہ عرض ہے کہ جب اس کتاب کو دیکھین اگر یہ بندۂ گنہگار زندہ ہو میرے واسطے
دعاے حسن عاقبت کرین اور اگر یہ بندہ جناب باری کی خدمت مین حاضر ہوا ہو
ہمیشہ استغفار میرے واسطے کیا کرین اور اس کتاب کا اختتام چارشنبہ کے روز تاریخ
تیسری شہر جمادی الاولی کی ۱۲۸۳ ہجری مین ہوا اور چونکہ اسی ماہ مین قصد سفر کا
حیدر آباد دکھن سے اصل وطن لکھنؤ کی طرف ہوا یہ رسالہ بہت جلد تمام کیا گیا اور
مختصر کیا گیا لیکن بفضل خدا بااینہمہ نہایت مبسوط ہوا اللھم اغفرلی ولوالدی ولا
قاربی ولاساتذتی ولشیوخی ولاحبابی ولقبائلی ولمن لہ حق علی ولمن اغتبتہ
ولمن اغتابنی ولمن اذانی ولمن کتب ھذہ الرسالۃ ولمن طبع ھذہ الرسالۃ و
شہرھا ولمن نظر فی ھذہ الرسالۃ واستفاد من ھذہ العجالہ و امتی وامت والذی
بجوار النبی المختار صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ وبناتہ و ذریاتہ
وعترتہ ومن تبعہ اللھم انی قد الفت ھذہ الرسالۃ لا للدنیا بل للدین فاجعلہا
لوجھك یا مبین و اجعلہا نافعۃ لمن نظرھا وفکر فیہا واغفر لمن نقلت عنہ فی
ھذہ الرسالۃ حدیثا او اثرا او ارشادا او غیر ذلك اللھم انا عبادك المجرمون ان
تطردنا فمن یرحمنا ونحن فی وجل من ذنوبنا انت العواد بالمغفرۃ ونحن العوادون
بالذنوب الٰھی فارحم علینا یوم لا یرحم الا انت وامت الاحیاء منا مع حسن العاقبۃ
والعافیۃ ونجنا من عذاب بیت السکنۃ بیت الوحشۃ وجنبنا من ظلمات بیت
الغربۃ ومن عقارب بیت الھیبۃ ومن احوال المحشر یوم العرض الاکبر واجعلنا
من رفقاء النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم فانی احبہ کما تحب وترضی ولا تناقشنا
فی حساب الٰھی مرتنا فترکنا ونھینا عن الغیبۃ وغیرھا من اصناف الذنوب

فارتکبنا وحسبنا رجاءنا وخشیتنا اللهم یا من هو ارحم من کل راحم
ادخلنا الجنة بغیر حساب وسهل علینا الجواز علی الصراط یوم العذاب
واوفقنا للصالحات وجنبنا عن السیئات اللهم انك قلت واذا سألك
عبادی عنی فانی قریب فیا من هو اقرب من حبل الورید یا مجید تب علینا
واجعلنا من الناجین الابرار یوم القیمة ومن الضاحکین الاخیار یوم الندامة
اللهم تقبل منی دعاءنا بحرمة من هو مولانا به تغفر ذنوبنا وتستر
عیوبنا به تحط اوزارنا اللهم انا جعلنا حبیبك صلی الله علیه وعلی اله
وسلم وسیلتنا فلا تطردنا امین امین امین یارب العالمین وصلی الله
علی خیر خلقه سیدنا محمد واله وصحبه اجمعین

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنه کہ یہ متبرک رسالہ خیر و برکت کا مقالہ مصنفہ حضرت سرآپا
افاضت جامع کمالات واقف احادیث وآیات کاشف حقائق اسرار
خداوادانی واقف دقائق مفاہیم ومعانی مجمع العلوم مخزن الفہوم محدث جلیل
مفسر نبیل فقیہ عدیم البدیل امام العلما مقدام الفضلا علال معاقد صوری ومعنوی
جناب مولانا مولوی حافظ ابو الحسنات محمد عبد الحی صاحب انصاری لکھنوی
رحمہ اللہ القوی کہ ۱۸ برس کی کم سنی مین قبل نکاح کے صرف ایک مسئلہ غیبت
کے بیان کو اسقدر کتب مفصلۂ دیباچۂ کتاب ہذا سے استنباط کرکے اس وسعت
بیانی وتحقیق معانی کے ساتھ لکھنا اور جملہ روایات معتبرۂ حدیث وکتب
مستندۂ مکارم اخلاق وسیر نبوی کا اس رسالہ مین احاطہ کرنا گویا دریا کو
کوزے مین بھرنا ہے اب پانچوین مرتبہ بصحت تمام چھپکر جلوۂ ظہور مین آیا
مشتاقین کی آنکھون مین رفع نگرانی کا سرمہ لگایا فقط

مرثیۂ حالات عبرت آیات متضمن تاریخات وفات علامۂ معقول و منقول قَدْ کَانَ وَارِثًا لِدِیْنِ الرَّسُوْل عالم شریعت پناہ آیۃٌ من آیات اللہ و آیۂ کریمہ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۱۳۰۴ھ برصدق تاریخ وفاتش گواہ جامع کمالات قدسی صفات ۱۳۰۴ھ ابو الحسنات مولانا محمد عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ الواہب ۱۳۰۴ھ منظومۂ خاکسار ابجد خوان دبستان ہیچ نشناسی اقل الاناسی محمد عبد العلی مدراسی متخلص بہ آسی مصحح مطبع نظامی عفا اللہ عنہ الاسامی

ہاے دنیا نہین ہے جاے ثبات اوس جہان مین ہے لطف و عیش اوسکو	بد تر از موت ہے یہانکی حیات جس نے ماری ہے اس جہان پہ لات
اَیُّ عَیْشٍ ھُنَا وَعَیْشُ اٰیِشْ[۱]	اِنَّمَا الْعَیْشُ عَیْشَۃُ الْجَنَّاتْ[۲]
نفس کی شہوتون سے باز آؤ جو ہین دنیا کی سرزمین پر شر	حرص و آز و ہوا ہین سب شہوات ہین وہ چرخ کہن کے نیر نجات
فَاتْرُکُوْا کُلَّ مَا بِہٖ شَرٌّ	بَلْ خُذُوْا اَجَلَّ مَا بِہٖ خَیْرَاتْ
جو ہے دنیا مین گو وہ میت ہے مگر اللہ حی ہے اور قیوم	ہین سب احیا حقیقۃً اموات ہے اوسی کی ہمیشہ باقی ذات
اَیُّ حَیٍّ حَیَاتُہٗ تُخَلَّدُ	اَیُّ نَفْسٍ مَّمَاتُہَا لَمْ یَاتْ
ایک دن جائیگی بدن سے روح ایسے مرنے پہ جیتے ہین افسوس	ایک دن آئیگی اوسے سکرات ایسے جینے پہ مرتے ہین ہیہات
نَبِّہُوْا النَّفْسَ اَیُّہَا الْخُلَّانُ	بِخُفَاتِ[۳] النُّفُوْسِ وَالنَّسَمَاتْ
جو ہین انجام بین و دور اندیش بس انھین کے لیے نبی نے کہا	موت کو یاد کرتے ہین دن رات اوس پہ نازل ہو افضل الصلوات
وَھُوَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مَوْزُوْنًا	اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ[۴] اللَّذَّاتْ

۱؎ مخفف ای شئی ۱۲ ۲؎ جیسا کہ بخاری کی حدیث مین وارد ہے لا عیش الا عیش الآخرۃ ۱۲ ۳؎ خفات موت ناگہانی و نسمات مردم ۱۲ ۴؎ بالذال المعجمۃ بمعنی قاطع کما صححہ الحافظ ابن حجر وغیرہ من الثقات المرۃ وعن معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الانبیاء من العبادۃ و ذکر الصالحین کفارۃ و ذکر الموت صدقۃ و ذکر القبر یقربکم من الجنۃ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۱۲ منہ

کیا ہی بہتر ہے پند مین یہ حدیث	بہترین مواعظ و خطبات
غافلو اب تو چونک جاؤ ذرا	رکھو ہر دم زبان پہ ذکر حمات
فَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مِنَ الْمَوْتٰی	هَالِكٌ كُلُّ مُمْكِنٍ بِالذَّاتِ
موت جانو قیامت صغریٰ	قبر کو سمجھو عرصۂ عرصات
دم مین جو دم ہے وہ غنیمت ہے	دم کو اکدم کا بھی نہین ہے ثبات
اِنَّ اَنْفَاسَکُمْ مُصَیَّرَۃٌ	اِنَّہَا بِالْعِدَادِ مَعْدُوْدَاتٌ
فانی ہوتے ہین دمبدم یہ دم	دھوپ سے جیسے شبنمی قطرات
ساری دنیا کی زندگی کا شمار	دو ہی یا پانچ دن ہے یا ہے سات
كُلَّ يَوْمٍ تَمُرُّ اَعْمَارٌ	مِنْ مُرُوْرِ الشُّهُوْرِ وَالسَّنَهَاتْ
غفلت اکدم کی بھی نہین اچھی	موت ہر دم لگا رہی ہے گھات
اس سے بازی نہ پاسکوگے تم	بلکہ دیگی یہ موت اکدن مات
اَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ قَدْ نِمْتُمْ	اَيْقِظُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ الْغَفَلَاتْ
سمجھو ہر دم کو واپسین ہر دم	کیا بھروسا ہے دم کا ای حضرات
دیکھو دم بھر مین چل بسے کیسے	حضرتِ مولوی ابو الحسنات
وَاثُبُوْرَاهُ ثُمَّ يَا اَسَفَاهُ	آهٍ قَالَ الْاُنَاسُ وَالْجِنَّاتْ
تیسوین تھی ربیع الاول کی	اور دو شنبہ کے دنکی پچھلی رات
ماہ آخر تھا شب بھی آخر تھی	ہوئی آخر کو آخر اونکی حیات
لَمْ يُؤَخِّرْهُ مَوْتُهُ اَجَلًا	لَمْ يَزِدْ سَاعَةً مِنَ السَّاعَاتْ
آہ افسوس صد ہزار افسوس	نہین ممکن اعادۂ ما فات
غم کی ظلمت سے رات تھا وہ دن	اور قیامت کے دنکی تھی وہ رات
يَوْمُهُ كَانَ لَيْلَةً لَيْلَا	لَيْلُهُ كَانَ ظُلْمَةَ الْحَسَرَاتْ
نہین معلوم کیا تھی بیماری	صرع تھی یا بلا تھی کیا تھی بات
کہتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه	اللہ اللہ تھا ور دِ وقت وفات

سَبَّحَتْ نَفْسُهُ بِیَا اَللّٰه / هُیِّمَلَتْ عِنْدَ شِدَّةِ الدَّوَرَاتِ

جبکہ شدت سے ہوچکے دورے / حرکات اونکے ہوگئے سکنات

اسی حالت مین ساتھ اللہ کے / دفعۃً دم نکل گیا ہیہات

اَلَّذِیْ جَاءَ مَوْتُهُ فُجَاءَ / فَبَدَا اَنَّهُ شَهِیْدًا اِمَاتَ

پھر تو مشہور ہوگئی یہ خبر / شہر کیا قصبجات کیا دیہات

ہوگیا دوپہر تک ایسا ہجوم / جسطرح حج مین مجمع عرفات

کَمْ مِّنْ اٰتٍ یَجِیْئُ فِی الْحَیَا / کَانَ یَوْمَ الْمَمَاتِ کَمْ مِّنْ اٰتٍ

تھی نماز جنازہ مین اونکے / بے عدد بے شمار مخلوقات

تھا جنازہ ہجوم مین غائب / ہوئی حاصل کسیکو کب یہ بات

کَمْ مِّنْ اَلْفٍ عَلَیْهِ قَدْ صَلَّوْا / مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ مَرَّاتٍ

آہ کرتے تھے سب بڑے چھوٹے / روتے تھے سب ذکور و مستورات

کوئی کہتا تھا ہاے عبد الحی / کوئی کہتا تھا واے ابو الحسنات

لَهْفَ النَّاسِ کُلُّهُمْ لَهْفٌ / وَجَرَتْ مِنْ عُیُوْنِهِمْ عَبَرَاتٌ

اُن کے مرنے سے مرگئے طلبا / کیا کچھ اُنکے دلونپہ ہین صدمات

کون اِنکا ہے اوستاد شفیق / کون اِنکا ہے مرجع حاجات

اٰتَیْ مَنْ مِّثْلُهُ قَدْ اَعْطَاهُمْ / کُلَّ وَقْتٍ مِنَ الضَّرُوْرِیَّاتِ

کس جگہ ہین سبق طبق دونون / ہین کہان طالبون کے مطلوبات

کون ہے اِنکا اب خبر گیرا / مع صرفِ لباس و ماکولات

فَلِذَا کَانَ لَهُ نَهْ یَاتِیْ / کُلَّ مَنْ فِی الْبِلَادِ وَ الْقَرْیَاتِ

اہل علم اک نہ اک بلا مین ہین / پیش آتے ہین انکو محذورات

آہ دنیا مین خوش نہین علما / یہی اکثر ہین مورد آفات

اِنَّ لِلْجَاهِلِیْنَ نَازِلَةً / اِنَّ اَهْلَ الْعُلُوْمِ فِی الْعَاهَاتِ

طالبون کو پڑھائیگا کون اب / کون اب حل کریگا مشکل بات

ف۱ البسملة لا الہ الا اللہ کہنا ۱۲ ف۲ بسبب دورون کے بعض حالت مین [illegible] ف۳ [illegible] ۱۲ ف۴ نازلہ مصیبت [illegible] عاہات آفات ۱۲

کون لیگا ہزارون استفتے	کون دیگا جواب مسئولات
أَيْنَ مَنْ كَانَ يَخْتِمُ الْفُتْيَا	أَيُّ مَنْ كَانَ يَدْفَعُ الشُّبُهَاتْ
کون عالم مین ایسا عالم ہے کہو کسکے ہین اسقدر شاگرد	کسکے ایسے بلند ہین درجات کہو کسکے ہین اتنے تصنیفات
أَيْنَ مَنْ فِي الْعُلُومِ مُجْتَهِدٌ	أَيُّ مَنْ فِي الْفُنُونِ ذُو الْمَلَكَاتْ
کسکے دنیا مین ہین فیوض ایسے کسکا شہرہ ہے شرق سے تا غرب	کسکے ایسے ہین دین مین برکات کسکی ایسی ہوئی حیات و ممات
أَيُّ شَخْصٍ كَمِثْلِهِ سَخِيٌّ	أَيُّ حَيٍّ كَمِثْلِهِ قَدْ مَاتْ
جس نے جو پوچھا کہدیا فورًا نظری اونکو سب بدیہی تھے	کیا ہی حاصل تھے اونکو معلومات اونکو معلوم سب تھے مجہولات
أَيْنَ مَنْ كَانَ مِثْلُهُ عِلْمًا	صَاحِبُ الْبَيِّنَاتِ وَالْآيَاتْ
تھے وہ حلال عقد لاینحل فن اگر قفل تھا تو وہ مفتاح	تھے وہ کشاف سر ایماضات علم اگر سقف تھا تو وہ مرقات
أَيْنَ طِبُّ النُّفُوسِ يُشْفِينَا	مِنْ مَبَادِي عَوَارِضِ الْحَدَثَاتْ
کون ہے ایسی جامعیت کا ایسا خوش خلق ہے کہان فاضل	عالم و عامل و کریم الذات کس مین ہین جمع ایسی نیک صفات
مَنْ تُضَاهِيهِ فِي سِبَاقِ الْخَيْرِ	مَنْ تُحَاكِيهِ فِي هُوَ الْحَسَنَاتْ
حسن صورت مین احسن المنظر کیا لکھین اونکے ہم محاسن کو	حسن سیرت مین احسن العادات کیا کہین چھوٹا منھ بڑی ہی بات
فَاحَ مِسْكُ الْخِتَامِ فِي فِيهِ	لَاحَ بَدْرُ الْجَمَالِ فِي الْوَجَنَاتْ
تھے وہ شیرین کلام و خندہ دہن ہر کسی سے بخندہ پیشانی	بات تھی اونکی مثل قند و نبات مسکرا کر وہ کرتے تھے ہر بات
حَاطَ طَبْعًا مَكَارِمَ الْأَخْلَاقْ	نَاطِقًا بِالطَّبْعِ أَفْصَحَ الْكَلِمَاتْ

کاشف معنی فروع واصول	واقف کلیات وجزئیات
تھے وہ علامۂ جمیع علوم	تھے وہ فہامۂ جمیع نکات
اُوْتِیَ الْفَضْلَ وَالتُّقٰی طُرًّا	ذٰلِکَ فَضْلُ الْاِلٰہِ مِنْ نِعَمَاتْ
اوجِ چرخ معانی والفاظ	موج بحر لغات ومصطلحات
نکتہ دان ضمائر واعلام	رمز فہم معارف ونکرات
عِلْمُ نَحْوَاہُ غَایَۃُ التَّحْقِیْقِ	فَہْمُ مَعْنَاہُ غَایَۃُ الْغَایَاتْ
صدر ایوان منصب تدریس	شاہ ذیشانِ ملک معقولات
بدر رخشان آسمان علوم	مہر تابان اوج منقولات
فَاہْتَدَی الْخَلْقُ مِنْ ہُدٰی اٰیَتِہٖ	وَاسْتَنَارَتْ بِنُوْرِہِ الظُّلُمَاتْ
عالم قدس کے موارد سے	ہوتے تھے وارد اونپہ الہامات
تھے کمال وجمال کے مصباح	تھے جمال وکمال کے مشکات
صَدْرُہٗ شَرْحُ مَتْنِ عِلْمِ الدِّیْنِ	فِیْہِ ضَاءَتْ اَشِعَّۃُ اللَّمْعَاتْ
مستفیض اونسے ہوتے تھے ہر روز	طلبا اور مشائخ اور سادات
اونکے ہر وقت فیض تھے جاری	گرمی ہو خواہ جاڑہ یا برسات
کَانَ بِالْعِلْمِ شُغْلُہٗ اَبَدًا	لَمْ یُضِعْ سَاعَۃً مِنَ السَّاعَاتْ
یاد تھے اون کو راویون کے نام	ازبر اونکو تھے جملہ مرویات
کیسا حاصل تھا اون کو علم سیر	جانتے تھے سبھون کے کیفیات
مَنْ لَہٗ مِثْلُہٗ یَدٌ طُوْلٰی	بِعُلُوْمِ الرِّجَالِ وَالطَّبَقَاتْ
اونکی تصنیف اور تحشیہ سے	علما پر ہین کیسے احسانات
تھا خداداد علم وفضل اونکا	تھے وہ بحر فیوض انعامات
مَنْ اَتٰی بِالْجُحُوْدِ نِعْمَتَہٗ	فَہُوَ مِنْ مُنْکِرِی الْبَدِیْہِیَّاتْ
فن حکمت مین شیخ وقت تھے وہ	اون کو ازبر تھے سب الٰہیات
تھی اشارات اور شفا بھی یاد	اور بھی حفظ تھے ریاضیات

فهو ثانی المعلم الاول ‌ ‌ ‌ ‌ واحتوای طبعه طبعیات

فقہ تھی اونکی فقہ مجتہدین ‌ ‌ ‌ ‌ اور حدیث اونکی تھی حدیث ثقات

اور تفسیر اونکی تھی تفسیر ‌ ‌ ‌ ‌ تھی قرارت قرارت آیات

کیف اوصاف علمه تحصی ‌ ‌ ‌ ‌ هذه جملة من الجملات

تھے وہ نزدیک سب اوامرِ ‌ ‌ ‌ ‌ دور تھے اونسے جملہ منہیات

حق کی مرضی مین اونکی مرضی تھی ‌ ‌ ‌ ‌ ہوئی اسمین ہی آخر اونکی نجات

لم تر العین شبهه عینا ‌ ‌ ‌ ‌ فی اقام الاجود والطاعات

بے تعصب تھے اور باانصاف ‌ ‌ ‌ ‌ بامتانت تھے اور بے ہفوات

نہ تھی افراط اون مین اور تفریط ‌ ‌ ‌ ‌ بین بین اونکے تھے سبھی حالات

ان خیر الامور اوسطها ‌ ‌ ‌ ‌ ذاک وسط الطریق فی الحسنات

عمل اونکا تھا سب شریعت پر ‌ ‌ ‌ ‌ معرفت کے بھے اونکو تھے جذبات

ظاہر و باطن اونکا کسان تھا ‌ ‌ ‌ ‌ جیسے مرآت مین ہون مرئیات

طبعه فی انجلاء کالبیضا ‌ ‌ ‌ ‌ قلبه بالصفاء کالمرآت

تھے ولایت کے اون مین سب احوال ‌ ‌ ‌ ‌ اور کرامت کے اونمین سب تھی صفات

علما کو جو چاہیین باتین ‌ ‌ ‌ ‌ سب تھے اون مین فضائل و برکات

عاش فی الفیض رحمة للخلق ‌ ‌ ‌ ‌ ولهم آیة من الآیات

وعظ مین درس مین کتابون مین ‌ ‌ ‌ ‌ دفع کرتے تھے سب کے مشتبہات

امر حق کو وہ کرتے تھے ثابت ‌ ‌ ‌ ‌ براہین وحل اشکالات

ما رأینا کمثله احدا ‌ ‌ ‌ ‌ دفع الشک بالیقینیات

حاجی و حافظ کلام اللہ ‌ ‌ ‌ ‌ واعظ خوش بیان دینیات

صاحب درس و مفتی احکام ‌ ‌ ‌ ‌ دافع شرک و قامع بدعات

ناصر الشرع مقتدا الاسلام ‌ ‌ ‌ ‌ ناشر الدین جامع الاشتات

ہین کمالات بے شمار اونکے ‌ ‌ ‌ ‌ حد سے زائد ہین اونکی تعریفات

اونکے اوصاف سے ہے ناطقہ لال	بہتر اس جا ہے نطق سے اسکات
خَرِسَتْ عَنْ بَیَانِہٖ لُسُنٌ	عَجَزَتْ عَنْ مَدِیْحِہٖ اَثْبَاتٌ
الغرض جب زبان ودل نے کیا	ذکر تاریخ وفکر سال وفات
پوچھا روح القدس سے آسی نے	کہا قدسی صفات ابوالحسنات
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِیْمَانًا	قَالَ اَیْضًا لَہٗ مِنَ الدَّعْوَاتِ
شد چو تاریخش اردو عربی	خواستم ہم بپارسی کلمات
گفتمش کو چگونہ بود بخلق	گفت باخلق بود ابوالحسنات
وَرَبَّنَا اَدْخِلْہُ جَنَّۃَ الْمَاوٰی	خَالِدًا فِی الْقُصُوْرِ وَالْغُرُفَاتِ
سلخ اول ربیع سالِ چار	صوری ومعنوی ست این سنوات
شدہ مصداق ثلثۃ فی الدین	کز حدیث آمد این سنین ممات
مَوْتُہٗ کَانَ ثَلٰثَۃً فِی الدِّیْنِ	اِنَّہٗ قَالَ شَافِعٌ لِعُصَاتٍ

تمت

خاتمة الطبع ۔ الحمد للہ کہ کتاب لاجواب زجر الشبان والشیبہ عن ارتکاب الغیبہ تصنیف عالم اجل فاضل اکمل استاذ الہند حضرت مولانا حاجی حافظ ابوالحسنات محمد عبدالحی نور اللہ مرقدہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظور نظر اولی الابصار ہوئی ۔ چونکہ پہلے کے اڈیشن مین بعض خامیان رہگئی تھین بدینوجہ اسکی بار صحت وکتابت اور لکھائی چھپائی کاغذ غرضکہ کل جزئیات کو بہتر بنانے کی کوشش کی گئی خداوند عالم اس کتاب کو مقبول خلق اور مسلمانون کے لیے نفع بخش بنائے آمین کتبہ خادم العلما فقیر محمد ایوب غفر لہ الذنوب نبیرہ حضرت مرحوم ومغفور مصحح کتاب ھذا ومالک مطبع یوسفی